DAMAGE BOOK

DAMAGE BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_226122
UNIVERSAL
LIBRARY

بحسن توفیق خالق ارض وسموات نسخہ

کشف الحاجۃ

ترجمہ اردو

مالابدمنہ

در مطبع انوار محمدی باہتمام محمد شفیع در طبع شد

بحسن توفیق خالق ارض و سموات نسخہ

كشف الحاجة

ترجمہ اردو

مالا بد منه

در مطبع انوار محمدی مختص بہار در طبع شد

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی سید المرسلین وعلی آله الطاهرین
وازواجه المطهرات امهات المومنین وخلفاء الراشدین المهدیین
وسائر الصحابة ائمة الدین کلهم اجمعین ۔ بعد حمد اور صلوة کے فقیر
عصیان آگین محمد نور الدین ولد محمد اشرف غفر الله له ولوالدیه متوطن اسلام آباد
عرف چاٹگام کا حضرات دین کی خدمتون مین عرض کرتا ہے کہ یہ عاصی پر معاصی علوم
تحصیل کرنے کے قصد سے اول عمر مین حسب تقدیر ملک ہندوستان مین گیا تھا
پھر ایک مدت طویل کے بعد طرف وطن مالوف آبائی کے رجوع کرتے وقت ۱۲۶۲ سنہ
ہجری قدسی مین جب دار الامارة کلکتے کے اندر آ پونہچا تب بعض احباب وطنی نے
فرمائش کی کہ رسالہ معتبرہ مالابد منہ تصنیف عالم حقانی مقبول حضرت سبحانی
جامع علوم معقول ومنقول قدوة العلماء زبدة الفقهاء مفسر کلام الله حضرت قاضی
ثناء الله پانی پتی قدس سرہ کا اردو زبان مین ترجمہ کرے تا عوام کو نفع عام
پہنچے پس اس عاجز گنہگار نے نسخہ متبرکہ کا ترجمہ کرنا وسیلہ نجات کا سمجھ کر ارشاد
احباب مخلص کا بجا لا کر جو مقام دقت طلب تھا اوسکو خوب سا واضح در فوائد

لابدی ہی سجا بجا الحمد کیونکہ غرض ترجمہ کرنے سے سمجھانا عوام کا ہے نہ خواص کا اور نام
اس ترجمے کا کشف الحاجۃ رکھا اب معلوم کرنا چاہیے کہ رسالہ مذکورہ نو کتاب
اور ایک خاتمے پر مشتمل ہے اول کتاب الایمان اسمین ایک فصل ہے
نماز کے اہتمام کے بیان مین دوم کتاب الطہارۃ اسمین دس فصلین ہین
فصل پہلی وضو کے بیان مین فصل دوسری وضو توڑنے والی چیزون
کے بیان مین فصل تیسری غسل کے بیان مین فصل چوتھی غسل واجب کرنے
والی چیزون کے بیان مین فصل پانچوین نجاسات کے بیان مین فصل چھٹی
نجاسات حکمی سے طہارت کرنے کے بیان مین فصل ساتوین نجاست حقیقی سے
طہارت کرنے کے بیان مین فصل آٹھوین پانی جاری اور پانی کثیر کے بیان مین
فصل نوین کنوئے کے بیان مین فصل دسوین تیمم کے بیان مین سوم
کتاب الصلوۃ اسمین پندرہ فصلین ہین فصل پہلی نماز کے وقتون کے بیان مین
فصل دوسری نماز کی شرطون کے بیان مین فصل تیسری نماز کے ارکان کے
بیان مین فصل چوتھی نماز کے واجبات کے بیان مین فصل پانچوین سجدہ سہو
اور جماعت اور امامت کے بیان مین فصل چھٹی سنت کے طریق پر نماز پڑھنے کے
بیان مین فصل ساتوین نماز مین حدث ہونے کے بیان مین فصل آٹھوین فوتیہ
نماز کے قضا پڑھنے کے بیان مین فصل نوین نماز کے مفسدات اور مکروہات کے
بیان مین فصل دسوین بیمار کے نماز پڑھنے کے بیان مین فصل گیارہوین
مسافر کی نماز کے بیان مین فصل بارہوین جمعہ کی نماز کے بیان مین فصل تیرہوین
واجب نمازون کے بیان مین فصل چودہوین نفلون کے بیان مین فصل
پندرہوین سجدۂ تلاوت کے بیان مین چہارم کتاب الجنائز اسمین
تین فصلین ہین فصل پہلی شہید کے بیان مین فصل دوسری ماتم کے بیان مین

فصل تیسری زیارت قبور کے بیان مین پنجم کتاب الزکوۃ اسمین تین
فصلین ہین فصل پہلی زکوۃ کے مصرف کے بیان مین فصل دوسری صدقہ فطر کے
بیان مین فصل تیسری صدقہ نفل کے بیان مین ششم کتاب الصوم
اسمین تین فصلین ہین فصل پہلی قضا اور کفارہ واجب کرنے والی چیزون کے
بیان مین فصل دوسری نفل روزون کے بیان مین فصل تیسری اعتکاف کے
بیان مین ہفتم کتاب الحج ہشتم کتاب التقوے اسمین پانچ
فصلین ہین فصل پہلی کھانے کی چیزون کے بیان مین فصل دوسری لباس
وغیرہ کے بیان مین فصل تیسری وطی وغیرہ کے بیان مین فصل چوتھی کسب
اور تجارت کے بیان مین فصل پانچوین متفرقات اور آداب معاشرت
اور حقوق الناس کے بیان مین نہم کتاب الاحسان والتقرب
خاتمہ کلمات کفر اور بدعت کے بیان مین واللہ ولی التوفیق وبھذا الہام

بسم اللہ الرحمن الرحیم کتاب الایمان کتاب ایمان کے بیان مین حمد اور
تعریف خاص اوس خدا کے لیے ہے کہ آپ اپنی پاک ذات کے ساتھ موجود ہے
اور تمام شے اوسکے پیدا کرنے کے سبب سے موجود اور وجود و بقا مین اوسکی محتاج ہین
اور وہ کسی چیز کا محتاج نہین اور وہ اکا ہے ذات اور صفات مین اور کاروبار
مین بھی اور کسی شخص کو اوسکے ساتھ کسی کام مین ساجھا نہین اور نہ وجود اوسکا مانند
وجود اشیا کے اور نہ حیات اوسکی مانند حیات اشیا کے اور نہ علم اوسکا مثل علم مخلوق
کے اور سننا اور دیکھنا اور ارادہ اور قدرت اور کلام اوسکا مانند سننے اور دیکھنے
اور قدرت اور ارادے اور کلام مخلوقات کے ہان حق تعالے کی اون صفات کے
ساتھ مخلوقات کی ان صفات کو شرکت اسمی ہے نہ حقیقی اور شرکت اسمی کے یہ معنی ہین
جیسے طرح حق تعالی کو عالم کہتے ہین اسیطرح مثلاً زید کو بھی عالم کہتے ہین لاکن اوس

عالم حقیقی کے علم کے کمال کے ساتہ کیا نسبت ہے اِس مشت خاک کے علم کو و نفس علیہ
صفات البواقی اور تمام صفتین اور سب کاروبار حق تعالے کے بے مانند اور بیمثل ہین
یعنی جو اوسکی ذات مین ہین دوسرے کی ذات مین نہین مثلاً اوسکی صفات مین سے ایک
صفت علم کی دیکہو کہ یہ صفت خاص اوسکی ذات کے لیے قدیم ہے اور آگاہی بسیط
یعنے وہ آگاہی شامل ہے سبکو کہ سارے معلومات ازلی اور ابدی کو اونکے مناسب
احوال اور مخالف احوال کے سمیت ایک شامل ایک آن مین جان لیا اور خاص خاص
وقتون مین جو احوال ہر ایک سے گذرتے جاتے ہین وہ بہی ایک آن مین معلوم کر لیا
کہ زید مثلاً فلانے وقت مین زندہ ہے اور فلانے وقت مین مردہ اور اسیطرح عمرو اور خالد
اور بشیر وغیرہم کو بہی جانا اور جس طرح سے اوسکے علم کی صفت شامل ہے سبکو اسیطرح اوسکا
کلام بہی شامل ہے سارے کلام کو کہ تمام کتابین اوتاری ہوئی تفصیل اوس کلام کی ہین
اور پیدا کرنا اور وجود مین لانا یہ صفت بہی خاص اوس باری تعالی کی ذات کے لیے ہے
اور کسی ممکن کو طاقت نہین کہ ایک ممکن دوسرے ممکن کو پیدا کر سکے پس سارے ممکن
خواہ جوہر ہون خواہ عرض خواہ بندے کے کاروبار اختیاری سبکے سب مخلوق اوس
خالق کے ہین بندہ خالق نہین نہ اپنے کام کا نہ کسی اور چیز کا لیکن اوس خالق نے
ظاہری اسباب اور وسیلے کو پردہ کر رکہا اپنے کام کا تو یعنے ظاہر مین کہتے ہین
کہ مثلاً زید نے یہ کام کیا اور حقیقت مین کرنے والا اوسکا حق تعالے ہے نہ زید پر زید کو بیچ
مین پردہ ڈالا بلکہ ظاہری اسباب کو دلیل کر دیا اپنے کام کے ثابت کرنے پر چنانچہ
پتہر کے ہلنے سے سارے عقلمند ہلانے والے کی طرف عقل دوڑاتے ہین اور جانتے ہین
کہ پتہر کی ذات مین لیاقت اس حرکت کی نہین بیشک اوسکے لیے حرکت دینے والا
کوئی اور ہے اور اسیطرح وہ عقلا کہ جنکی آنکہین شریعت کے سرمے سے روشن ہوئی
ہین وہ جانتے ہین کہ بندے کے افعال اختیاریہ کا خالق حق تعالی ہے بندہ نہین اسلیے کہ بندہ

ممکن ہو اور ایک ممکن اپنے مانند دوسرا ممکن پیدا کر نہین سکتا ہے خواہ وہ دوسرا ممکن کوئی فعل ہو افعال مین سے خواہ عرض ہو اعراض مین سے ہان بندے کے اختیاری کامون کے درمیان اور پتہر کی حرکت کے درمیان اسقدر فرق ثابت ہے کہ حق تعالے نے بندے کو صورت قدرت اور صورت ارادے کی بخشی ہے نہ عین قدرت اور عین ارادہ پس جب بندہ ارادہ اور قصد کسی کام کا کرتا ہے تو حق تعالی اوس کام کو پیدا کر دیتا ہے اور ظاہر مین لاتا ہے اسلیے کہ عادت حق تعالی کی یون جاری ہے کہ جس وقت بندہ کام کا ارادہ کرے آپ اوسکو پیدا کر دیوے پس بسبب اس صورت ارادہ اور صورت قدرت کے بندے کو کاسب کہتے ہین اور تعریف اور برائی اور ثواب اور عذاب یہ سب اسپر ثابت ہوتے ہین اور پتہر کو حق تعالی نے اسقدر صورت ارا:: اور صورت قدرت کی نہین دی اسلیے اوسکو کاسب بہی نہین کہتے ہین اور نہ وہ مستحق ثواب اور عذاب کا ہوتا ہے بلکہ وہ مجبور محض ہے پس پتہر اور حیوان کی حرکت کی فرق پر ایمان لانا واجب ہے اور انکار کرنا اوس فرق کا کفر ہے اور خلاف شرع اور خلاف ظاہر عقل کے اور خدا کے سوا کیسکو خالق اشیا کا جاننا بہی کفر ہے اسواسطے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہماری امت کے اندر فرقہ قدریہ مجوس ہین ف فرقہ قدریہ ایک فرقہ ہمارے پیغمبر علیہ الصلواۃ کی امت مین سے ہے وہ کہتے ہین کہ بندے اپنے فعل کے قادر مطلق ہین یعنی خالق ہین اپنے افعال کے اور حق تعالے کسی چیز مین حلول نہین کرتا ہے اور نہ کوئی چیز اوسکے وجود مین حلول کرتی ہے ف حلول کہتے ہین ایک چیز کے ہر ہر فرد مین دوسری چیز کے ہر ہر جز کا داخل ہونا اور اللہ تعالی نے گہیر لیا ہے ساری اشیا کو احاطہ ذاتی کے ساتہ یعنے جو احاطہ مناسب اوسکی ذات کو ہے لیکن گہیرنا اوسکا اسطرح پر نہین ہے کہ ہماری ... کے لائق ہووے اور اللہ تعالے قرب اور معیت اشیا کے ساتہ رکھتا ہے اور اوسکا قرب بہی

اسطور پر نہین کہ ہم لوگ سمجھین کسواسطے کہ جو چیز ہماری دریافت کے لائق ہے وہ چیز حق تعالےٰ کی پاک جناب کے شایان سے نہین ہے اور جو چیز کشف اور شہود سے صاحبان کشف معلوم کرتے ہین حق تعالےٰ کی ذات اوس سے بھی پاک ہے پس ایمان غیب پر لانا چاہیے اور جو چیز صاحبان کشف کو کشف سے ظاہر اور واضح ہوتی ہے وہ شبہ اور مثال ہے نہ ذات پس اوسکو نیچے کلمہ لا الٰہ کے چاہیے داخل کرنا اور دین کے بزرگون نے اس طرح پر فرمایا ایمان لاتے ہین ہم کہ حق تعالےٰ گھیرنے والا ساری اشیا کا ہے اور قریب سبکے لیکن معنی احاطے اور قرب اور معیت کے ہم نہین جانتے ہین کہ کیا ہین ف تفصیل اس اجمال کی یون ہے کہ جو چیز کشف اور شہود سے صاحبان کشف معلوم کرتے ہین اور اوس شے معلوم کو ذات باری کی سمجھتے ہین فی الحقیقت وہ ذات اوسکی نہین ذات اوسکی اوس شئے معلوم سے منزہ ہے بلکہ ذات پاک حق تعالےٰ کی نورون کے پردے کے پرے ہے رسائی وہان تک نہین اور جو چیز کشف سے ظاہر ہوتی ہے وہ محض شبہ ہے نہ ذات پس اس شبہ کو نیچے کلمہ لا الٰہ کے چاہیے داخل کرنا ہرگز اس شبہ کو ذات نچاہیے سمجھنا کیونکہ دین کے بزرگون نے فرمایا ہے کہ ذات باری نے بیشک سبکو گھیرا ہے اور سبکے ساتھ قریب ہے لیکن معنی قرب اور احاطے کے ہم نہین جانتے ہین کہ کیا ہے یعنے اوسکی حقیقت ہم کسی طرح دریافت نہین کر سکتے ہین نہ کشف سے اور نہ عقل سے اور جسطرح معنی قرب اور احاطے کے معلوم نہین اسیطرح معانی ان الفاظون کے بھی معلوم نہین کہ حدیثون اور آیتون مین وہ الفاظ وارد ہین یعنی سیدھا ہونا اوسکا عرش پر اور سمانا اوسکا مومن کے دل مین اور اوترنا اوسکا آخر شب مین دنیا کے آسمان پر اور اسیطرح لفظ ید اور وجہ کہ آیات قرآن کی اوسپر ناطق ہین اونکے معنی بھی نہین معلوم لیکن ایمان اون سب پر چاہیے لانا

اور اونکو ظاہری معنی پر حمل نچاہیے کرنا اور ان الفاظ کی تاویل مین نچاہیے آنا بلکہ اونکی تاویل علم الٰہی پر سپرد چاہیے کرنا ایسا نہو کہ ناحق کو حق جاننے کیون کہ خدا کی صفتون اور کاروبار مین البشر کو بلکہ فرشتون کو بہی حیرانی اور نادانی کے سوا اور کچہ نصیب نہین پس بسبب نہ سمجہنے کے انکار کرنا آیتون کا کفر ہے اور تاویل کرنی اسکی جہل مرکب **ف** یعنے انکار کر بیٹہنا اسطرح پر کہ خدا کے لیے نہ ید ہے اور نہ وجہ اور نہ استواء اور نہ احاطہ بلکہ مراد ید سے قدرت ہے اور مراد وجہ سے ذات اور مراد استوار سے استیلا اور مراد احاطے سے احاطہ علمی ہے نہ احاطۂ ذاتی پس اس طرح کا انکار کرنا کفر ہے اور اسطرحپر تاویل کر کے مراد اپنی طرف سے مقرر کر لینا بڑی نادانی **بیت** دور بینان بارگاہ الست + غیر ازین پے نبردہ اند کہ ہست + اور ایک قسم دوسرے قرب اور معیت حق تعالیٰ کو ہے کہ پہلے قسم کے ساتہ شراکت اسمی کے سوا اور کچہ ساجہا نہین اور یہ دوسری قسم خاص بندون کو نصیب ہے یعنے فرشتے اور انبیا اور اولیا کو اور عوام مومن بہی اس قرب سے بے نصیب نہین اور یہ قرب مرتبہ بے نہایت رکہتا ہے اوسکے ٹہرنے کی کوئی حد مقرر نہین چنانچہ حضرت مولوی روم فرماتے ہین **بیت** اے برادر بے نہایت درگہیست + ہرچہ بروے میرسی بروی مایست + خواہ بہلائی خواہ برائی جو ظاہر مین آوے خواہ کفر خواہ ایمان خواہ تابعداری خواہ نافرمانی جو بندے سے ظاہر ہو وہ سب حقتعالیٰ کے ارادے کے ساتہ ہے پر حق تعالےٰ کفر اور نافرمانی سے راضی نہین بلکہ اوسپر عذاب مقرر رکہا اور تابعداری اور ایمان لانے پر ثواب دینے کا وعدہ فرمایا کوئی یہ نہ سمجہے کہ خدا کا ارادہ اور رضامندی ایک چیز ہے بلکہ ارادہ اور چیز ہے اور رضامندی اور چیز ہے

نعت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور ہزارون ہزار درود بیشمار تصدق اوپر انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے کہ اگر وہ لوگ بہیجے نجاتے تو کوئی شخص راہ ہدایت کی نہ دیکہتا اور دین کے علمون مین نہ پوچہتا سارے

انبیا برحق ہین اول اونکے آدم علیہ السلام ہین اور آخر اونکے اور بہتر اونسے محمد صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور معراج پیغمبر علیہ السلام کی اور اونکا تشریف لیجانا رات کو مکہ شریف سے
بیت المقدس کی مسجد مین اور وہان سے ساتوین آسمان پر اور سدرۃ المنتہی مین جانا
حق ہے اور کتابین آسمانی جو نبیون پر اوتری ہین توریت حضرت موسی پر اور انجیل
حضرت عیسے پر اور زبور حضرت داوٗد پر اور قرآن حضرت محمد مصطفے پر اور صحائف حضرت
ابراہیم اور اونکے غیرون پر علیہم الصلوۃ والسلام تمام حق ہین سارے انبیا اور خدا کی
ساری کتابون پر ایمان لانا چاہیے لیکن ایمان لانے مین نبیون اور کتابون کے
گنتی کا لحاظ نچاہیے رکہنا کسواسطے کہ گنتی انبیا اور کتابون کی دلیل قطعی سے ثابت نہین
ہوئی اور تمام انبیا صغیرہ اور کبیرہ گناہون سے پاک ہین اور جو اسو پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم سے دلیل قطعی کے ساتہ ثابت ہوئے اوسپر ایمان چاہیے لانا اور چاہیے
ایمان لانا اس بات پر کہ بیشک فرشتے بندے خدا کے ہین اور پاک ہین گناہون سے
اور نہ مرد ہین اور نہ عورت اور نہ محتاج طرف کہانے اور پینے کے نگاہ رکہنے والے
وحی کے ہین اور اوٹہانے والے عرش کے اور جس کام پر حکم کیے گئے اوسی پر قائم
ہین اور انبیا اور فرشتے باوجود اسکے کہ سارے مخلوق سے بہتر ہین اور مقرب درگاہ
اتنی [illegible] سے کچہ علم اور قدرت نہین رکہتی ہین بلکہ اس
مقدرے مین جیسے اور مخلوق ہین ویسے وہ بہی ہان مگر جسقدر علم اور قدرت خدانے
اونکو دیا اوسقدر جانتے ہین اور وہ اوسقدر کا اختیار رکہتے ہین اور وہ لوگ خدا کی
ذات اور صفات پر ایمان رکہتے ہین مانند سارے مسلمانون کے اور خدا کی معلوم
کرنے کے باب مین عاجزی اور قصور کے قائل ہین اور بندگی کے تقوی بجالانے
میں بقدر طاقت کے کوشش کرتے ہین اور خدانے اس بندگی پر اونکو جو توفیق دی اوسکے
شکرگزار ہین خدا کے خاص بندون کو خدا کی صفتون مین شریک ٹہرانا یا اونکو اوسکی

سے اسپا زارے

بندگی مین شریک جاننا کفر ہے جس طرح اور کفار نبیون کے انکار سے کافر ہوئے
اسیطرح نصاریٰ حضرت عیسے کو خدا کا بیٹا کہکر کافر ہوئے اور عرب کے مشرکون نے
فرشتون کو خدا کی بیٹیان کہا اور علم غیب کا جاننا اوس غیر مسلم رکہا وہ بہی کافر ہوئے
اور فرشتون کو خدا کی صفتون مین شریک نجاننا چاہیے کرنا اور غیر انبیا کو یعنی شل ولی وغیرہ
کو انبیا کی صفات مین شریک نجاننا چاہیے کرنا اور عصمت انبیا اور فرشتون کو سوا اورون کے
لیے ثابت نجاننا چاہیے کرنا خواہ وہ صحابہ ہون خواہ اہل بیت خواہ اولیا اور تابعداری
نبیون کے قول اور فعل کی چاہیے کرنا اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے جس چیز کی خبر دی
اوسپر ایمان چاہیے لانا اور جو فرمایا اوسپر عمل چاہیے کرنا اور جس چیز سے منع کیا اوس
سے باز چاہیے رہنا اور جس شخص کی بات پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول
اور فعل سے سر کے بال برابر خلاف ہو اوسکو ترک چاہیے کرنا اور پیغمبر خدا نے خبر دی
کہ منکر نکیر کا سوال کرنا قبر مین حق ہے اور عذاب قبر حق ہے خاص کر کافرون کو
اور بعض مسلمان گنہگارون کو بہی ہوتا ہے اور بعد موت کے قیامت کے دن اوٹھنا
حق ہے اور صور پہونکنا مارنے اور جلانے کے لیے حق ہے اور اول صور مین پہٹ
جانا آسمانون کا اور گر پڑنا ستارون کا اور اوڑنا پہاڑون کا اور فنا ہونا زمین کا اور
دوسرے صور مین نکل آنا مردون کا قبرون سے اور پہر پیدا ہونا عالم کا بعد فنا کے
حق ہے اور حساب دن قیامت کا اور گواہی دینی اعضا کی اور ملنا نامون کا ترازو
مین اور رکہنا پل صراط کا دوزخ کی پیٹہ پر تلوار سے تیز زیادہ اور بال سے باریک زیادہ
ہے حق ہے اور اس پل صراط پر بعض مانند بجلی اور بعض مانند گہوڑے تیز رو کے
اور بعض آہستہ چلے جاوینگے اور بعض کٹ کر دوزخ مین گر پڑینگے اور شفاعت انبیا اولیا
اور ایک نیک آدمیون کی حق ہے اور حوض کوثر حق ہے پانی اوسکا سفید زیادہ
دودہ سے اور میٹہا زیادہ شہد سے ہے اور اوسکے پاس کوزے ہونگے مانند ستارون کے

جو شخص اوسے ایکبار پیئیگا اوسکے بعد پیاسا نہوگا اور حق تعالے مختار ہے اگر چاہے گناہ کبیرہ کو بغیر توبہ کے بخش دیوے اور اگر چاہے صغیرہ پر عذاب کرے اور جو شخص صدق دل سے توبہ کرتا ہے گناہ اوسکا حق تعالے نے موافق وعدے کے بیشک بخش دیتا ہے اور کفار ہمیشہ دوزخ کے عذاب مین رہینگے اور گنہگار مسلمان سب اگرچہ دوزخ مین پڑینگے تو آخر کار خواہ جلدی خواہ دیر سے بیشک نکلینگے اور بہشت مین داخل ہونگے اور بعد اوسکے بہشت مین ہمیشہ رہینگے اور مسلمان گناہ کبیرہ کرنے سے کافر نہین ہوتا ہے اور نہ ایمان سے باہر ہوتا ہے اور جو اقسام عذاب دوزخ کے ہین یعنے سانپ اور بچھو اور زنجیرین اور طوق اور آگ اور گرم پانی اور کانٹے اور پیپ کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان عذابون کا ذکر فرمایا اور قرآن اونپر ناطق ہے سب حق ہے اور جو اقسام بہشت کی نعمتون کے ہین یعنے کھانا پینا اور حور اور مکانات مصفا اور غیر انکے یہ بھی حق ہین اور بہشت کی نعمتون مین سب سے عمدہ نعمت خدا کا دیدار ہے کہ سارے مسلمان حق تعالی کو بہشت مین بغیر حجاب کے دیکھینگے لیکن نہ کوئی کیفیت اور نہ کوئی مثال ہوگی تحقیق اسکی یون ہے کہ دنیا مین جب ہم کوئی چیز دیکھتے ہین تو اوسکے ساتھ دوسری چیز بھی دکھائی دیتی ہے اس سبب سے مقابلہ اور طرف اور دوسرے خصوصیات عقل کی نظر مین یہ سارے لحاظ ہوتے ہین اور اللہ تعالے کے دیکھنے مین سب چیزین محو ہوجائنگی اور حق تعالے کے ساتھ دوسری کوئی چیز اصلا دکھائی نہ دیگی اس سبب سے لحاظ جہت اور مقابلہ اور دوسرے خصوصیات کا عقل کی نظر سے ساقط ہوگا یہ خلاصہ ہے تقریر تفسیر عزیزیہ کا

بیان ایمان

اور ایمان عبارت ہے تصدیق کرنا دل سے رغبت کے ساتھ اور اقرار زبانی کے ساتھ لیکن اقرار زبانی ضرورت کے وقت ساقط ہوتا ہے ف تفصیل اس اجمال کی یون ہے کہ دل کے سچے اعتقاد سے رسول اور احکام شرع کو حق جاننا اور اون احکام پر

رغبت کرنا اور زبان سے بھی اقرار کرنا اسکا نام ایمان ہے اور جو فقط اقرار زبانی ہو
اور تصدیق قلبی نہو تو اوسکو ایمان نہین کہتے ہین اور جو دل مین یقین ہو اور زبانی اقرار پر
موقوف ہو ضرورت کے لیے تو اوسکو ایمان کہتے ہین مثلاً کسی شخص کو کافر زور سے کلمہ
کفر کا کہلا وسے اور نہ کہے تو یقیناً مارا جائے تو اوس صورت ناچاری مین اگر اقرار زبانی
موقوف ہو جائے تو بھی ایمان باقی رہیگا اور صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
سب عادل تھے کوئی فاسق نہ تھا اگر کسی سے کبھی کوئی گناہ ظاہر ہوا پس وہ تائب ہوا
اور بخشا گیا اور بہت آیتین قرآن اور بہت حدیثین صحابیون کی تعریف سے پر ہین
اور قرآن مین یہہ بھی ہے کہ وہ سب آپس مین پیار اور ملاپ رکھتے تھے اور کافرون کے
مقابلے اور اونکی سزا دینے پر بڑے سخت تھے جو شخص عقیدہ رکھتا ہے کہ صحابہ آپس مین
بغض اور دشمنی رکھتے تھے وہ شخص قرآن کا منکر ہے اور جو شخص اونکے ساتھ بغض اور خفگی
رکھتا ہے قرآن مین اوسکو کافر کہنا آیا ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالے نے
لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ تاکہ غصے مین ڈالے بسبب اونکے کافرون کو صحابہ یاد رکھنے والے
قرآن کے اور روایت کرنے والے فرقان کے تھے پس جو شخص منکر صحابہ کا ہوگا اوسکو
قرآن پر اور قرآن کے سوا ایمان کے اور متواترات خبرون پر ایمان لانا ممکن نہوگا
ف وجہ ممکن نہونے کی یہ ہے کہ قرآن اور قرآن کے سوا جو خبرین ایمان کی ہین
یہ ساری ہم سب لوگون کو صحابیون کے وسیلے سے پہنچین پس اگر اوسنے صحابہ رضی اللہ
عنہم کو معاذاللہ فاسق یا کافر کہا تو روایات اونکی اوسکے نزدیک ہرگز قابل سند کے
نہونگے جب روایات اونکی قابل سند کے نہوئین تو قرآن کا اوترنا رسول علیہ السلام
پر اور اوسکا برحق ہونا کس طرح پر ثابت ہوگا اور اجماع صحابہ اور آیتون سے ثابت ہوا
کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سارے اصحاب سے افضل ہین بعد اوسکے عمر رضی اللہ عنہ
اور سارے صحابہ نے ابوبکرؓ کو افضل جانکر اونکی خلافت پر بیعت کی اور ابوبکرؓ کے حکم سے

عمرؓ کی خلافت پر بیعت کی اور ابوبکرؓ کے بعد عمرؓ کی افضلیت پر اجماع ہوا اور عمرؓ کے بعد تین دن صحابہ نے آپس مین مشورہ کیا پھر عثمان رضی اللہ عنہ کو افضل جانکر اونکی خلافت پر اجماع کیا اور بیعت کی اور عثمان کے پیچھے تمام صحابہ مہاجرین اور انصار کے جو مدینے مین تھے سب نے علی مرتضے کرم اللہ وجہہ کے ساتھ بیعت کی جس نے علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ قصہ کیا وہ خطا پر تھا لیکن بدگمانی کسی صحابی پر نچاہیے کرنی اور اونکے آپس کی لڑائی اور قصے کو نیک عمل پر قیاس چاہیے کرنا اور ہر ایک صحابی کے ساتھ اعتقاد اور محبت چاہیے رکھنی یہی عقیدہ اہل حق کا ہے یعنے سنت اور جماعت کا **فصل در اہتمام نماز** نماز کی کوشش کرنے کے بیان مین **اوّل** عقیدہ درست کرنا چاہیے اور عقیدہ درست کرنے کے بعد بدنی عبادتون مین سب سے عمدہ عبادت نماز ہے صحیح مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ علیہ السلام نے کہ پیوند درمیان بندہ مومن اور درمیان کفر کے ترک نماز ہے یعنی ترک نماز کفر مین پونہچاتا ہے اور احمد اور ترمذی اور نسائی نے روایت کی بریدہ سے اور بریدہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ عہد درمیان ہمارے اور درمیان آدمیون کے نماز ہے جو شخص نماز ترک کریگا کافر ہوگا اور ابن ماجہ نے ابی الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہا ابی الدرداء نے کہ وصیت کی مجکو میرے دوست پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شرک خدا کے ساتھ نکر تو اگرچہ مار اجاوے یا جلایا جاوے اور نافرمانی ماں باپ کی مت کر تو اگرچہ حکم کرین تجھکو کہ الگ ہوجا اپنی عورت اور اولاد اور مال سے اور نماز فرض قصداً ترک مت کر کہ جو شخص نماز فرض قصداً ترک کرتا ہے ذمہ خدا کا اوس سے چھوٹ جاتا ہے **ف** یعنی کسی حال پر حق تعالے اوسکی حمایت نہین کرتا ہے اور احمد اور دارمی اور بیہقی نے روایت کی عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے اور عمرو نے

آن سرورؐ علیہ السلام سے کہ جو شخص نماز پر محافظت کریگا اوسکو نور اور حجت اور خلاصی
ہو گی دن قیامت کو اور جو شخص محافظت نکریگا نہ اوسکو نور نہ دلیل نہ خلاصی ہو گی اور
ہو ویگا وہ شخص فرعون اور ہامان اور قارون اور ابی بن خلف کے ساتہ اور ترمذی
نے عبداللہ بن شقیق سے روایت کی اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
کوئی ایسی چیز کو نہین جانتے تہے کہ اوسکا چہوڑنا سبب کفر کا ہووے مگر نماز کو یعنے نماز
چہوڑنے سے جانتے تہے کہ ترک کرنے والا اوسکا کافر ہوا لسبب ان حدیثون کے
امام احمد حنبل قصداً ایک نماز ترک کرنے والے کو کافر جانتے ہین اور امام شافعی اوسکو حکم
قتل کا کرتے ہین نہ حکم کفر کا اور نزدیک امام اعظم رح کے اوس شخص کو ہمیشہ قید رکہنا
واجب ہے جبتک توبہ نکرے واللہ اعلم پس چاہیے جاننا کہ نماز کے لیے شرائط
اور ارکان ہین چنانچہ عنقریب ذکر کیے جاوینگے اور نماز کی شرائط مین سے سے
پاک کرنا بدن کا نجاست حقیقی اور حکمی سے پاک کرنا مکان اور کپڑے کا پس چاہیے
کہ پہلے مسائل طہارت کے سیکہین کتاب الطہارۃ اسمین دس فصلین ہین
فصل پہلی وضو کے بیان مین جان تو کہ وضو مین چار چیزین فرض ہین پہلے
دہونا مُنہ کا ماتہے کے بالون سے ٹہڈی کے نیچے تک اور دونون کان تک
دوسرے دہونا دونون ہاتہہ کا دونون کہنی سمیت تیسرے مسح کرنا چوتہائی
حصہ سر کا چوتہے دہونا دونون پانون کا ٹخنون سمیت اگر ڈاڑہی گہنی ہوئی ہو تو
پونہچانا پانی کا ڈاڑہی کے بالون کے نیچے ضرور نہین اگر ان چار اعضا سے ناخن کے
برابر بہی سوکہا رہجاوے تو وضو درست نہو نگا اور نزدیک امام مالکؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ
رحمہم اللہ کے نیت اور ترتیب بہی وضو مین فرض ہے اور نزدیک امام مالکؒ کے
ایک عضو سوکہنے کے قبل دوسرے کا دہونا بہی فرض ہے اور نزدیک احمد رحمہ اللہ
کے بسم اللہ کہنی اور پانی مُنہ اور ناک مین ڈالنا بہی فرض ہے اور احمدؒ اور مالکؒ کے

نزدیک تمام سر کا مسح کرنا بھی فرض ہے پس احتیاط وہ ہے کہ یہ سب افعال ادا کیے جاوین
اور یہ سب افعال نزدیک امام اعظم کے سنت ہین **مسئلہ** سنت وضو مین وہ ہے
کہ پہلے دونون ہاتھ پہنچون تک تین بار دہووے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے
اور تین بار پانی منہ مین ڈالے اور مسواک کرے اور تین بار پانی ناک مین ڈالے اور
ناک جہاڑے اور تین بار تمام منہ دہووے اور تین تین بار دونون ہاتھ کہنیون سمیت دہووے
اور مسح تمام سر کا ایک مرتبہ کرے اور دونون کانون کو بہی سر کے ساتہ مسح کرے
اوسکے لیے نیا پانی شرط نہین اور اگر پاؤن مین موزہ ہووے اور پورے وضو کے
بعد موزہ پہنا گیا ہے تو مقیم کو چاہیے کہ حدث کے وقت سے ایک رات اور
ایک دن تک موزہ پاؤن سے نہ نکالے اوس موزے پر مسح کرتا رہے اور مسافر کو
چاہیے کہ حدث کے وقت سے تین رات اور تین دن تک موزہ پاؤن سے نہ نکالے
اور مسح موزے پر کرتا رہے **ف** حدث کے وقت سے مسح کی مدت مقرر کرنے کی
مثال یون ہے کہ ایک مقیم نے مثلاً فجر کے وقت وضو کر کے موزہ پہنا اور اوسکا وضو
اوس دن کے مغرب تک رہا جب مغرب کی نماز پڑہ چکا تب وضو ٹوٹا تو اس مقیم
کے مسح کی مدت اس مغرب سے لیکر دوسرے دن کے مغرب تک شمار ہے
اور جو صبح کا وضو کر کے موزہ پہنا تہا اور اوسی وضو سے اوس دن کی مغرب پڑہی
تہی تو اوسکا حساب نہوگا اور اگر موزہ پہٹا ہوا اسطرح کہ چلنے مین تین اونگلی کے برابر
پاؤن ظاہر ہوتا ہے تو مسح کرنا اوس موزے پر درست نہوگا اگر ایک شخص
باوضو ہے اوسنے ایک موزے کو پاؤن سے اوس حد تک نکالا کہ اکثر حصہ
قدم کا اپنی جگہ سے موزے کے پنڈلی مین آیا یا موزے کے مسح کی مدت تمام
ہوئی تو ان دونون صورتون مین موزے نکالکر دونون پاؤن کو دہووے اور
دہرانا تمام وضو کا ضرور نہین مگر نزدیک مالک رحمہ اللہ کے اعادہ وضو کا ضرور ہے

اور ہاتھ کی تین انگلی کے برابر موزے کا مسح کرنا فرض ہے پاؤن کی پیٹھہ پر اور سنت
مسح مین وہ ہے کہ پانچون انگلیان ہاتھ کی پاؤن کی انگلیون کے سرون سے
پنڈلی تک کھینچے اور یہ نزدیک امام احمد کے فرض ہے اور اسمین احتیاط ہے
اور پورے وضو کے بعد یہ دعا پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ
سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ
گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کہ کسیکی بندگی نہین سوا اللہ کے کہ وہ ایک ہے
اوسکا شریک کوئی نہین اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بندے
اوسکے ہین اور رسول اوسکے بار خدایا کردے تو مجکو توبہ کرنے والون مین اور کردے
تو مجکو پاک لوگون مین پاکی بولتا ہون تیرے اے اللہ اور مشغول ہون تیری تعریف
مین گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کہ نہین کوئی معبود مگر تو اور بخشش مانگتا ہون
تجھہ سے اور توبہ کرتا ہون تیری طرف اور دو رکعت نماز پڑھے تحیۃ الوضو کی

فصل دوسری وضو توڑنے والی چیزون کے بیان مین جو چیز آگے پیچھے
کی راہ سے نکل آوے وہ چیز وضو توڑنے والی ہے اور نجاست سائلہ مثل لہو
یا پیپ کے کہ بدن سے نکلکر اگر اوس مکان تک بہے کہ جسکا دہونا غسل اور وضو مین
لازم ہوتا ہے تو وضو ٹوٹ جاویگا جان تو کہ نجاست بدن کے اندر سے
نکلنے کے بعد اوسکا بہنا بھی شرط ہے اسلیے کہ اگر نجاست بدن سے نکلے اور نہ بہے
تو اوس صورت مین وہ نجاست وضو نہ توڑیگی مثلاً لہو کہ زخم کے سرے پر آگیا اور
نہ بہا تو یہ لہو وضو نہ توڑیگا اور دوسری شرط اسمین یہ ہے کہ بہنا اس نجاست کا
ایسے مکان پر ہووے کہ جسکا دہونا فرض ہوتا ہے خواہ غسل کی حالت مین
خواہ وضو کی حالت مین تب وضو توڑنے والی ہوگی اور اگر نجاست بدن سے

نکلکر بہی لیکن اوس مکان پر نہ پونہچے کہ جسکا دہونا فرض ہوتا ہے غسل یا وضو مین بلکہ
اوس مکان پر پونہچے کہ جسکا دہونا فرض نہین ہوتا ہے تو اوس صورت مین بہی وہ نجاست
باہر آنے والی وضو نہ توڑیگی مثلاً آنکہہ مین خون نکل آیا لیکن آنکہہ کے باہر نہ بہا تو اس خون
کے نکلنے سے وضو نہ توٹیگا اسلیے کہ اندر آنکہہ کے دہونا غسل مین فرض نہین ہے
اور نہ وضو مین اور قے منہ بہر کر نکلنے سے وضو ٹوٹتا ہے خواہ وہ قے کہانا ہو
خواہ پت خواہ لہو جما ہوا سوا بلغم کے اور نزدیک ابی یوسف رح کے اگر بلغم پیٹ سے
منہ بہر کر نکلے تو وضو ٹوٹ جایگا اور اگر لہو تہوک سمیت نکل آوے اور تہوک کا رنگ سرخ
کر دیوے تو وہ لہو وضو توڑیگا اور اگر تہوک کا رنگ زرد کر دیوے تو نہ توڑیگا اور اگر تہوڑی
تہوڑی قے کئی بار کی پس ایک متلی کے سبب سے کی ہے تو ابو یوسف رح کے نزدیک
یہ ہے کہ وہ قے جمع کیجاوے ف اگر جمع کرنے کے بعد منہ بہر ہے تو اوس سے
وضو ٹوٹیگا اور اگر اسقدر نہین تو نہ ٹوٹیگا اور نزدیک امام محمد رح کے یہ ہے کہ اگر مجلس
متحد ہے یعنے ایک مجلس ہے تو وہ قے جمع کیجاوے ف یعنے نزدیک امام محمد رح
کے اتحاد مجلس کا معتبر ہے نہ اتحاد سبب کا پس اگر ایک مجلس مین چند بار قے
کی ہے تو اوسکو بعد جمع کرنے کے دیکہا چاہیے کہ اگر وہ منہ بہر ہے تو وضو ٹوٹ
جایگا اور اگر اسقدر نہین تو نہ ٹوٹیگا اور نیند خواہ چت سو جاوے خواہ کروٹ پر خواہ
تکیہ لگا کر کسی چیز مین اسطرح پر کہ اگر تکیہ نکالا جاوے تو گر پڑے اور سو جانا کہڑے
یا بیٹہے بغیر تکیے کے رکوع یا سجدے مین ناقض وضو کا نہین لیکن رکوع اور سجدہ
سنت کے طور پر ہونا شرط ہے ف یعنے اوسمین پیٹ ران سے دور رہے
اور دونون بازو زمین سے دور رہین اور اگر ایسا نہووے بلکہ اسکے برعکس ہووے
تو اس رکوع و سجدے مین سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور بالغ نمازی کے
قہقہے کی ہنسی وضو توڑتی ہے رکوع اور سجدے والی نماز مین اور دیوانگی اور مستی اور

بیہوشی سے ہرحال مین وضو ٹوٹتا ہے یعنے حالت نماز مین بہی اور اوسکے غیر مین بہی اور مباشرت فاحشہ وضو توڑتی ہے **ف** مباشرت فاحشہ اوسکو کہتے ہین کہ مرد اور عورت دونون ننگے ہووین اور ایک کا بدن دوسرے کے بدن سے لگجائے بے دخول ہوئے اور اپنے عضو مخصوص یا کسی عورت کو ہاتہ لگانے سے نزدیک امام اعظم رح کے وضو نہین ٹوٹتا اور نزدیک دوسرے امامون کے ٹوٹتا ہے اور اونٹ کے گوشت کہانے سے نزدیک امام احمد کے وضو ٹوٹتا ہے اور بچنا ان سب سے بہت بہتر ہے

فصل تیسری غسل کے بیان مین فرض غسل مین تین ہین ایک تمام بدن کا دہونا اور دوسرا غرغرہ کرنا تیسرا ناک مین پانی ڈالنا اور سنت غسل مین وہ ہے کہ اول ہاتہ دہووے بعد اوسکے وضو کرے لیکن اگر پانی جمنے کی جگہ مین نہاوے تو پانون بعد نہانے کے دہولیوے اور تین بار سارے بدن کو دہووے اور عورت پر فرض ہے پانی پونہچانا گندہے ہوے بالون کی جڑ مین اور کہولنا بالون کا ضرور نہین اور اگر مرد کے سر پہ بال ہووین تو کہولنا اونکا اور سرسے جڑ تک دہونا اونکا فرض ہے

فصل چوتہی غسل واجب کرنے والی چیزون کے بیان مین تین چیزین غسل واجب کرنے والی ہین ایک اونمین سے وطی ہے واجب کرتی ہے غسل فاعل اور مفعول پر خواہ قبل مین خواہ دبر مین اگرچہ منی نہ نکلے دوسرے اونمین سے نکلنا منی کا کود کر شہوت کے ساتہ جاگتے مین وہ نکلے خواہ نیند مین اور خواب دیکہنے سے غسل واجب نہین ہوتا ہے بغیر انزال کے اور اگر منی شہوت کے ساتہ کود کر خارج ہووے تو غسل واجب ہوگا لیکن منی جسوقت اپنے مکان سے جدا ہووے اوسوقت شہوت ہونا شرط ہے پس اگر منی اپنے مکان سے شہوت کے ساتہ جدا ہوئی اور راوسنے سر ذکر پکڑ لی شہوت ترک گئی بعد چہوڑنے کے منی نکل پڑے تو اس صورت مین غسل واجب ہوگا اور اگر بدون

شہوت کے منی اپنی مکان سے جدا ہووے اور نکل پڑے تو امام اعظم رح کے نزدیک
غسل واجب نہو گا تیسرے اونمین سے حیض اور نفاس ہے جب موقوف ہوئین یہ
دونون تب غسل واجب ہووے مسئلہ کمتر مدت حیض کی تین دن کی ہین اور اکثر مدت
اوسکی دس دنہین پس اس مدت کے اندر جس رنگ کا لہو ہو خالص سپید کے سوا
وہ لہو حیض کا ہے اور اکثر مدت نفاس کی چالیس روز ہے اور اس سے کمتر کی مدت
نہین پس اس چالیس روز کے درمیان جس رنگ کا لہو ہوگا سوا خالص سفید کے وہ
لہو نفاس مین شمار ہوگا اور حیض کے دنون مین جو خون تین دن سے کم ہو یا دس
دن سے زیادہ وہ خون حیض کا نہین بلکہ بیماری ہے نماز اور روزے کا مانع نہین ہوتا
اور اسیطرح حالت نفاس مین جو خون چالیس دن سے بڑہجاوے وہ بہی اون دونونکو
مانع نہین ہونے کا اور اگر کسی عورت کو اپنی عادت سے زیادہ ہو جاوے تو دس دنتک
مرض نکہا جائیگا اور اگر دس دن سے زیادہ ہو تو جتنے دن زیادہ عادت سے بڑہینگے
سو اوستے دن مرض کا ہین اور جو عادت تہی سو قائم رہیگی ف مثلاً کسی عورت کو
عادت حیض کی چہہ روز کی تہی اوسنے خلاف عادت کے دس دن تک لہو دیکہا وہ بہی گنتی
مین حیض کی ہووے اور جو مثلاً تیرہ دن لہو دیکہا تو اس صورت مین عادت کے بعد جو سات
دن بڑہے وہ استحاضہ مین شمار ہونگے نہ حیض مین اور عادت جو اوسکی تہی سو قائم رہی
اور اول حیض والی کو جو دس سے سوا ہو وہ بیماری کہلاویگی ف مثلاً ایک نوبرس
کی عورت نے پہلی بار چودہ روز تک لہو دیکہا پس دس دن حیض کے ٹہرے اور چار دن
استحاضہ کے اور طہر کی مدت پندرہ دن سے کم نہین ہوتی اور جو طہر اس سے
کم ہو اور وہ طہر حیض کے اندر پایا جاوے تو وہ بہی حیض مین
گنا جائیگا نہ طہر میں ف مثلاً کسی عورت کو ہر چاند مین حیض
کے عادت دس دن کے تہے جب اوسکے عادت

آپہونچی تب اوسنے ایک دن خون دیکھا بعد اوسکے آٹھ دن تک پاک رہی پہر
دسوین دن لہو دیکھا اس صورت مین جو بیچ مین آٹھ دن پاک رہی وہ بہی حیض مین
شمار ہونگے اسلیے کہ یہ طہر متخلل کم ہے پندرہ دن سے اور دوسری صورت یہ ہے کہ اگر
اس عورت نے ایک دن خون دیکھا بعد اسکے چودہ روز پاک رہی پہر پندرہوین
دن خون دیکھا تو اس صورت مین اول کے دس دن حیض مین شمار ہونگے اور اخیر کے
چہہ روز ناپاکی مین یہ دونون موافق مذہب امام ابی یوسف رح کے ہین اور اکثر علما کا
فتوے اسی پر ہے حیض اور نفاس سے نماز معاف ہو جاتی ہے اور روزے کو بہی
وہ دونون مانع ہوتے ہین پر اوسکا قضا کرنا ہوتا ہے اور وطی حیض و نفاس مین حرام ہے
نہ استحاضہ مین اور حیض اگر دس دن سے آگے موقوف ہو جائے تو عورت کے
نہانے بدون وطی درست نہوگی مگر اس صورت مین درست ہوگی کہ بعد موقوف ہونے
حیض کے وقت ایک نماز کا گذر جاوے اور دس دن گذرنے کے بعد جب موقوف
ہو تو بغیر غسل کے بہی وطی درست ہے اور اکثر امامون کے نزدیک اس صورت مین
بہی بغیر غسل کے وطی درست نہین **مسئلہ** بے وضو کو قرآن چہونا درست نہین
اور بغیر ہاتہ لگائے پڑہنا درست ہے اور ناپاک اور حیض اور نفاس والی کو نہ چہونا
درست ہے نہ پڑہنا اور اونکو مسجد مین جانا اور کعبے کا طواف کرنا بہی درست نہین
فصل پانچوین نجاسات کے بیان مین پیشاب جانور ماکول اللحم اور گہوڑے کا
اور بیٹ چڑیا غیر ماکول اللحم کی نجاست خفیفہ ہے جو چوتہائی کپڑے سے کم مین
بہر جاوے تو معاف ہے نماز اوس کپڑے پر جائز ہوگی لیکن اگر تہوڑے پانی مین
گرے گی تو پانی پلید کر دیگی اور بیٹ چڑیا ماکول اللحم کا پاک ہے سواے بیٹ مرغ
اور بط کے **ف** ماکول اللحم کہتے ہین اون جانورون کو کہ جنکا گوشت حلال ہے
اور غیر ماکول اونکو کہتے ہین کہ جنکا گوشت حرام ہے آدمی کا پیشاب اگرچہ طفل ہو

اور گدہے اور تمام حیوان غیر ماکول کا پیشاب اور گوہ آدمی کا اور گوبر اور لید وغیرہ
چارپایون کا نجاست غلیظہ ہے اور ہر جانور کا بہنے والا لوہو بھی نجاست غلیظہ سے ہے
اور شراب اور منی بھی اور نجاست غلیظہ دو قسم ہے ایک پتلی دوسری گاڑھی
پتلی مین روپیے کی مقدار لینے ہتھیلی کے غار برابر اور گاڑھی مین ساڑھے چار
ماشے کے انداز معاف ہے لیکن تھوڑے پانی کو اسقدر بھی ناپاک کرتی ہے
اور جھوٹا آدمی اور گھوڑے اور جانور ماکول کا اور پسینا ان سب کا اور پسینا
گدہے اور خچر کا پاک ہے اور جھوٹا بلی اور چوہے اور گھر مین رہنے والے
جانورون کا اور بچہ گیر چیڑیون کا مکروہ ہے اور جھوٹا کتے اور سور اور پھاڑنے
والے چوپائے اور سوا انکے اور حرام گوشت والے جانورونکا نجس ہے اور پیشاب
کی چھینٹین اگر سوئی کے سر کے مانند پڑجاوینگی تو معاف ہین **فصل چھٹی**
نجاست حکمی سے پاکی حاصل کرنے کے بیان مین جان تو نجاست حکمی سے
پاکی حاصل نہین ہوتی ہے مگر پانی سے خواہ وہ پانی مینہ سے اوترا ہو یا زمین سے
سے نکلا مانند پانی دریا اور کنوئین اور چشمے کے مطلب یہ ہے کہ درخت یا پھل
کے پانی سے جیسے پانی ترلوز یا کیلے کا اوس سے پاکی حاصل نہین ہوتی
اور اگر پانی مین کوئی پاک چیز گرجاوے مانند مٹی اور صابون اور زعفران کے
تو وضو اوس سے درست ہے مگر جب اس پانی کو گاڑھا کر دے یا اجزا اوسکا پانی
کے برابر یا پانی سے زیادہ ملجاوے چنانچہ آدہ سیر گلاب آدہ سیر پانی مین مل
گیا یا پانی کا نام باقی نرہا مثلاً نام اوسکا شوربا یا سرکہ یا گلاب وغیرہ ہوگیا
توان صورتون مین وضو اور غسل اسی پانی سے بالاتفاق جائز نہوگا اور نجس
کپڑے وغیرہ کا اس سے دہونا جائز ہے امام اعظم کے نزدیک اور
نزدیک امام شافعی رح اور محمد رح اور زفر ان دونون کے جائز نہ

فصل ساتوین نجاست حقیقی سے پاکی حاصل کرنے کے بیان مین جو منی گاڑہی خشک کپڑے پر لگ جاوے تو کہرچنے سے کپڑا پاک ہوتا ہے اور تلوار وغیرہ مسح کرنے سے پاک ہوتی ہے اور نجس زمین اگر خشک ہوجاوے اور اثر نجاست کا اوس سے اوٹھہ جاوے تو نماز اوسپر درست ہوجاویگی نہ تیمم اور یہی حکم ہے اینٹ کے فرش اور درخت اور دیوار اور گھاس وغیرہ کٹی ہوئی کا یعنی یہ چیزین بہی پاک ہوجاتی ہین جب نجاست نظر آنے والی ہو اوس نجاست کا جسم دور ہوجانے سے وہ چیز نزدیک امام اعظم رح کے پاک ہوجاتی ہے اور نزدیک بعض کے نجس کے جسم دور ہونے کے بعد اوس چیز کو تین دفعہ چاہیے دہونا اور ہر بار چاہیے نچوڑنا اگر ہو سکے اور اگر نہو سکے تو چاہیے خشک کرنا قطرے ٹپکنے تک اور نجاست غیر دکہائی دینے والی کو تین بار سے سات بار تک چاہیے دہونا اور ہر بار چاہیے نچوڑنا اور گوبر اگر جلکر راکھہ ہو نزدیک امام محمد رح کے پاک ہوجاتا ہے نہ نزدیک ابی یوسف رح کے اور گدہا اگر نمک ہوجاوے تو نزدیک امام محمد رح کے پاک ہوتا ہے اور کہال مردار کی سنوارنے سے پاک ہوتی ہے

فصل آٹھوین پانی جاری اور پانی کثیر کے بیان مین ان دونون پانی مین نجاست پڑنے سے پانی ناپاک نہین ہوتا ہے اور نہ وہ پانی نجاست غیر مرئی پر بہنے سے ناپاک ہوتا ہے مگر جسوقت نجاست کا رنگ یا مزہ یا بو اوسمین ظاہر ہو تو نجس ہوگا اور سو اگر کتا جاری پانی کی نہر مین بیٹہہ جاوے یا کوئی مردار اوسمین گرجاوے یا قریب پرنالے کے نجاست پڑی ہو اور مینہ کا پانی اوس چہت کے پرنالے سے بہ رہا ہو ان صورتون مین اگر اکثر پانی کا نجاست کا ملا ہوا بہ رہا ہے تو نجس ہوگا اور اگر ایسا نہین تو پاک ہے اور تہوڑا سا پانی تہوڑی نجاست گرنے سے پلید ہوتا ہے اور پانی قلتین کا کہ پانچ مشک پانی ہوتا ہے اور ہر مشک مقدار سو رطل کے ہے نزدیک اکثر اماموں کے آب کثیر ہے وزن ایک رطل کا چہتیس روپیے برابر ہوتا ہے دہلی کے سکے سے چنانچہ

صدقہ فطر کی فصل مین بیان اوسکا آویگا پس ایک رطل پر حساب کرلینا چاہیے اور رطلون کو
اور نزدیک امام اعظم کے آب کثیر اوسکو کہتے ہین کہ ایک طرف کے پانی ہلانے سے
دوسری طرف کا پانی نہ ہلے اور پچھلے علما نے اسطور پر اندازہ کیا کہ جس پانی کا چارون
طرف دہ دہ گز ہووے وہ آب کثیر ہے **فصل نوین کنوئین کے بیان مین**
اگر کوئی جانور کنوین مین گر کر مر جائے پس اگر پھول گیا یا ریزہ ریزہ ہوا تو تمام پانی اوس
کنوین کا نکالنا ضرور ہے اور اگر نہ پھولا اور نہ ریزہ ریزہ ہوا پس اسصورت مین اگر
جانور بڑا ہے مثل بلی کے یا اوس سے بھی بڑا تو بھی سارا پانی نکالنا چاہیے اور اگر تو
جانور اوسط مرتبے کے گرہا یا مین جب بھی یہی حکم ہے اور اگر جانور چھوٹا ہے مانند چوہے
اور گرگریہ کے تو بیس ڈول کہینچنا چاہیے تیس ڈول تک اور کبوتر اور اوسکے مانند
مرنے سے چالیس ڈول نکالنا واجب ہے ساٹھ تک مستحب اور مین گرگریہ کا ایک کبوتر کا
حکم ہے واللہ اعلم **فصل دسوین تیمم کے بیان مین** اگر مصلے پانی پر قادر نہووے
اس کسبب سے کہ پانی ایک کوس کے فرق پر ہے اور کوس چار ہزار قدم کا یا اوسکے
پاس پانی موجود ہے لیکن بیماری پیدا ہونے کے یا صحت مین دیر لگنے کی یا مرض کی زیادتی
کا خوف کرتا ہے یا پانی کے گھاٹ پر دشمن یا پہاڑ کہانے والا جانور بیٹھا ہے یا پاس
پانی ہے پر ڈرتا ہے کہ اگر اوس پانی سے وضو کرے تو آپ پیاسا رہجاے یا کنوان پاس
ہے پر ڈول اور رسی میسر نہین ان صورتون مین اوسے جائز ہے کہ وضو اور غسل
کے عوض تیمم کرے زمین کی جنس پر خواہ مٹی ہو خواہ بالو خواہ چونہ خواہ گچ خواہ پتھر
خواہ کویلا خواہ مرد سنگ بشرطیکہ یہ چیزین پاک ہون **اوّل** نیت تیمم کی کرے پھر دونون
ہاتھ زمین پر مارے ایک مرتبہ تمام منہ پر ملے اور پھر زمین پر مارے دونون ہاتھون کو
کہنیون سمیت ملے یہ تین چیزین تیمم مین فرض ہین اگر ناخن کے برابر بھی ہاتھ یا منہ سے
کوئی عضو باقی رہیگا تو تیمم درست نہوگا پس اگر ہاتھ مین انگوٹھی ہو تو اوسے ہلاوے

اور خلال اونگلیون مین کرے اور وقت سے قبل تیمم کر لینا درست ہے اور ایک تیمم سے
کئی نمازین فرض اور نفل پڑہنی بہی جائز ہین اور جب پانی پر قادر ہوگا تب تیمم اوسکا باطل
ہوگا اور نماز کے اندر اگر قادر ہوا تو نماز اوسکی ٹوٹ گئی اور اگر کوئی نمازی کہ سارا بدن
اور کپڑا اوسکا ناپاک ہے اور وہ بیچارہ پانی کے استعمال پر قدرت نہین رکہتا ہے تو
اوسکو اوس ناپاکی سمیت نماز پڑہنی جائز ہے بشرطیکہ سر ڈہانکنے کی قدر کپڑا پاک اوسے
میسر نہو **مسئلہ** اگر وضو کے اعضا مین سے ایک عضو مین مرض ہو کہ پانی پہونچانے
مین اوس عضو پر ضرر ہوتا ہے یا مرض بڑہتا ہے تو اوسکو جائز ہے کہ اوس عضو پر
مسح کرے اور دوسرے اعضا کو دہووے اور اگر وضو کے اعضا مین
سے اکثر اعضا مین زخم یا مرض ہو کہ دہونا اون اعضا کا ضرر کرتا ہے
تو اس صورت مین تیمم کرے **کتاب الصلوٰۃ** اس مین پندرہ
فصلین ہین **فصل پہلی** نماز کے وقتون کے بیان مین وقت آنے
سے نماز فرض ہوتی ہے مسلمان عاقل بالغ پر اور جو عورت حیض اور
نفاس سے پاک ہوا اوسپر **مسئلہ** نماز کا وقت اگر تحریمہ کی قدر باقی رہجاے
اور اوسوقت مین کوئی کافر مسلمان ہوجاے یا لڑکا بلوغ کو پہونچے یا دیوانہ ہوش
مین آوے تو اوسپر نماز اوس وقت کی فرض ہوگی **ف** دوسرے وقت
اوس نماز کی قضا اوسپر لازم ہوگی اور اگر نماز کے اخر وقت مین عورت کا
حیض یا نفاس موقوف ہو تو اوس صورت مین اگر اسقدر وقت باقی رہے کہ
اوسمین نہانا اور تحریمہ کرنا ہوسکتا ہے تو اوسوقت کی نماز اوسپر فرض ہوگی اور اگر
وقت مین اسقدر وسعت نہین ہے تو نماز اوسوقت کی اوسپر فرض ہوگی فجر کی نماز کا وقت
صبح صادق کی نکلنے سے شروع ہوتا ہے آفتاب کا کنارہ نظر آنے تک باقی رہتا ہے اور ظہر کا وقت
بعد دوپہر کی شروع ہوتا ہے اور باقی رہتا ہے جبتک سایہ ہر چیز کا برابر دو چند اوس چیز کے ہوتا ہے

سایۂ اصلی کے سوا **ف** یعنے اوس برابر ہونے مین سایۂ اصلی کو حساب مین نہین
شمار کرتے ہین یہ قول امام ابی یوسف اور امام محمد رح اور باقی علما کا ہی اور امام اعظم رح کی ایک
روایت بہی اس قول کے موافق ہی اور دوسری روایت مفتی امام اعظم رح سے لیہ ہے
کہ جب تک سایہ ہر چیز کا دو چند اوسکے ہووے سوا سایۂ اصلی کے تب تک ظہر کا وقت
نماز ہی کے ساتہ سمجہا جائیگا اور سایۂ اصلی کہ وہ ڈیڑہ قدم کا ہوتا ہے ساون مین اور اوسکے
قبل اور بعد ایک قدم بڑہتا جاتا ہے جاڑے تک بعد اوسکے دو دو ادہ قدم ساتوان حصہ
ہوتا ہے ہر چیز کا **ف** اور جب وقت ظہر کا تمام ہوتا ہے خواہ اول قول کے موافق خواہ
ثانی قول کے موافق تب وقت عصر کا شروع ہوتا ہے اور آفتاب کی زردی آنے تک کامل وقت
رہتا ہے اور بعد اوسکے وقت کراہت کا ہے سورج ڈوبنے تک اور اوس وقت مکروہ مین اوس
دن کی عصر ساتہ کراہت تحریمی کے جائز ہے دوسری نماز فرض اور نفل جائز نہین اور بعد غروب
سورج کے مغرب کا وقت آجاتا ہے سرخی ڈوبنے تک وقت اوسکا رہتا ہے نزدیک
اکثر علما کے اور نزدیک امام اعظم رح دو قول مین ایک قول موافق انہین اکثر کے ہے
اور دوسرا قول اونکا یہ ہے کہ سپیدی ڈوبنے تک وقت مغرب کا رہتا ہے اور ستارے
ظاہر ہونے کے پیچہے نماز مغرب کی پڑہنی مکروہ تنزیہی ہے اور مغرب کے وقت تمام ہونے
کے بعد وقت عشا کا شروع ہوتا ہے خواہ اول قول کے بعد ہو خواہ ثانی قول کے بعد نصف
رات تک رہا کرتا ہے نزدیک جمہور کے اور نزدیک امام اعظم رح کے صبح صادق کے
نکلنے تک رہتا ہے کراہت تحریمی کے ساتہ اور وقت وتر کا عشا کے بعد ہے صبح صادق
نکلنے تک رہتا ہے اور دیر کرنی نماز ظہر کی گرمی مین اور دیر کرنی نماز عشا کی تہائی رات
تک مستحب ہے اور اوجالا کرنا فجر کے وقت اوس حد تک کہ قرأت مسنون کے ساتہ نماز ادا ہو سکے
ادا کر سکے اور بعد ادا کرنے کے اگر فساد ظاہر ہووے خواہ وضو خواہ نماز مین پہر ساتہ قرأت
مسنون کے ساتہ چالیس آیت کی نماز ادا کر سکے یہ مستحب ہے اور دوسری نمازون مین نزدیک فقہ کے

جلدی کرنی بہت بہتر ہے مگر جس حال میں منتظر جماعت کے لیے ہووے تو جلدی نکرے
اور سورج نکلتے وقت اور دوپہر کو اور سورج ڈوبتے وقت مطلق نماز منع ہے اور سجدہ
تلاوت کا اور نماز جنازے کی بھی بہت منع ہو لیکن نماز عصر اوس دن کی آفتاب کے ڈوبتے
وقت جائز ہے بشرطیکہ غروب شروع ہونے کے قبل نیت باندھ لی ہو اور جب فجر کا وقت
شروع ہو تو اوس وقت میں فجر کی سنت اور نماز قضا کے سوا اور نفلیں پڑھنی مکروہ ہیں
اور بعد عصر اور قبل مغرب کے بھی یہی حکم ہے **مسئلہ** ادا اور قضا نماز کے واسطے اذان
و تکبیر کہنی سنت ہے اور صفت اذان کی مشہور ہے **ف** یعنی اذان کہنے کے وقت
منہ طرف قبلے کے کرے اور اپنی دونوں انگلیاں شہادت کی دونوں کانوں میں رکھے
جب حی علی الصلوٰۃ کہے تب منہ داہنی طرف پھیرے اور جب حی علی الفلاح کہے تب
بائیں طرف اور فجر کے وقت حی علی الفلاح کے بعد الصلوٰۃ خیر من النوم دو مرتبہ کہے اور
اذان کے الفاظ ٹھہر کے کہے اور مسافر کو اذان ترک کرنی مکروہ ہے اور جو شخص گھر
میں نماز پڑھتا ہے اذان شہر کی اوسکو کفایت ہے **فصل دوسری** نماز کی شرطوں
کے بیان میں شرطیں نماز کی چھ ہیں پہلی شرط پاک ہونا بدن نمازی کا نجاست حقیقی اور
حکمی سے چنانچہ اوپر گذر چکا بیان اون دونوں کا دوسری شرط پاک ہونا کپڑے کا
تیسری شرط پاک ہونا جاے نماز کا چوتھی شرط منہ کرنا قبلے کی طرف پانچوین شرط ستر
ڈھاکنا مرد اور لونڈی کو ناف سے لیکر گھٹنے کے نیچے تک مگر لونڈی کو پیٹ اور پیٹھ کا ڈھاکنا
زیادہ ہے مرد سے اور آزاد عورت کو سارا بدن ڈھاکنا فرض ہے منہ اور دونوں ہاتھ
اور پاوں کی ہتیلی کے سوا **مسئلہ** جو اعضا کہ ڈھاکنا اونکا فرض ہے خواہ مرد خواہ عورت
کو چوتہائی حصہ اگر اونمیں سے کھلجاے تو نماز فاسد ہوتی ہے اور جو بال عورت کے سر سے
لٹکتے رہتے ہیں وہ علیحدہ اعضا میں شمار ہیں اونکی بھی چوتہائی کھلنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے
مسئلہ کتاب نوازل میں لکھا ہے کہ عورت کی آواز بھی ستر ہے و اصل بحر ابن ہمام نے

کہا کہ اس تقدیر پر اگر عورت قران آواز سے پڑھیگی تو نماز اوسکی فاسد ہوگی مسئلہ
جسکو ستر چھپا سکنے کے لیے کپڑا میسر نہو تو اوسکو بغیر کپڑے کے بھی نماز پڑھنی جائز ہے مسئلہ
اگر نمازی کو جہت کعبے کی معلوم نہو تو جس طرف اوسکا دل گواہی دے اوسی طرف
سوچ کر نماز پڑھ لیوے اور بغیر سوچ کے اوسکی نماز درست نہوگی مسئلہ جو شخص قبلے
کی طرف منہ نکر سکے دشمن کے ڈر سے خواہ مرض کے سبب سے تو اوسکو درست
ہے کہ جدہر اوسے طاقت ہو اودہر نماز پڑھے مسئلہ نفل نماز شہر کے باہر سواری پر
درست ہے سواری جسطرف جاے اوسطرف جاوے مضائقہ نہین مسئلہ چھٹی شرط
اون شرطون مین سے نیت کرنی نماز کی لیس نفل و سنت اور تراویح کے لیے مطلق نیت
درست ہے ف مثلاً دل مین یون قصد کرے کہ نماز اللہ کی پڑھتا ہون اور نام نفل
سنت یا نفل کا تو بھی درست ہوگی اور فرض اور وتر کے واسطے تحریمہ کے وقت نیت کا
تعین کرنا اور سمجھنا بھی کہ ظہر کی نماز پڑھتا ہون یا عصر کی یہ فرض ہے اور مقتدی پر
فرض ہے اقتدا کی نیت کرنی امام کے پیچھے اور رکعتون کے شمار کی نیت فرض نہین ہے
ف یہ چھہ فرض نماز سے خارج ہین کسواسطے کہ طہارت بدن وغیرہ اور چیزین اور
نماز اور چیز ایک دوسرے مین داخل نہین ہان یہ چیزین نماز کی شرطین ہین کہ بدون
انکے نماز صحیح نہین ہوتی ہے اور جو چیز شرط ہوتی ہے وہ باہر ہوتی ہے مشروط سے

فصل تیسری نماز کے ارکان کے بیان مین ف یعنی اون فرضون کے بیان مین

جو نماز مین داخل ہین سات فرض ہین اندر نماز کے ایک اونمین سے تحریمہ باندہنا لیکن
تحریمہ کے لیے پاکی بدن اور ستر عورت اور منہ طرف قبلے کے ہونا شرط ہے جس طرح باقی
ارکان مین بھی شرط ہے ف باقی ارکان سے قیام اور قرات اور رکوع اور سجدہ
اور قعدہ اخیرہ اور دوسرا فرض اوس [illegible] قعدہ اخیرہ کرنا فجر مین دو رکعت کے بعد
اور ظہر اور عصر اور عشا مین چار چار کے بعد اور مغرب اور وتر مین تین تین کے

نفل مین دو سے کے بعد اور تیسرا فرض نزدیک امام اعظم رح کے نماز سے خارج ہونا کسی کام کے
ساتھ اسکی فرضیت امام اعظم کے سوا اور کے نزدیک نہین اور چوتھا فرض کھڑا ہونا ہر رکعت
مین پانچوان فرض رکوع کرنا چھٹا فرض سجدہ کرنا ساتوان فرض قرأت پڑھنی لیکن قرأت
نزدیک امام شافعی رح کے فرض اور نفل کی ہر رکعتون مین فرض ہی اور نزدیک امام
اعظم رح کے پانچون وقتون مین دو رکعت کے اندر فرض ہے اور وتر کی تینون رکعتون اور
نفل کی ہر رکعت مین اور قومہ اور جلسہ اور قرار پکڑنا رکوع اور سجدے مین یہ سب فرض ہین
نزدیک ابی یوسف رح کے اور اکثر علما کے نزدیک فرض نہین **ف** رکوع کے بعد سیدہا
کھڑے ہونے کا نام قومہ ہے اور دونون سجدے کے بیچ مین بیٹھنے کا نام جلسہ اور امام اعظم
کے نزدیک قرأت ایک آیت کی فرض ہے اور ابی یوسف رح اور محمد رح کے نزدیک
تین آیت چھوٹی یا ایک آیت بڑی کہ تین آیت کے برابر ہے اور نزدیک امام شافعی رح اور
احمد رح کے سورۂ فاتحہ پڑہنی فرض ہی اور بسم اللہ بھی اوسمین شامل ہے اسلیے کہ بسم اللہ
فاتحہ کی آیتون مین سے ایک آیت ہی اور سجدہ مین پیشانی اور ناک رکھنا فرض و بقدر ایک پر اکتفا بھی جائز
ہی اور شافعی رح اور احمد رح کے نزدیک سجدے مین ماتھا اور ناک اور ہتیلی دونون ہاتھ کی
اور دونون گھٹنوں اور انگلیان دونون پانون کی رکھنی فرض ہے اور نماز کے ارکان مین
ترتیب نگاہ رکھنی فرض ہے **ف** یعنی جو رکن ہر رکعت مین مکرر نہین آتا ہے مثلا رکوع اسمین
ترتیب نگاہ رکھنی فرض ہی پس اگر کوئی شخص فراموشی سے پہلے رکوع مین گیا پھر جب یاد
آیا رکوع سے سیدھا ہو کر سورت پڑھے اب اوسپر فرض ہوا کہ پھر رکوع کرے اور اگر رکوع
نہ کیا تو نماز اوسکی فاسد ہوئی کسواسطے کہ ترتیب فوت ہوئی رکن غیر مکرر مین اور اگر
کسی نے ایک رکعت مین ایک سجدہ کیا اور دوسرا سجدہ بھول گیا پھر دوسری رکعت مین
اوس سجدے کو قضا کیا اور سجدۂ سہو کر لیا تو اوس صورت مین نماز فاسد نہوگی **ف**

اس صورت مین وجہ فوت ہونی کی یہ ہے کہ سجدہ عین رکن غیر مکرر مین سے نہین بلکہ رکن مکرر مین سے ہے کسواسطے کہ سجدہ ہر رکعت مین مکرر آتا ہے اور جو رکن مکرر آتا ہے اوسمین ترتیب فرض نہین بلکہ واجب ہے اور واجب ترک ہونے سے نماز فاسد نہین ہوتی ہے ہان سجدہ سہو کا واجب ہوتا ہے پس ترتیب خلاف کرنے کے بعد جب سجدہ سہو کا بجالایا تب اوسکی نماز کامل ہوگئی اور سجدہ سہو کا نکرتا تب بہی نماز جائز ہوجاتی پر نقصان کے ساتہ اور ابن ہمام نے حاکم کی کتاب کافی سے نقل کی ہے کہ کسی شخص نے نماز شروع کی اور قرأت اور رکوع دونون کر لیے اور سجدہ نکیا پہر کہڑے ہو کر قرأت پڑہی اور سجدہ کیا رکوع نکیا تو یہ تمام ایک رکعت ہوئی ف ان دونون صورتون مین ایک رکعت ہونے کی وجہ یہ ہے کہ پہلی صورت مین سجدہ ترک کیا اور دوسری صورت مین رکوع پس پہلی صورت کا رکوع اور پچہلی صورت کا سجدہ ملکر ایک رکعت پوری ہوئی اور اسیطرح پر اگر اول رکوع کیا پہر کہڑے ہو کر قرأت پڑہی اور رکوع اور سجدے کیے تو بہی ایک رکعت ہوئی اور اسیطرح اگر پہلا سجدہ کیا پہر کہڑے ہو کر قرأت پڑہی اور رکوع کیا اور سجدہ نکیا بعد اوسکے کہڑے ہو کر قرأت پڑہی اور سجدہ کیا اور رکوع نکیا یہ سب ایک رکعت ہوئی اور اسیطرح پر اگر پہلی مین رکوع کیا اور سجدہ نکیا اور دوسری مین بہی رکوع کیا اور سجدہ نکیا اور تیسری مین سجدہ کیا اور رکوع نکیا یہ سب بہی ایک رکعت ہوئی ف وجہ ان ساری صورتون کی قیاس کر لینا چاہیے پہلے دو صورت کی وجہ مذکور پر اور قعدہ اوسکا پر کرنا اور اوسمین اور اخری قعدے مین التحیات پڑہنی فرض ہے نزدیک امام احمدؒ کے نہ اونکے غیر کے نزدیک مگر نزدیک امام اعظم رح کے یہ تینون واجب ہین اور اخری قعدے مین التحیات کے بعد درود پڑہنی فرض ہے نزدیک امام شافعی رح اور احمد رح کے اور سلام پہیرنا بہی فرض ہے نزدیک امام مالک رح اور شافعی رح اور احمد رح کے نزدیک امام اعظم کے بلکہ اونکے

نزدیک واجب ہے اور رکوع اور سجدے مین سر جہکاتے وقت اور ان دونون سے اوٹہاتے
وقت تکبیرین کہنی اور رکوع مین سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ایک مرتبہ کہنا اور سجدے مین
سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ایکبار کہنا اور رکوع سے سیدہے ہوتے وقت سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ
حَمِدَہٗ کہنا اور دونون سجدے کے بیچ بیٹہکر رَبِّ اغْفِرْ لِیْ کہنا یہ سارے امور
فرض ہین امام احمد رح کے نزدیک نہ اونکے غیر کے نزدیک لیکن اگر بہول کر یہ سارے
امور یا ان مین سے کوئی امر ترک کریگا تو نماز فاسد نہوگی امام احمد رح کے نزدیک
بہی اور قرأت پڑہنی مقتدی پر فرض ہے نزدیک امام شافعی رح کے نہ اونکے غیر کے نزدیک
بلکہ نزدیک امام اعظم رح کے مقتدی کو حرام ہے قرأت پڑہنی ف سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پاک ہے
پروردگار میرا بڑا سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پاک ہے پروردگار میرا بلند سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ قبول کیا
خدا نے واسطے اوسکے جسنے تعریف کی اوسکی رَبِّ اغْفِرْ لِیْ اے رب میرے بخش مجکو **فصل چوتہی**
نماز کے واجبون کے بیان مین امام اعظم کے نزدیک پندرہ چیزین واجب ہین ایک تو الحمد
پڑہنی **دوسری** الحمد کے ساتہ پوری سورت یا ایک آیت بڑی یا تین آیت چہوٹی نفل اور
وتر کی ہر رکعت اور فرض کی دو رکعت مین ملانی **تیسری** اگر چار رکعت فرض ہو تو پہلے دو
رکعت مین قرأت مقرر کرنی **چوتہی** قیام اور رکوع اور سجدے مین ترتیب کی نگاہ رکہنی ف
یعنے ہر فرض اور واجب کو اوسکے مقام پر ادا کرنا **پانچوین** رکوع اور سجدے مین ایک
تسبیح کے قدر قرار پکڑنا **چہٹی** سیدہا کہڑا ہونا رکوع کے بعد **ساتوین** سیدہا بیٹہنا دونون
سجدے کے بیچ فتاوی قاضیخان مین لکہا ہے کہ اگر نمازی رکوع سے سجدے مین گیا بدون قومہ
کرنے کے تو نماز اوسکی ابو حنیفہ رح اور محمد رح کے نزدیک جائز ہوگی پر سجدہ سہو کا اوسپر واجب ہوگا
آٹہوین قعدہ اولی **نوین** التحیات پڑہنی دونون مین **دسوین** پے درپے ارکان ادا کرنے پس
اگر ایک رکعت مین دو رکوع کیے یا تین سجدے کیے یا پہلے التحیات کے بعد درود پڑہا اور تیسری
رکعت کے قیام مین دیر لگی تو ان تینون صورتون مین سجدۂ سہو لازم آویگا ف وجہ سجدۂ سہو

لازم آئی یہہ کہ پہلی صورت مین دوسرے رکوع کے سبب سجدہ کرنے مین دیر لگی اور دوسری صورت مین تیسرے سجدے کے سبب کہڑے ہونے مین دیر لگی اور تیسرے صورت مین درود پڑہنے کے باعث تیسری رکعت کے قیام مین دیر لگی پس ان صورتون مین ارکان کے پے در پے ادا ہونے مین خلل واقع ہوا اسلیے سجدۂ سہو لازم آیا گیارہوین التحیات پڑہنی آخری قعدے مین بارہوین قرأت پکار کے پڑہنی امام کو دو رکعت مین فجر اور مغرب اور عشا اور جمعہ اور دونون عید کے اور آہستہ پڑہنی ظہر اور عصر اور دن کے نفلون مین تیرہوین باہر ہونا نماز سے لفظ سلام کہکر چودہوین دعاے قنوت پڑہنی وتر مین پندرہوین دونون عید کی نماز مین چہہ چہہ تکبیرین کہنی اور امام اعظم رح کے نزدیک فرض اور چیز ہین اور واجب اور چیز فرض ترک کرنے سے نماز باطل ہوتی ہے اور واجب ترک کرنے سے بہول کر سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے پس اگر کسینے بہولکر واجب ترک کیا پہر اوسنے سجدۂ سہو کر لیا تو نماز درست ہوئی اور اگر سجدۂ سہو نکیا تو واجب ہے کہ نماز پہر پڑہے اور اگر واجب قصداً ترک کیا تو اس صورت مین بہی اعادہ نماز کا واجب ہے ف اور جو پہر کے نماز نہ پڑہی فرض اوتر گیا پر واجب کے ترک سے گناہ سر پر رہا اور اماموں کے نزدیک فرض اور واجب ایک چیز ہے ف یعنی وہ لوگ جسی کو فرض بہی کہتے ہین اور واجب بہی پس جن چیزونکو امام اعظم رح واجب کہتے ہین اونکے نزدیک بعضے اونمین سے فرض ہین اور بعضے سنت مگر وہ لوگ فرماتے ہین کہ سجدۂ سہو بعضے فرض کے ترک کرنے سے بہی لازم آتا ہے اور بعضے سنت کے ترک سے بہی ف مراد ان فرضون اور سنتون سے وہ فرض اور سنتین ہین کہ جنکو امام اعظم رح واجب کہتے ہین اور وہ لوگ اونمین سے بعض کو فرض ٹہراتے ہین اور بعض کو سنت واللہ اعلم بالصواب **فصل پانچوین** سجدۂ سہو کے بیان مین مسئلہ سجدۂ سہو کا طریق یہہ ہے کہ آخری قعدے مین التحیات کے بعد داہنی طرف سلام پہیر کے دو سجدے کرے بعد اوسکے پہر التحیات اور درود پڑہکر دونون طرف سلام پہیرے اور اگر سلام

پھیرنے کے قبل سجدہ سہو کر لیا تو بھی درست ہی اور اگر ایک نماز مین کئی واجب بھول کر چھوڑ دیے
تو ایک بار سجدہ سہو کر لینا کفایت کرتا ہے اور اگر امام سجدہ سہو کرے تو مسبوق کو چاہیے کہ اوسمین
امام کی تابعداری بجا لاوے اگرچہ جسوقت امام نے سہو کیا تھا اوسوقت اوس سہو مین وہ شریک نتھا
اور اگر مسبوق نے امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی باقی نماز پڑہنے مین سہو کیا تو پھر سجدہ کر لیوے
ف مسبوق اوسکو کہتے ہین کہ جسکی کچھہ نماز ہاتھہ سے گئی ہو یعنی امام جب ایک رکعت یا دو
رکعت پڑہ چکے تب وہ آکر ملجاوے مسئلہ پانچون وقت کی نمازون مین جماعت فرض ہے
نزدیک امام احمد رحمہ کے لیکن نماز منفرد کی بھی درست رکھتے ہین اور داؤد رحمہ اللہ کے نزدیک نماز
منفرد کی اصلا درست نہین اور شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک جماعت فرض کفایہ ہی ف یعنی محلے
کی مسجد مین اگر بعضے لوگ جماعت قائم کر لین تو اور ون کے ذمے سے جماعت کی فرضیت ساقط
ہو جاتی ہی نہ فرضیت فرض کی اور ابو حنیفہ اور مالک رحمہا اللہ کے نزدیک جماعت سنت موکدہ
ہے قریب واجب کے اور جماعت تمام ہو جانیکا احتمال ہو تو فجر کی سنت باوجود اسکے کہ سب
سنتون سے تاکید اوسکی زیادہ ہی اوسکو بھی چھوڑ دیوے اور شہر کے لوگ اگر ترک جماعت کی
عادت کرین تو اونسے لڑائی چاہیے کرنی جب تک کہ جماعت قائم نکرین مسئلہ مرف
عورتون کی جماعت ابو حنیفہ کے نزدیک مکروہ ہے اور اامون کے نزدیک درست ہے
مسئلہ امامت کے لیے سب سے بہتر وہ شخص ہے کہ جو اچھی قرأت جانتا ہو اور وہ
ایسا ہو کہ نماز کے فرائض اور واجبات اور سنن اور مکروہات اور مفسدات اور مستحبات
سے واقف ہو بعد قاری کے عالم بہتر ہے اور وہ عالم ایسا ہو کہ نماز صحیح ہونے کی قدر
قرآن پڑہ جانتا ہو اور اکثر علما کے نزدیک قاری سے عالم بہتر ہے فائدہ یعنی نرے قاری
سے البتہ عالم بہتر ہے اور جو قاری واقف ہو نماز کے احکام سے تو ویسا قاری بیشک اور
بے شبہہ نرے عالم سے بہتر ہے اور امامت فاسق کی مکروہ ہی پر اوسکے پیچھے نماز جائز ہوگی اور بڑے
ہوسے بالغ مرد کو لڑکے اور عورت اور امی کے پیچھے بھی درست نہین اور فرض پڑہنے والے کی اقتدا

نفل پڑہنی والے کے پیچھے بہی درست نہین اور کسی اُمی نے ایک قاری اور ایک امی کی
امامت کی تو نماز تینون کی باطل ہوئی اور بے وضو کے پیچھے نماز درست نہین اور امام کی
نماز فاسد ہونے سے مقتدی کی نماز بہی فاسد ہوتی ہی اور کہڑی ہونیوالے کی نماز بیٹہنے والے کے
پیچھے اور وضو کرنے والے کی نماز تیمم کرنے والے کے پیچھے درست ہی اور رکوع اور سجدہ کرنیوالے کی نماز
اشارے سے پڑہنے والے کے پیچھے درست نہین **مسئلہ** اگر ایک مقتدی ہو تو امام کے برابر
داہنی طرف کہڑا ہو جاوی اور اگر دو مقتدی یا زیادہ دو سے ہین تو امام کے پیچھے کہڑے ہووین اور
اگر کسی نے صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑہی تو نماز اوسکی مکروہ ہوگی اور نزدیک امام احمد کے نماز اوسکی درست
نہوگی اور اگر مقتدی امام سے آگے بڑہ جائیگا تو نماز اوسکی باطل ہوگی اور ابن ماجہ نے انس رضی اللہ
عنہ سے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ نماز مرد کی اپنے گہر مین پڑہنی ثواب
ایک نماز کا رکہتی ہی اور نماز مرد کی محلے کی مسجد مین ثواب پچیس نماز کا اور نماز مرد کی جمعہ مسجد مین ثواب
پانسو نماز کا اور نماز مرد کی میری مسجد مین یعنی مدینہ کی مسجد مین ثواب پچاس ہزار نماز کا اور نماز مرد کی
خانہ کعبہ مین ثواب لاکہ نماز کا رکہتی ہی **فصل چہٹی** سنت کے طریق پر نماز پڑہنے کے بیان
مین طریق سنت کا وہ ہی کہ فرضون مین اذان اور تکبیر کہی جائے اور نزدیک حی علی الصلوۃ
کے امام کہڑا ہووے اور نزدیک قد قامت کے تکبیر تحریمہ کی کرکے نیت کرے اور دونون
ہاتہ کان کی لو تک اوٹہاوے اور مقتدی امام کی تکبیر کے بعد تکبیر کہے اور داہنا ہاتہ بائین
ہاتہ پر ناف کے نیچے رکہے نزدیک ابی حنیفہ رح کے اور عورت دونون ہاتہ کندہے تک
اوٹہاکر سینے پر داہنا ہاتہ بائین ہاتہ پر رکہے بعد اوسکے امام اور مقتدی اور اکیلا پڑہنے والا
سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ
غَيْرُكَ آہستہ پڑہے پاک ہی تو اے اللہ اور پاکی بیان کرتا ہون ساتہ تعریف تیری
کے اور بابرکت ہے نام تیرا اور بلند ہی بزرگی تیری اور نہین کوئی معبود سوا تیرے بعد ثنا کے امام
اور اکیلا نمازی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

آہستہ پڑہے پناہ مانگتا ہون مین ساتہ اللہ کے شیطان راندے ہوے سے شروع کرتا ہون مین ساتہ
نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے اور مسبوق کو جسقدر امام کے ساتہ نماز نہین ملی اوسکی
ادا کرنے کے شروع مین اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑہنی چاہیے نہ مقتدی کو **ف** یعنی مقتدی
امام کے پیچہے اعوذ باللہ اور بسم اللہ نہ پڑہے اسواسطے کہ اعوذ باللہ اور بسم اللہ تابع قرأت کے
ہین اور قرأت پڑہنی مقتدی کو نہین ہے بلکہ فقط امام کو ہے اور مسبوق کو قرأت پڑہنی ہوتی ہے
اسقدر مین کہ امام کے ساتہ اوسکو نہین ملی بعد اوسکے امام اور اکیلا نمازی الحمد پڑہے پہر امام اور
مقتدی اور اکیلا نمازی آمین کہے آہستہ پس امام اور اکیلا پڑہنے والا سورہ ملاوین اور سنت
وہ ہے کہ مقیم حین کی حالت مین فجر اور ظہر کی نماز مین طوال مفصل پڑہے یعنے سورہ حجرات
سے سورہ بروج تک اور عصر اور عشا مین اوساط مفصل پڑہے بروج سے لم یکن تک
اور مغرب مین قصار مفصل لم یکن سے آخر قرآن تک **ف** سورہ حجرات سے بروج تک
کی سورتون کو طوال مفصل کہتے ہین اور بروج سے لم یکن تک کی سورتون کو اوساط
مفصل اور لم یکن سے آخر قرآن تک کی سورتون کو قصار مفصل لیکن اسطور پر لازم یا سنت
نہین اور کبہی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز مین قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ
بِرَبِّ النَّاسِ پڑہی اور کبہی مغرب کی نماز مین سورہ طور اور سورہ نجم اور سورہ والمرسلات
پڑہی اور اگر سب مقتدی بیکار ہوون اور لمبی قرأت کی خواہش رکہتے ہون تو امام کو جائز
ہے کہ قرأت دراز پڑہے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فجر کی ایک رکعت مین سورہ بقر پڑہی اور پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی دو رکعت مین سورہ اعراف پڑہی اور عثمان رضی اللہ
عنہ فجر کی نماز مین اکثر سورہ یوسف پڑہتے تہے لیکن امام کو مقتدیون کے احوال پر نظر رکہنی
ضرور ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ایکبار عشا کی نماز مین سورہ بقر پڑہی ایک
مقتدی نے پیغمبر علیہ السلام کے نزدیک شکایت کی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اے معاذ مگر تو فتنہ اور بلا اور گناہ مین ڈالتا ہے **ف** یعنی قرأت اسقدر دراز پڑہتے ہو

کہ لوگ نماز چہوڑ دین اور گنہگار ہوتے ہین مثل سبح اسم اور والشمس اور اونکی مانند پڑہا کرے
غرض یہ ہے کہ مقتدیون کی احوال پر نظر رکہنی بہت ہی ضرور ہے اور جمعہ کے دن صبح کی نماز مین پیغمبر
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورہ الم سجدہ اور سورہ دہر پڑہی اور مقتدی چپ ہوکر امام
کی قرأت کیطرف متوجہ رہے اور نفل نمازون مین رغبت اور خوف کی آیات مین دعا مانگنی
اور معافی چاہنا اور دوزخ سے پناہ مانگنا اور بہشت کا سوال کرنا سنت ہے جب قرأت
سے فراغت ہو تو اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع مین جاوے اور رکوع مین جانے کی اور رکوع سے
سر اوٹہانے کے وقت دونون ہاتہ اوٹہانا نزدیک امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے سنت نہین لیکن اکثر
فقہاء اور محدثین اوسکو سنت ثابت کرتے ہین اور رکوع مین دونون گہٹنونکو دونون ہاتہ سے
مضبوط پکڑے اور اونگلیون کو کہلے رکہے اور سر اور پیٹ کو چوتڑ کے ساتہ برابر کرے اور جسقدر
قرأت مین دیر کی اوسکی مناسب رکوع مین بہی دیر کرے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم تین یا پانچ
یا سات بار کہے یعنے رعایت طاق کی رکہے اور ادنی مرتبہ تین بار ہے اور مقتدی امام کے
بعد رکوع اور سجدہ مین جاوے اور مقتدی کو امام کے آگے رکوع اور سجدے مین جانا حرام
ہے پہلے امام سر اوٹہاوے بعد اوسکے مقتدی اور سر اوٹہاتے وقت نزدیک امام اعظم رح کے
امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے اور مقتدی رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد اور اکیلا پڑہنے والا دونون کہے
اور نزدیک امام ابویوسف رح اور امام محمد رح کے امام بہی دونون کہے بعد اوسکے تکبیر کہتا ہوا سب سجدے
مین جاوین پہلے دونون گہٹنے رکہین بعد اوسکے دونون ہاتہ پہر ناک اور ماتہا دونون ہاتہ کے
بیچ مین رکہین اور اونگلیان دونون ہاتہ کی ملا کر کعبے کی طرف رکہین اور بازو کو بغل سے اور
پیٹ کو ران سے اور پنڈلی اور باہونکو زمین سے دور رکہین اور عورتین ان سب کو ملا رکہین
قیام اور رکوع کے مناسب سجدے مین دیر کرے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین یا پانچ یا سات بار پڑہے
اور بہتر یہ ہے کہ تین بار پڑہے آہستہ اور اطمینان کے ساتہ بعد اوسکے اللہ اکبر کہتا ہوا سر اوٹہاوے اور قرار کے
ساتہ بیٹہکر دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَارْفَعْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ

یا اللہ بخش مجکو اور رحم کر مجپر اور راہ دکھا مجکو اور روزی دے مجکو اور بلند کر مرتبہ میرا اور غنی کر مجکو
روایت کی اوسکو ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بعد اوسکے اللہ اکبر کہکے پہر سجدہ کرے
مانند پہلے کے اور اسیطرح سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے پیچھے تکبیر کہتا ہوا اوٹھے اول مُنہ بعد
اوسکے دونون ہاتہ اوسکے بعد دونون گھٹنے اوٹہا کر کہڑا ہووے اور دوسری رکعت پہلے
کی طرح پہر پڑہے لیکن اسمین ثنا اور اعوذ نہ پڑہے اور جب دوسری رکعت تمام کرے تب
بانیان پانون بچہاوے اور اوسپر بیٹہے اور داہنے کو کہڑا رکہے اور اونگلیان دونون پانون کی
قبلے کی طرف رکہے اور دونون ہاتہ کو دونون زانو پر رکہے اور داہنے ہاتہ کی خنصر اور بنصر کو بند
کرے اور بیچ کی اونگلی اور ابہام کو ملا کر حلقہ کرے اور شہادت کی اونگلی کہلی رکہے اور التحیات پڑہے
اور اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ پڑہنے کے وقت
اشارہ کرے یہ اشارہ کرنا چارون امام کی روایتون سے ثابت ہے لیکن مشہور مذہب امام اعظم کا
وہ ہے کہ اشارہ نہ کرے **ف** مختار یہ ہے کہ اشارہ کرے اسلیے کہ بہت فقہا اور محدثون سے
ثابت ہوا اور اونگلیان دونون ہاتہ کی کعبے کی متوجہ رکہے اور پہلے قعدے مین تشہد سے
زیادہ نہ پڑہے اور پیچھے تشہد کے اللہ اکبر کہتا ہوا تیسری رکعت کے لیے اوٹھے اور اوس
اوٹھنے مین دونون ہاتہ اوٹہانا بہت عالمون کے نزدیک سنت ہے نہ نزدیک ابوحنیفہ رح
اور شافعی رح کے اور تیسرے اور چوتھی رکعت مین فقط الحمد بسم اللہ سمیت پڑہے آہستہ
جب چارون رکعت سے فارغ ہو تب قعدہ اخیر کرے جسطرح قعدہ اولی کیا تہا اور
اوسمین بعد تشہد کے درود پڑہے اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ
وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰہُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی
اِبْرَاہِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ یا اللہ رحمت خاص بہیج حضرت محمد پر
اور اونکے تابعدارون پر حضرت محمد کے جیسے کہ رحمت بہیجی تونے اوپر ابراہیم اور اوپر تابعدارون
ابراہیم کے تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے یا اللہ برکت اوتار اوپر محمد کے

اور اوپر تابعداروں محمدؐ کے جیسے کہ برکت اوتاری تو نے اوپر ابراہیم کے اور اوپر تابعداروں
ابراہیم کے تحقیق تو لائق تعریف کیا گیا بزرگ ہے بعد درود کے جو دعا مشابہ ساتھ الفاظ قرآن کے
ہو وہ پڑھا ہے اور جو دعا مین حدیث سے نقل کی گئی ہین وہ بہتر ہین خصوصاً یہ دعا اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ
الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَاءِ وَالْمَمَاتِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ
بِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے دوزخ
کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے عذاب قبر سے اور پناہ مانگتا ہون مین
ساتھ تیرے کانے دجال کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے زندگانی اور موت
کے فتنے سے یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے گناہ اور قرض ہے اور عورت
دونون جلسے مین بائین چوتڑ پر بیٹھے اور دونون پاؤن داہنی طرف سے نکال دیوے اور جب دعا
پڑھ چکے تب سلام پھیرے دونون طرف اکیلا نمازی نیت فرشتون کی کرے ف یعنی دل مین
قصد کرے کہ مین فرشتون پر سلام علیک کرتا ہون اور امام نیت مقتدیون اور فرشتون
کی کرے اور مقتدی نیت امام اور قوم اور فرشتون کی اور چاہیے کہ نماز حضور دل اور
تواضع کے ساتھ پڑھے اور سجدے کی جگہ نظر رکھے اور بعد سلام کے آیۃ الکرسی ایکبار اور سبحان اللہ
تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ تینتیس ۳۳ بار اور اللہ اکبر چونتیس ۳۴ بار اور کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ
لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ایکبار پڑھے
نہین معبود مگر اللہ اکیلا نہین کوئی شریک اوسکا اوسکے لیے بادشاہت ہے اور اوسکے لیے
تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے **فصل ساتوین** نماز کے حدث کے بیان مین اگر نماز
مین حدث لاحق ہووے تو وضو کرے اور اوسی پر نماز بنا کرے ف یعنی وضو اگر آپ سے
ٹوٹ جاوے تو وضو کرے اور اوسی نماز کو پوری کرے جس مقام مین حدث ہوا اوسی مقام
پڑھے اور اگر نمازی اکیلا ہو تو اوسکو پھر شروع سے نماز پڑھنی بہتر ہے اور اگر امام ہو تو

خلیفہ پکڑے بعد اوسکے وضو کرکے مقتدیون مین داخل ہوجائے اور اگر مقتدی ہو تو وضو
کرکے پہر اوس مکان مین آوے جہان سے گیا تہا اور جو امام پڑہ چکا ہو اول
اوسکو ادا کرے بغیر قرأت کے پہر امام کے ساتہ شریک ہو جائے اور اگر امام نماز سے فارغ
ہو تو مقتدی مختار ہے اگر چاہے پہلے مکان مین پہر آوے اور اگر چاہے جس مکان مین وضو
کیا اوسی مکان مین نماز پوری کرے اور اگر قصداً حدث کریگا تو نماز فاسد ہوگی بنا کرنی درست
نہوگی اور اگر نماز مین باولا ہوا یا احتلام ہوا یا کہلکہلا کر ہنسا یا نجاست منع کرنے والی نماز
کی اوسپر پڑی یا کوئی زخم لہو بہنے والا اوسکو پہنچا یا وضو ٹوٹنے کے گمان پر مسجد سے نکل آیا
پیچہے اوسکے ظاہر ہوا کہ وضو نہین ٹوٹا تہا یا مسجد کے سوا کسی اور جگہ مین نماز پڑہتا تہا اوس
جگہ وضو ٹوٹنے کے گمان سے صف سے الگ ہوا بعد اوسکے معلوم ہوا کہ حدث نہین ہوا تہا
ان صورتون مین نماز فاسد ہوگی بنا جائز نہوگی اور اگر مسجد یا صف سے باہر نہین ہوا
تہا بنا کرے اور اگر قعدۂ اخیر مین التحیات کے بعد حدث لاحق ہوا تو وضو کرلیوے اور سلام
پہیرے اور اگر التحیات کے بعد قصداً حدث کیا تو نزدیک امام اعظم رح کے نماز اوسکی تمام ہوئی
ف وجہ تمام ہونے کی یہ ہے کہ نمازی کو اپنے فعل کے ساتہ نماز سے نکلنا فرض ہے نزدیک امام
اعظم کے پس قصداً حدث کرنا بعد تشہد کے یہ بہی ایک فعل ہے اور اگر التحیات کے بعد تیمم کرنے والا پانی
قادر ہوا یا امی نے کوئی سورت سیکہی یا ننگا کپڑے پر قادر ہوا یا اشارے سے پڑہنے والا رکوع اور
سجدے پر قادر ہوا یا مدت مسح موزے کی تمام ہوئی یا موزہ تہوڑے عمل کے ساتہ پانون سے
نکالا یا صاحب ترتیب کو قضا یاد آئی ف آگے کی فصل مین ذکر صاحب ترتیب کا آتا ہے یا قاری
نے امی کو خلیفہ پکڑا یا فجر کی نماز مین آفتاب نکل آیا یا جمعے کی نماز مین التحیات کے بعد عصر کا وقت
داخل ہوا یا صاحب عذر کو مثل سلس البول وغیرہ والی کو عذر جاتا رہا یا زخم اچہا ہو کر
اوسکی پٹی گر پڑے ان صورتون مین نزدیک امام اعظم رح کے نماز باطل ہوئی اس
سبب سے کہ مصلی کا باہر ہونا نماز سے فعل کے ساتہ فرض تہا اور وہ فعل پایا نہین گیا

ان صورتون مین کیونکہ یہ امور مذکورہ اوسکے اختیار کے نہین پس اگر کوئی امر انہین مین سے
التحیات کے بعد حادث ہو جاوے تو گویا کہ بیچ نماز مین ہوا اسلیے نماز اوسکی باطل ہوئی اور نزدیک
صاحبین رح کے باطل نہین ہوئی **ف** اس باعث سے کہ اونکے نزدیک نماز سے فعل اختیاری
کے ساتھ باہر ہونا فرض نہین ہے پس التحیات کے بعد اگر کوئی امر انہین مین سے حادث
ہو جائیگا تو نماز سے فارغ ہونا ثابت ہوگا **مسئلہ** اگر امام کو حدث ہوا اور اوسنے مسبوق کو
خلیفہ کیا تو مسبوق نماز امام کے پوری کر کے پہر مدرک کو خلیفہ کرے تا مدرک
قوم کے ساتھ سلام پہیرے مسبوق بعد اوسکے کہڑا ہو کر اپنی نماز تمام کرلے **ف**
مدرک اوسکو کہتے ہین کہ جسنے تمام نماز امام کے ساتھ پڑہی **مسئلہ** اگر رکوع یا سجدے مین
حدث لاحق ہو وضو کے بعد جب بنا کریگا تب اوس رکوع اور سجدے کو پہر ادا کرے اور اگر
رکوع اور سجدے مین یاد آیا کہ پہلی رکعت مین سے ایک سجدہ یا سجدہ تلاوت کا فوت ہوا تہا
اوس سجدے کو قضا کرے لیکن دوہرانا اوس سجدے کا مستحب ہے واجب نہین اور اگر امام کو
حدث ہوا اور مقتدی ایک ہے تو وہی مرد خلیفہ ہوگا بدون تعین کرنے کے اور اگر مقتدی
ایک عورت ہے تو نماز دونون کی فاسد ہوگی اور اگر مقتدی ایک لڑکا ہے تو اوس صورت مین
بہی یہی حکم ہے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ نماز امام کی فاسد نہوگی اور اگر عورت یا لڑکے کو
خلیفہ نہ کیا ہو **مسئلہ** اگر امام قرأت سے بند ہو جاوے تو اوسکو خلیفہ کرنا درست ہے اگر قرأت
نماز جائز ہونیکی قدر نہ پڑہی ہو **مسئلہ** اگر کوئی شخص امام کو نماز مین پاوے تو جس رکن مین پاوے اوسی رکن مین
داخل ہو جاوے اگر رکوع مین پایا تو رکعت ملی اور اگر رکوع مین نہ پایا تو رکعت نہ ملی پس
جسوقت امام اپنی نماز سے فراغت کرے تو اوسوقت مسبوق جسقدر نماز اوسکی فوت
ہوئی اوسکو پڑہ لیوے اور مسبوق کی نماز قرأت کے حق مین اول نماز کا حکم رکہتی ہے اور بیٹہنے
کے حق مین آخر نماز کا حکم **ف** یعنی مثلاً اگر ایک رکعت ظہر کی یا ایک رکعت مغرب کی یا تین رکعت
عشا کی امام کے ساتھ ملی تو امام کے سلام پہیرنے کے بعد کہڑا ہو کر ثنا اور اعوذ باللہ پڑہے جس طرح اول نماز

ہین پڑہتے ہین بعد اوسکے الحمد اور سورہ کے ساتہ ایک رکعت پڑہ کر قعدۂ اخیرہ کرکے سلام
پہیرے اور اگر مثلاً ایک رکعت مغرب کی ملی تو دوسری رکعت مین ثنا اور اعوذ باللہ کے بعد
الحمد سورہ سمیت پڑہکر قعدۂ اولی کرے پہر کہڑا ہوکر ایک رکعت اور الحمد سورہ سمیت پڑہکے
قعدۂ اخیرہ کرے اور سلام پہیرے **مسئلہ** مسبوق کے پیچہے نماز پڑہنی درست نہین نزدیک
امام ابو حنیفہ رح کے مگر شافعی رح اوسکو جائز رکہتے ہین **ف** یعنی امام کے سلام پہیرنے کے بعد مسبوق
جب اپنی فوتی نماز کو قضا پڑہتا ہو تو اوسوقت اگر کسی نے اوسکے پیچہے اقتدا کیا تو اوس
مقتدی کی نماز درست نہوگی نزدیک امام ابو حنیفہ رح کے اور نزدیک شافعی رحمہ اللہ کے
جائز ہوگی **مسئلہ** اگر نمازی دو رکعت کے بعد بہول کر تیسری رکعت کو اوٹہا اور قعدۂ
اولی نہ کیا تو جب تک کہ بیٹہنے کے قریب ہے تو بیٹہہ جاوے اس صورت مین سجدۂ سہو واجب نہوگا
اور اگر کہڑے ہونے کے قریب ہوگیا تو کہڑا ہوجائے نہ بیٹہے بیٹہیگا تو نماز فاسد ہوگی اور بعض
کے نزدیک فاسد نہین ہوتی ہے پر سجدۂ سہو کرنا ہوگا اور اگر چار رکعت کے بعد کہڑا ہوگیا تو جب
پانچوین رکعت کے واسطے سجدہ نہین کیا تو بیٹہہ جائے اور قعدۂ اخیرہ کرکے سلام پہیرے اور سجدۂ
سہو کرلے اور اگر پانچوین رکعت کے لیے سجدہ کیا تو نماز اوسکی باطل ہوئی اب اگر چاہے چہٹی رکعت
پڑہکر سلام پہیرے اور سجدۂ سہو کرے اور چاہے چہٹی رکعت نہ پڑہے اور مگر قعدۂ اخیرہ کرے
اور سلام پہیرے اس صورت مین چار رکعت نفل ہوگی اور ایک رکعت باطل ہوگی **فصل آٹہوین**
وقتیہ نماز کے پڑہنے کے بیان مین اگر نماز کا وقت فوت ہوجائے تو قضا پڑہے اذان اور تکبیر کے ساتہ مانند
ادا کے پس اگر قضا جماعت کے ساتہ پڑہی جاوے تو مغرب اور عشا اور فجر کی نماز مین قرأت پکار کے
پڑہنی واجب ہے اور اگر اکیلا پڑہتا ہو تو آہستہ پڑہے **مسئلہ** قضا اور وقتیہ نماز مین ترتیب
فرض ہے اور فرض اور وتر مین بہی نزدیک امام اعظم رح کے پس باوجود قضا یاد ہونے کے
اگر نماز وقتیہ پڑہیگا تو نماز وقتیہ فاسد ہوگی پہر اگر فائتہ کی نماز پڑہ کے دوسرے وقتیہ کی
ادا کرنے کے آگے تو پہلے وقتیہ کی فرضیت باطل ہوگئی اور اگر فائتہ کی قضا پڑہنے کے آگے پانچ نماز

وقتیہ اداکی تو یہ سب وقتیہ صحیح ہوئین نزدیک امام اعظم رح کی نزدیک صاحبین رح کی تفصیل اس اجمال کی یون ہی کہ جو شخص صاحب ترتیب ہووی اوسکو قضا اور وقتیہ مین نماز ترتیب کی ساتھ پڑہنی فرض ہی صاحب ترتیب اوسکو کہتے ہین کہ جس شخص کی نماز چھہ سی کم قضا ہو خواہ ایک ہو خواہ دو خواہ تین خواہ چار خواہ پانچ اور جو پوری چھہ ہوئین تو وہ صاحب ترتیب نہ رہا پس جبتک صاحب ترتیب ہی تب تک اوسپر فرض ہی کہ اول قضا نماز پڑہ لیوے اور اسکے بعد وقتیہ پڑہی اور اگر قضا یاد رکہکی وقتیہ پڑہیگا تو وقتیہ فاسد ہو گی مثلاً ایک نماز فوت ہوئی اور اسنے اوسکو یاد رکھکر ایک وقتیہ پڑہی تو یہ وقتیہ فاسد ہو گئی لیکن فساد اسکا موقوف ہے یعنی اگر اس وقتیہ کے پیچھے یک لخت اور پانچ وقتیہ پڑہتا گیا اور اوس فوتی کو اونکی بیچ مین نہ پڑہے تو یہ سب وقتیہ صحیح ہوئین اور فساد وقتیہ اولی کا بہی اوٹھہ گیا اور اگر اونکو ایسا نکیا بلکہ فوتی کو یاد رکھکر ایک وقتیہ پڑہی پہر دوسرے وقت مین وقتیہ سے پہلے اوس فوتی کو پڑہے تو اس صورت مین وقتیہ کی فرضیت باطل ہوئی یعنی فرض نرہی نفل ہو گئی مسئلہ اگر عشا بہول کر بے وضو پڑہ لے اور سنت اور وتر کو وضو کی ساتھ پڑہے تو عشا کی ساتھ سنت پہر پڑہے اور وتر نہ پڑہے نزدیک امام اعظم رح کے اور نزدیک صاحبین رح کے وتر بہی پڑہے مسئلہ ترتیب ساقط ہوتی ہے تین چیز کی سبب ایک تو وقتیہ نماز کی وقت تنگ ہونی کی سبب دوسری بہولنی کی سبب تیسری جسوقت اوسکی ذمی چھہ یا زیادہ چھہ سی نماز فائتہ ہون خواہ نئی ہون خواہ پرانی اوسکی سبب ف مثلاً اسی نے چھہ نمازین قضا کین اب ساتوین نماز ان چھہ کی یاد رکھتے پہر اسنے پڑہ لی تو بہی درست ہے پس جسوقت فوتی نمازین ادا کر چکیگا تو ترتیب پہر عود کریگی اور اگر چھہ یا زیادہ چھہ سے فوت ہوئین اور کئی نمازین انمین سے قضا پڑہین یہان تک کہ کم چھہ سی باقی رہین تو نزدیک بعض کے اس صورت مین ترتیب رجوع کریگی اور فتوے اس قول پر ہے کہ ترتیب رجوع نکریگی جبتک تمام ادا نہو گی

فصل نوین نماز کا فاسد کرنے والی اور مکروہ کرنے والی چیزون کے بیان مین

کلام اگرچہ بہولکر ہو یا نیند مین نماز فاسد کرتا ہے اور اسیطرح سوال کرنا اون چیزکا جو چیز

آدمیون سے بھی مانگنا ممکن ہو ف مثلاً کہنا یا اللہ فلانی عورت کے ساتھ میرا نکاح کردے اور
نالہ کرنا اور درد سے آہ اور پریشانی سے اُف کہنا اور ساتھ آواز کے رونا اور دیا مصیبت سے
نہ بہشت اور دوزخ کی ذکر سے ف یعنی بہشت اور دوزخ کا ذکر سنکر رونی سے نماز فاسد نہین ہوتی
اور کھنکھارنا بے عذر اور چھینکنے والے کو یرحمک اللہ کہنا اور خوشخبری کا جواب الحمد للہ کے ساتھ دینا
اور بری خبر کا جواب انا للہ وانا الیہ راجعون کے ساتھ اور خبر تعجب کا جواب سبحان اللہ یا لاحول
ولا قوۃ الا باللہ کے ساتھ دینا یہ امور نماز کو فاسد کرتے ہین اور اگر اپنے امام کے سوا اور کو
بتاوے تو نماز فاسد ہوتی ہے اور اپنے امام کو بتانے سے فاسد نہین ہوتی ہے اور سلام کرنا قصداً اور
جواب دینا سلام کا خواہ قصداً ہو خواہ سہواً یہ دونون نماز کو فاسد کرتے ہین نہ سلام سہواً
اور قرآن دیکھکر پڑھنا اور کھانا اور پینا اور عمل کثیر یہ سب نماز کو فاسد کرتے ہین اور عمل
کثیر وہ ہے کہ اوس کام مین دونون ہاتھ لگانے کی حاجت ہو اور نزدیک بعض کے عمل کثیر وہ ہے
کہ اوس کام کے کرنے والے کو دیکھنے والا جانے کہ یہ شخص نماز مین نہین اور بعض نے کہا
کہ جس کام کو نمازی آپ کثیر سمجھے وہ عمل کثیر ہے اور اگر نجاست پر سجدہ کیا تو نماز فاسد
ہوگی اور اگر ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اوسکے تمام ہونے کے قبل دوسرے نماز شروع کی
نئی تحریمہ سے تو پہلی نماز باطل ہوگی اور اگر اوس پہلی نماز کو پھر نئی تحریمہ کے ساتھ شروع کیا
تو باطل نہوگی اور جو کھانا کہ دانت مین لگا تھا اگر اوسکو زبان سے نکال کر کھا لیا پس اگر وہ
چنے سے کم ہے تو نماز فاسد نہوگی اور اگر چنے کے برابر ہے تو فاسد ہوگی اور اگر کسی
مکتوب پر نظر کی اور معنی اوسکے دریافت کیے تو نماز فاسد نہوگی اور اگر زمین یا دکان پر
نماز پڑھتا ہے اور اوسکے سامنے سے کوئی چلا گیا تو نماز فاسد نہوگی اگرچہ جانے والا
گدہا یا کتا ہو لیکن اگر عقلمند چلا گیا تو جانے والا گنہگار ہوگا مگر جسوقت کہ دکان بلند ہو اور سطح
پر کہ جانے والے کا سر نمازی کے پانون کے برابر نہو تو گناہگار نہوگا اور سنت وہ ہے
کہ نمازی میدان یا سر راہ مین ایک لکڑی کھڑی کرلے ایک ہاتھ کی لمبی اور ایک انگلی کے

برابر ہوئی اور اونچے قریب داہنی یا بائین ابرو کے برابر کھڑی کرے اور سترہ سامنے رکھدینا
یا زمین پر خط کھینچنا فائدہ نہین رکھتا ہے اور امام کا سترہ قوم کو کفایت کرتا ہے اور
اگر سترہ نہو تو نمازی گذرنے والے کو اشارے سے یا تسبیح کہکر گذرنے سے دفع کرے
نہ دونون سے **ف** یعنی یون نکرے کہ اشارہ بھی کرے اور تسبیح بھی کہے **مسئلہ**
اگر دو تہ والے کپڑے پر نماز پڑھے اور اوسکے استر کی تہ نجس تھی اس صورت مین اگر دونون
تہ سِلی ہوئی نہین ہین تو نماز صحیح ہوگی اور اگر سِلی ہوئی ہین تو صحیح نہوگی اور بچھے ہوئے کپڑے پر
نماز پڑھی اور ایک طرف اوسکا نجس ہے تو نماز جائز ہوگی پاک کی جانب ہلانے سے ناپاک
کی جانب ہلے یا نہ ہلے اور اگر کپڑا لمبا ہے کہ ایک طرف اوسکا پہنکر نماز پڑھتا ہے اور جس طرف
نجس ہے وہ زمین پر پڑا ہے اس صورت مین اگر مصلے کے ہلنے سے نجس کی جانب ہلتا ہے تو نماز درست
نہوگی اور اگر نہین ہلتا ہے تو درست ہوگی **مسئلہ** مکروہ ہے کپڑے یا بدن کے ساتھ نماز مین کھیلنا
اگر یہ عمل قلیل ہے اور اگر کثیر ہے تو نماز کو فاسد کریگا اور مکروہ ہے کنکریان سجدے کی جگہ سے ہٹانا
مگر جس صورت مین کہ سجدہ کرنا ممکن نہو تو ایکبار یا دوبار ہٹاوے **ف** اگر تین بار ہٹاویگا تو نماز
فاسد ہوگی اور مکروہ ہے اونگلیون کو ملکر اور کھینچکے چٹخانا اور ہاتھ کمر پر رکھنا اور داہنے یا بائین
طرف منہ لانا بدون سینہ پھیرنے کے قبلے کی طرف سے اور اگر سینہ پھر جائیگا تو نماز فاسد ہوگی اور
مکروہ ہے اقعا یعنی دونون زانو کھڑے کرکے اور دونون ہاتھ زمین پر رکھ کے چوتڑ پر ٹکے کے
بیٹھک بیٹھنا اور دونون باہون کو سجدے مین زمین پر بچھانا اور سلام کا جواب ہاتھ سے دینا
اور فرض مین بے عذر چار زانو بیٹھنا اور کپڑے کو مٹی لگنے کی احتیاط سے سمیٹنا اور سدل ثوب
یعنی کپڑے کو سر اور کندھے پر ڈالکر دونون کنارون کو بدون ملانے کے لٹکا دینا اور جماہی لینی
چاہیے کہ جماہی کو دفع کرے اور کھانسی کو جانتک ہوسکے دفع کرے اور انگڑانا یعنی بدن
کو سستی دفع کرنے کے لیے کھینچنا اور آنکھین بند رکھنی بلکہ چاہیے کہ نظر سجدے کی جگہ پر رکھے اور
سر کے بالون کو سر پر لپیٹ کے گرہ دیکر نماز پڑھے بلکہ سنت یہ ہے کہ اگر سر پر بال ہووین تو

تو بالون کو چھوڑ دیوی تا کہ بال بہی سجدہ کرین اور نماز ننگی سر پڑہنی اگر عاجزی اور انکساری کے
لیے مضائقہ نہین اور آیتون اور تسبیحون کو ہاتہ سے شمار کرنا لیکن نزدیک صاحبین رحہ کے
یہ مکروہ نہین ہے اور امام اکیلا مسجد کے طاق مین ہو اور سارے لوگ باہر ہووین یا امام تنہا
اونچے پر ہو اور سارے لوگ نیچے اور صف کے پیچہے اکیلا کہڑا ہونا ساتہ اوسکے کہ صف مین جگہ ہو
اور اگر صف مین جگہ نہو تو ایک آدمی کو صف سے کہینچکر اپنے ساتہ صف کر لیوے اور پہننا
اوس کپڑے کا کہ جسمین تصویر آدمی یا جانور کی ہووے یا تصویر سر پر یا سامنے منہ کے یا داہنے
یا بائین ہاتہ کی طرف ہووے اور اگر پیچہے قدم یا پیچہے پیٹہہ کے ہووے تو مضائقہ نہین اور
تصویر درخت اور اوسکے مانند کی اور اسیطرح تصویر سر کٹی ہوئی مضائقہ نہین اور مارنا
سانپ اور بچہو کا نماز مین مکروہ نہین اور مکروہ نہین ہی کہ امام مسجد مین کہڑا ہووے اور سجدہ
مسجد کے طاق مین کرے اور مکروہ نہین ہے نماز پڑہنی اوس مرد کی پیٹہہ کی طرف کہ بات
کر رہا ہے اور کلام اللہ کی طرف یا تلوار لٹکی ہوئی یا شمع یا چراغ کی طرف **فصل دسوین** بیمار کی

نماز کے بیان مین اگر بیمار کہڑا ہونے کی طاقت نہ رکہے یا مرض بڑہنے کا خوف ہو تو نماز بیٹہکر پڑہے
اور رکوع اور سجدہ بجا لاوے اور اگر رکوع اور سجدہ کرنے کی طاقت نہو اور کہڑے ہونے
کی طاقت ہو تو نزدیک امام اعظم رحہ کے فتوے یہ ہی کہ بیٹہکر نماز پڑہنی اوسکے لیے بہتر ہے
کہڑے ہوکر پڑہنی سے پس بیٹہکر نماز پڑہی اور رکوع اور سجدہ سر کی اشارے سے کرے اور
اشارہ سجدی کا بہت جہک کر کرے رکوع کی اشارے سے اور اگر کہڑی ہوکر سر کے اشارے سے
نماز پڑہیگا تو بہی درست ہی اور نزدیک فقیر کے یہ ہی کہ کہڑے ہونے پر طاقت ہوتے ہوئے کہڑا ہونا
ترک نکری اور اگر کہڑے ہونے پر اور رکوع اور سجدے پر طاقت نہین رکہتا ہی تو بیٹہکر اشارے سے پڑہے
اور اگر بیٹہنے کی بہی طاقت نرکہی تو چیت لیٹے اور دونون پاؤن کعبے کی طرف کرے یا کروٹ لیٹے
اور منہ قبلے کی جانب کرے سر کے اشارے سی پڑہے اور اگر رکوع اور سجدہ کرنا سر کی اشارے سے
ممکن نہو تو نماز موقوف رکہی جبتک طاقت اشارے کی حاصل ہووی اور اگر اس عرصے مین مر گیا

تو گنہگار ہوگا اور اگر نماز کے بیچ مین بیمار ہو جاوے تو موافق اپنی طاقت کے نماز کو تمام کر لے اور بیمار بیٹھکر رکوع اور سجدے کے ساتھ نماز ادا کرتا تھا پھر نماز کے اندر کھڑے ہونے پر قادر ہو تو کھڑا ہو جائے اور اوس نماز کو پوری کرے اور نزدیک امام محمد رحمہ کے نماز سرے سے شروع کرے اور اگر بیمار نماز اشارے کے ساتھ پڑھتا تھا اور نماز کے بیچ مین رکوع اور سجدے پر قادر ہوا تو اس صورت مین بالاتفاق نماز سرے سے شروع کرے اور جو شخص بیہوش یا دیوانہ رہا ایک رات اور ایک دن تک تو نماز اوس ایک رات اور ایک دن کی قضا کرے اور اگر ایک رات ایک دن سے ایک ساعت بھی زیادہ گذریگی تو قضا واجب نہوگی اور نزدیک محمد رحمہ کے جب تک چھٹی نماز کا وقت نہ آوے گا تب تک قضا واجب ہوگی فصل گیارھوین مسافر کی نماز کے بیان مین جو کوس چار ہزار قدم کا کہلاتا ہے ویسے پندرہ پندرہ کوس کی تین منزل چلنے کے قصد سے جو شخص اپنے گھر سے نکلکر شہر کی عمارتون سے باہر ہووے تو اوس شخص کو یہ چاہیے کہ چار رکعت والی فرض مین دو رکعت پڑھے اور اگر اوسنے چار رکعت پڑھی اس صورت مین اگر دو رکعت کے بعد بیٹھا تھا تو نماز ادا ہوئی لیکن دو رکعت فرض ہوئی اور دو رکعت نفل اور فرض و نفل کے اکٹھا کرنیکے سبب گنہگار ہوا اگر بھولکر ایسا کیا تو سجدہ سہو کر لیوے کیونکہ سلام پھیرنے مین دیر لگی اور اگر دو رکعت کے بعد نہین بیٹھا تو فرض اوسکا باطل ہوا چارون رکعت نفل ہوئین سجدہ سہو کر لیوے مسافر جب تک اپنے اصلی وطن مین داخل نہوگا یا کسی شہر یا گاؤن مین پندرہ یا زیادہ پندرہ دن سے رہنے کا قصد نکریگا تب تک اوسکو حکم قصر کا رہیگا اور میدان مین نیت اقامت کی معتبر نہین اور جو کہ ہمیشہ میدان مین رہا کرتے ہین اور کسی جگہ اقامت نہین کرتے ہین مگر دس پانچ روز تو اون لوگون کو حکم ہے کہ ہمیشہ نماز اقامت کی پڑھین قصر نکرین ہان جسوقت ایکبارگی اڑتالیس کوس چلنے کا ارادہ کرین تو اوسوقت قصر پڑھین اور اگر وقتیہ مین مسافر نے مقیم کے پیچھے اقتدا کیا تو چار رکعت والی نماز مین مسافر پر چار رکعت لازم ہوگی اور وقت کے بعد یعنی قضا مین مسافر کو مقیم کے پیچھے اقتدا کرنا درست نہین اور مقیم کو مسافر کے پیچھے وقتیہ اور قضا دونون مین اقتدا کرنا درست ہے پیچھے اتمام

دو رکعت پڑھکر سلام پھیرے تو مقیم کھڑا ہو کر دو رکعت اور پڑھ لیوے ف مسافر کو قضا نماز مین
مقیم کے پیچھے اقتدا کرنا درست نہونے کی وجہ یہ ہے کہ نماز وقتیہ مین امام کی تابعداری کے سبب مسافر پر
فرض چار رکعت ہو جاتی ہے اور وقت کا فرض بدلتا نہین اور مقیم کو مسافر کے پیچھے قضا مین
بھی اقتدا درست ہے بشرطیکہ دونون کا فرض ایک ہو مثلاً عشا دونون کی فوت ہوئی تو اس صورت مین
مقیم کی اقتدا مسافر پر درست ہوگی جب مسافر دو رکعت پڑھکر سلام پھیرے تو مقیم کھڑا ہو کر باقی پڑھ لیوے
اور ایک وطن اصلی دوسرے وطن اقامت اور وطن اصلی سفر کے سبب سے باطل ہوتا ہے ف مثلاً ایک مسافر نے
کسی شہر مین اقامت کی تھی پھر چند روز کے بعد وہان سے کسی شہر مین جا کر مقیم ہوا یا وطن اصلی یا اور کہین سفر
مین چلا گیا تو جو پہلے اقامت تھی وہ باطل ہوئی جب وہان دوبارہ آویگا تو بدون نیت اقامت کے
مقیم نہوگا اور گھر مین جو نماز قضا ہووے اوسکو سفر مین چار رکعت پڑھے اور سفر مین جو قضا ہووے
اوسکو گھر مین دو رکعت **مسئلہ** سفر معصیت مین یعنی مثلاً چوری یا قزاقی کے لیے جو سفر کرتے ہین
اوسمین تینون امامون کے نزدیک قصر نماز مین منع ہے اور نزدیک امام اعظم رح کے قصر نماز مین واجب اور
افطار روزے مین جائز اور اقامت اور سفر مین نیت متبوع کی معتبر ہے نہ تابع کی نیت امیر کی معتبر
نہ لشکر کی اور نیت مولی کی معتبر ہے نہ غلام کی اور نیت خاوند کی معتبر ہے نہ جورو کی **فصل** نماز
جمعہ کی نماز کے بیان مین جمعہ کی صحت کے واسطے چھ چیزین شرط ہین جب وہ چھ پائی جاوینگی
تب جمعہ ادا ہوگا اور جمعہ پڑھنے والے کے ذمے سے ظہر ساقط ہوگی پہلی شرط شہر کا ہونا کہ جسمین حاکم
اور قاضی ہووین یا کنارہ شہر کا کہ بنایا گیا شہر کے لوگون کی حاجت کے لیے مثلاً مردے دفنانے یا لشکر
جمع کرنے کے لیے لیکن نزدیک امام اعظم رح کے دیہاتون مین جمعہ درست نہین اور نزدیک شافعی رح اور اکثر امامون کے
دیہاتون مین درست ہے لیکن شہر کے کنارے مین درست نہین دوسری شرط حاضر ہونا بادشاہ یا اوسکے نائب کا
تیسری شرط ظہر کا وقت ہونا چوتھی شرط خطبہ پڑھنا لیکن نزدیک امام اعظم رح کے ایک تسبیح کے برابر
کفایت کرتا ہے اور نزدیک صاحبین رح کے فرض وہ ہے کہ ذکر دراز ہوا اور دو خطبے پڑھنا اسطور پر
کہ شامل ہووین حمد اور درود اور تلاوت قرآن و مسلمانون کی نصیحت پر اور اپنے نفس اور مسلمانون کی

استغفار پڑہیے سنت ہی اور ترک کرنا اوسکا مکروہ ہی پانچوین شرط جماعت اور وہ جماعت چالیس
آدمی کی چاہیی نزدیک شافعی اور احمد رحمہما اللہ کی اور نزدیک ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی تین آدمی سوا امام کی نزدیک
ابی یوسف رح کی دو آدمی سوا امام کی اگر نماز کی درمیان سی جماعت کی لوگ بہاگ جاوین تو امام اور باقی
رہنی والون کا جمعہ فوت ہوگا وہ لوگ ظہر سری سی شروع کرین فوت ہونا جمعے کا اوس صورت مین ہے
کہ تمام آدمی امام کی سجدہ کرنے کی قبل بہاگ جائین اور اگر سارے نہ بہاگین امام کی سوا تین آدمی
رہجائین یا امام کی سجدے کی بعد سب بہاگین تو ان دونون صورتون مین جمعہ فوت نہوگا امام کو چاہیی
جمعہ تمام کری چہٹی شرط اذن عام یعنی کسیکو نروکی **مسئلہ** جمعہ لڑکی اور غلام اور عورت اور
مسافر اور بیمار پر واجب نہین اور اسیطرح اندہی پر بہی نزدیک امام اعظم رح کی اگرچہ اوسکو لیجانیوالا
میسر ہو اور نزدیک امام مالک رح اور شافعی رح اور امام احمد رح کی اگر لیجانیوالا میسر ہی تو اندہی پر جمعہ
واجب ہی اور اگر میسر نہین تو نہین اور نزدیک احمد رحمہ اللہ کی غلام پر جمعہ واجب ہی **مسئلہ** اگر غلام یا عورت
یا بیمار یا مسافر نماز جمعے کی ادا کرین تو ادا ہوگی اور ظہر اونسی ساقط ہوگی اور جو شخص شہر کی باہر رہتا ہے
اگر اذان جمعی کی سنتا ہی تو اوسپر لازم ہی جمعے مین حاضر ہونا غلام اور بیمار اور مسافر کو اگر جمعے مین امام
ٹہراوین تو درست ہی اگر مسافرون کی جماعت نی شہر کی اندر نماز جمعے کی پڑہی اور مقیم اونمین کوئی نتہا
تو نزدیک امام اعظم رح کی جمعہ اونکا صحیح ہوگا اور نزدیک شافعی رح اور احمد رح کی درست نہین جب تک
چالیس آدمی مقیم آزاد تندرست اونمین نہون **مسئلہ** ایک بی عذر نی اگر جمعہ کی آگی ظہر پڑہی تو ادا ہوگی
کراہت تحریمی کی ساتھ پہر اگر وہ جمعہ کی واسطے چلا اور امام ابتک فارغ نہین ہوا تو ظہر باطل ہوئی پس اگر نماز
جمعہ ملی تو بہتر اور اگر نہ ملی تو ظہر پہر پڑہی اور نزدیک صاحبین رح کی اگر نماز جمعہ ہاتھ نہ لگی تو ظہر باطل نہوگی
مسئلہ معذور اور قیدی کو جمعہ کی دن نماز ظہر کی جماعت کی ساتھ پڑہنی مکروہ ہی **مسئلہ**
جس شخص نی امام کو جمعی مین التحیات یا سجدہ سہو کی اندر پایا اور نماز مین داخل ہوا تو وہ شخص بعد سلام امام
کے دو رکعت جمعی کی تمام کری اور نزدیک محمد رح کی اگر دوسری رکعت کا رکوع نہین پایا تو چار رکعت ظہر کی
اوسی تحریمہ پر تمام کری **مسئلہ** جب جمعی کی پہلی اذان کہی جاوی تب جانا اوسکی طرف واجب ہوتا ہی اور اوس وقت

خرید و فروخت حرام ہوتا ہی اور جب امام منبر پر چڑہ کر خطبہ پڑہنے کو تب بات کہنی اور نماز پڑہنی منع ہے
جب تک خطبہ سے فارغ نہو اور جب امام منبر پر بیٹہے تب اذان دوسری اوسکے روبرو کہی جاوے اور لوگ
امام کی طرف متوجہ رہین اور جب خطبہ تمام ہو چکے تکبیر کہے مسئلہ جمعہ کی نماز مین سورہ جمعہ اور منافقون
پڑہنی سنت ہے اور ایک روایت مین سبح اسم اور ہل اتٰک پڑہنی سنت ہی مسئلہ ایک شہر مین جمعہ
کئی جگہ درست ہی اور امام اعظم کی ایک روایت مین سوا ایک جگہ کی جائز نہین اور امام ابی یوسف رح
سے روایت ہی کہ شہر کے درمیان نہر جاری ہووے تو اوسکی دونون طرف جمعہ پڑہنا درست ہے

فصل تیرہوین واجب نمازون کی بیان مین اکثر امامون کے نزدیک پانچون وقت کے فرض کے سوا
اور کوئی نماز واجب نہین اور نزدیک امام اعظم رح کے نماز وتر کی واجب ہی اور عید الفطر اور عید الضحیٰ
کی بہی اور اورون کے نزدیک یہ تینون سنت موکدہ ہین ف نماز کے واجبات کی فصل مین گذر چکا کہ
امام اعظم رح کے سوا اور امامونکے نزدیک فرض اور واجب ایک چیز ہے اور وتر تین رکعت ہے نزدیک
امام اعظم رح کے ایک سلام کے ساتہ اور تینون رکعت مین الحمد اور سورہ پڑہے اور تیسری رکعت مین قرأت
کے بعد رکوع سے قبل قنوت پڑہا کرے تمام سال اور نزدیک شافعی رح کے رمضان کے آخری پندرہ دنون مین
قنوت پڑہے اور نزدیک اکثر امامون کے رکوع کے بعد قومے مین پڑہنی سنت ہی اور قنوت فجر کی نماز مین پڑہنی
بدعت ہے اور نزدیک شافعی رح کے سنت اور مستحب ہے کہ وتر کے پہلی رکعت مین سبح اسم اور دوسری
مین قل یا ایہا الکافرون اور تیسری مین قل ہو اللہ احد پڑہے مسئلہ نماز عید کی شرائط
وجوب اور ادا کے مانند نماز جمعے کے ہین ف یعنی جن شرطون سے نماز جمعے کی واجب ہوتی
ہے اور ادا ہوتی ہی اونہین شرطون سے نماز عید کی بہی واجب و ادا ہوتی ہی مگر فرق یہ ہی کہ عید
مین خطبہ شرط نہین بلکہ سنت ہے کہ بعد نماز عید کے دو خطبے پڑہے مانند جمعہ کے اور اونمین مناسب اوس
دن کے احکام صدقہ فطر یا احکام قربانی کے اور تکبیر ایام تشریق کی بیان کرے مسئلہ عید الفطر کے دن سنت وہ ہی کہ پہلے کچہ کہا کہاوے
صدقہ فطر کا دیوے اور مسواک اور غسل کرے اور اچہے کپڑے پہنے اور خوشبو لگاوے اور تکبیر کہتا ہوا عیدگاہ مین جاوے لیکن تکبیر کو پکار کے نکہے

اور سورج بلند ہو اسقدر کہ آنکہ اوسکو دیکھنے مین چندہیاوے اوسوقت سے دوپہر کے قبل تک دونون
عید کی نماز کا وقت ہے اور جب نماز عید کی پڑہے تو تکبیر تحریمہ کے بعد پہلی رکعت مین تین تکبیر زوائد
کہے اور ہر تکبیر کے ساتھ دونون ہاتھ اوٹہاوے اور تکبیر کے بعد ثنا پڑہے اور دوسری رکعت مین
قرأت کے پیچھے رکوع سے پہلے تین تکبیر زوائد کہے اور ہر تکبیر کے ساتھ دونون ہاتھ اوٹہاوے بعد
اوسکے تکبیر رکوع کی کہے یہ چھ تکبیرین اور تکبیر رکوع کی نماز عیدین مین واجب ہین اگر یہ فوت
ہوئین تو سجدہ سہو لازم آویگا اور اگر قصداً ترک کریگا تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی اور دونون عید
کی نماز اگر کسی نے امام کے ساتھ نپائی تو پھر اوسکی قضا نہین اور اگر کسی عذر کے سبب نماز
عید الفطر کی امام اور قوم سے فوت ہوجاے تو دوسرے دن اوسکو ادا کرین نہ بعد اوسکے اور عید الاضحے
کی نماز بعذر بارہوین تک بہی جائز ہے اور نماز عید الضحی کی مانند نماز عید الفطر کے ہے مگر فرق اتنا ہے
کہ عید الضحی مین مستحب ہے کہ قبل نماز کے کچہ نہ کہاوے بلکہ بعد نماز کے اپنی قربانی کے گوشت مین سے
کہاوے اور قبل نماز کے کہانا بہی مکروہ نہین اور قربانی کرنی قبل نماز کے درست نہین اور عید الضحے
مین تکبیر عیدگاہ کی راہ مین پکار کر کہتا جاوے **مسئلہ** ایام تشریق مین تکبیرین کہنی ہر فرض نماز
کے بعد جب جماعت کے ساتھ پڑہی جاوے مقیم پر شہر مین واجب ہے اور نوین ذی الحجہ کی صبح
سے دسوین کی عصر تک ایام تشریق مین نزدیک امام اعظم رحمہ اللہ کے اور نزدیک صاحبین رحمہ کے
تیرہوین کی عصر تک اور فتوی صاحبین رحمہ کے قول پر ہے اور اگر عورت یا مسافر مقیم کے پیچھے اقتدا
کرین تو اونپر بہی تکبیر کہنی واجب ہوگی تکبیر آواز بلند کے ساتھ کہے اللہ اکبر اللہ اکبر لا
الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے
نہین کوئی معبود بندگی کے لائق سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اور واسطے اللہ
کے ہے ساری خوبی اور اگر امام ترک کرے تو بہی مقتدی ترک نکرے **فصل چودہوین** نفلون کے
بیان مین فجر کی نماز کے قبل سنت دو رکعت ہے سورہ کافرون اور قل ہو اللہ احد اوس مین پڑہے
اور نماز ظہر کی جمعہ کی قبل چار رکعتین ہین ساتھ ایک سلام کے اور بعد ظہر کے دو رکعت ہین اور بعد جمعہ کے

چار رکعت اور نزدیک ابی یوسف رح کی بعد جمعہ کی چھ رکعتین ہین اور مستحب وہ ہی کہ ظہر کی بعد چار رکعت پڑہی دو سلام کی ساتہ اور نماز عصر سے قبل دو رکعت یا چار رکعت پڑہنی مستحب ہی اور بعد نماز مغرب کی دو رکعت سنت ہی اور بعد اوسکے چھ رکعتین اور مستحب ہین کہ انکو صلوۃ الاوابین کہتے ہین اور ایک روایت مین نماز مغرب کی بعد مثل ۲۰ رکعتین پڑہنی آئی ہین اور قبل عشا کی چار رکعت مستحب ہین اور بعد عشا کی دو رکعت سنت اور چار رکعت اور مستحب ہی اور بعد وتر کی دو رکعت بیٹہکر پڑہنی مستحب ہی پہلی رکعت مین اذا زلزلت اور دوسری مین قل یا ایہا الکافرون پڑہی اور نماز تہجد کی سنت موکدہ ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کبہی ترک نہین فرمائی اور اگر کبہی فوت ہو جاتی تو بارہ رکعت دن کو پڑہ لیتے تہے اور نماز تہجد کی حدیث مین چار رکعت سی کم نہین آئی اور ۱۲ رکعت سی زیادہ بہی ثابت نہین ہوئی پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر کی نماز تہجد کی بعد پڑہتے تہے سنت اسیطرح پر ہی جسکو اپنی نفس پر اعتماد ہو تو وہ وتر تہجد کے بعد آخر رات کو پڑہے کہ یہ بہتر ہی اور اگر اعتماد نہو تو سونے کے قبل پڑہ لیوی کہ اسمین احتیاط ہی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کبہی تو مع تہجد سات رکعت پڑہی ہین اور کبہی نو رکعت اور کبہی گیارہ رکعت اور کبہی تیرہ ۱۳ رکعت اور کبہی پندرہ رکعت اور کبہی دو دو رکعت اور کبہی چار چار رکعت اور کبہی سبکی سب ایک سلام کی ساتہ اور کبہی دو دو رکعت تازہ وضو اور مسواک کی ساتہ پڑہی اور بعد ہر دو رکعت کی سو گئے اور پہر جاگے اور تہجد مین قیام بہت دراز فرماتی تہی یہانتک کہ دونون پاؤن مبارک سوج جاتی اور پہٹ جاتے تہے اور کبہی چار رکعت پڑہی پہلی رکعت مین سورہ البقر دوسری مین سورہ آل عمران تیسری مین سورہ نسا چوتہی مین سورہ مائدہ پڑہی اور جسقدر قیام فرمایا اوسیقدر رکوع اور اوسیقدر قومہ اور اوسیقدر سجدہ اور اوسیقدر جلسہ ادا فرمایا اور کبہی ایک رکعت مین یہ چارون سورت جمع فرماتی تہی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ذی النورین نے ایک رکعت مین قرآن ختم کیا لیکن مستحب یہ ہی کہ ہر روز اسقدر پڑہی کہ ہمیشہ پڑہ سکے ایک مہینے مین ایک ختم کری یا دو ختم یا تین ختم اور اکثر صحابہ سات رات مین ختم فرماتی تہے اور اول رات مین تین سورت پڑہتے تہے سورہ البقر

اور سورہ آل عمران اور سورۂ نسا اور دوسری رات مین پانچ سورت پہر سات پہر نو پہر گیارہ پہر
تیرہ پہر آخر قرآن تک اور اس ختم کو فمی بشوق نام رکہتے ہین ف مراد ف سے سورۂ فاتحہ اور میم سے
سورہ مائدہ اور ی سے سورۂ یونس اور ب سے سورۂ بنی اسرائیل اور شین سے سورۂ شعرا اور
واو سے سورہ والصافات اور قاف سے سورۂ ق اور چاہیے کہ قرآن ترتیل کے ساتہ پڑہے ف
ترتیل کے معنے آہستہ آہستہ اور صاف صاف پڑہنا اور حروف اور مد اور تشدید کو بخوبی ادا کرنا اور
وعدہ اور وعید کے مقام مین غور کرنا اور مستحب یہ ہے کہ صبح کی نماز جماعت کے ساتہ پڑہکر سورج
نکلنے تک ذکر مین مشغول رہے جب سورج نکل چکے تب دو رکعت نفل پڑہے تو ثواب ایک حج اور ایک
عمرہ کا پاویگا اور اگر چار رکعت پڑہیگا تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اوس دن کے آخر تک اوسکی مرادون
کے لیے مین بس ہون یعنی ساری پوری کرونگا اور اس نماز کو نماز اشراق کی کہتے ہین نماز
چاشت کا بیان یون ہے کہ جب سورج گرم ہو جائے تب دوپہر کے قبل چاشت کی نماز آٹہ رکعت
پڑہنی پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کی گئی ہے اور دوپہر ڈہلنے کے بعد ظہر کے قبل
چار رکعت نفل پڑہنی حدیث سے ثابت ہوئی ف وظائف النبی مین لکہا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
ابتدائے نبوت سے آخر عمر تک یہ چار رکعتین ساتہ ایک سلام کے پڑہا کرتے تہے اور قرأت اومین
لنبی پڑہا کرتے تہے اور جب تازہ وضو کرے تب دو رکعت تحیۃ الوضو کی پڑہنی سنت ہے اور جس وقت
مسجد مین داخل ہو اوس وقت دو رکعت تحیۃ المسجد کی پڑہنی سنت ہے اور عصر کے بعد
سورج ڈوبنے تک ذکر الٰہی مین مشغول رہنا سنت ہے مسئلہ نفل مین جماعت مکروہ ہے مگر
رمضان مین سنت ہے کہ ہر رات عشا کے بعد بیس رکعت جماعت سے پڑہے دس سلام کے ساتہ
اور ہر رکعت مین دس آیہ پڑہے تمام رمضان مین قرآن ختم ہو جاوے اور قوم کی سستی کے سبب
اس سے کم نکرے اور اگر قوم کو رغبت زیادہ سننے کی ہو تو تمام رمضان مین دو یا تین یا چار ختم کرے
اور ہر چار رکعت کے بعد چار رکعت کے اندازے بیٹہے اور ذکر مین مشغول رہے اس بیٹہنے کا نام ترویحہ ہے
اور بعد تراویح کے وتر جماعت کے ساتہ پڑہے اور رمضان کے سوا اور دنون مین وتر جماعت سے

ساتھ پڑھنی مکروہ ہی **نماز استخارہ کا بیان یون ہی** کہ اگر کوئی کام آگے آوے تو سنت ہے
کہ استخارہ کرے اس طریق سے کہ پہلے وضو کرے اور دو رکعت نماز نفل پڑھے اور بعد اوسکے حمد اور
درود پڑھکر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ
مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ
اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَمَعَاشِیْ
وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا
الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ
عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِهٖ یا اللہ تحقیق مین بہلائی
مانگتا ہون تجہسے اس کام مین تیرے علم کی مدد کے ساتھ اور قدرت مانگتا ہون تجہسے بہلائی حاصل ہونے
پہ تیری قدرت کے وسیلے کے ساتھ اور مانگتا ہون تجہسے مراد اپنی تیرے بڑے فضل سے پس بیشک تو قدرت
رکہتا ہے ہر چیز پر اور مین نہین قدرت رکہتا ہون کسی چیز پر اور تو جانتا ہے اور مین نہین جانتا
اور تو بہت جاننے والا ہے چہپی ہوئی باتون کو یا اللہ جو تو جانتا ہے کہ بیشک یہ کام بہتر ہے میرے لیے
میرے دین اور میرے دنیا اور میری زندگانی اور میرے انجام کار مین پس حکم کر اور موجود کر
اوسکو میرے لیے اور آسان کر اوسکو میرے لیے پہر برکت ہو میرے لیے اوسمین اور جو تو جانتا ہے
کہ بیشک یہ کام برا ہے میرے لیے میرے دین اور میری دنیا اور زندگانی اور میرے انجام کار مین
پس پہیر اوسکو مجہسے اور پہیر مجہکو اوس سے اور حکم کر اور موجود کر میرے لیے نیکی جہان کہین ہووے
پہر راضی کر مجہکو ساتھ اوسکے **نماز توبہ کا بیان یون ہی** کہ اگر کوئی گناہ ظاہر ہووے تو
چاہیے کہ پہلے وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور استغفار کرے اور گناہ سے توبہ کرے
اور جو گناہ کر چکا ہے اوس پر پشیمان ہووے اور دل مین قصد کرے کہ آیندہ گناہ پر اختیار نہین کرینگے
ہم **نماز حاجت کا بیان یون ہے** اگر کسیکو کوئی حاجت آگے آوے تو وضو کرے
اور دو رکعت نماز پڑھے اور تعریف خدا کی کرے اور درود رسول پر بہیجکر یہ دعا پڑھے

لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین
اسألک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والغنیمۃ من کل بر والعصمۃ من
کل ذنب والسلامۃ من کل اثم لا تدع لی ذنبا الا غفرتہ ولا ھما الا فرجتہ
ولا دینا الا قضیتہ ولا حاجۃ من حوائج الدنیا والاخرۃ ھی لک
رضا الا قضیتہا یا ارحم الراحمین نہین کوئی معبود مگر اللہ علم والا بزرگ پاک ہے
اللہ مالک عرش بڑے کا تمام تعریف ہے اللہ کے لیے جو پالنے والا سارے جہان کا ہے مانگتا ہون مین تجھسے
خصلتین اچھی کہ واجب کرنے والی ہون تیری رحمت کو اور مانگتا ہون تجھسے اون کامون کو لازم
کرنیوالے ہون تیری بخشش کو اور چاہتا ہون پوری نیکی ہر نیکی سے اور بچاؤ ہر گناہ سے اور سلامتی کو
ہر گناہ سے نچھوڑ میرے لیے کوئی گناہ مگر کہ بخشے تو اوسکو اور نچھوڑ تو کوئی غم مگر کہ دور کرے تو اوسکو اور
نہ چھوڑ تو کوئی قرض مگر کہ ادا کردیوے تو اوسکو اور نچھوڑ تو کوئی حاجت دنیا اور آخرت کی حاجتون مین
سے کہ وہ تیرے نزدیک اچھی ہووے مگر جاری کردے تو اوسکو اے بہت مہربان مہربانون کے

صلوٰۃ التسبیح کا بیان یون ہے کہ صلوٰۃ التسبیح تمام چھوٹے بڑے گناہون کی مغفرت
کے لیے ہے خواہ وہ گناہ خطاءً ہو خواہ قصداً خواہ پردے مین خواہ ظاہر مین حدیث مین آیا ہے
کہ پیغمبر علیہ السلام نے اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ کو سکھائی طریقہ اوسکا یون ہے کہ چار رکعت
نماز پڑھے ہر رکعت مین بعد قرأت کے پندرہ بار سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ
الا اللہ واللہ اکبر پڑھے اور رکوع مین دس بار اور قومے مین دس بار اور سجدے
مین دس بار اور جلسے مین دس بار اور دوسرے سجدے مین دس بار اور دوسرے سجدے کے بعد بیٹھکر دس بار پس ہر رکعت
مین پچھتر بار کہ چارون مین تین سو بار ہوتے ہین پڑھے اور اگر ہو سکے تو یہ نماز ہر روز پڑھا
کرے نہیں تو ہفتے مین ایکبار یا مہینے مین ایکبار یا برس مین ایکبار یا تمام عمر مین
ایکبار پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ چار رکعت مین چار سورہ مسبحات مین سے پڑھے اور مسبحات
کی سات سورتین ہین سورۂ بنی اسرائیل اور سورہ حدید اور سورہ حشر اور

اور سورهٔ جمعه اور سورهٔ تغابن اور سورهٔ اعلی **نماز سورج گہن کا بیان یون ہی**
کہ جب سورج گہن لگے تو سنت ہے کہ جمعہ پڑہانے والا امام دو رکعت نماز جماعت کے ساتھ
پڑہے اور ہر رکعت مین ایک رکوع کرے مثل اور نمازون کے اور قرأت لمبی پڑہے لیکن آہستہ
پڑہے اور نزدیک صاحبین رح پکار کے پڑہے اور نماز کے پیچہے ذکر مین مشغول رہے جبتک
آفتاب صاف ہو جاوے اور اگر جماعت نہو تو اکیلا پڑہے خواہ دو رکعت پڑہے خواہ چار رکعت اور
اوسیطرح چاند گہن اور تاریکی اور تند ہوا اور زلزلا اور انکے مانند مین پڑہے **نماز استسقا کا**
بیان یون ہی کہ پانی کے لیے رسول علیہ السلام نے کبہی فقط دعا مانگی اور کبہی جمعہ کے خطبے مین دعا کی
اور عمر رضی اللہ عنہ پانی مانگنے کے لیے باہر گئے اور فقط استغفار کیا اسیواسطے امام اعظم رح کے نزدیک
پانی کی طلب مین نماز پڑہنی سنت مؤکدہ نہین ہے بلکہ کہا ہے کہ چاہیے کہ طلب دعا اور استغفار پڑہے
اور اگر اکیلا نماز پڑہے تو درست ہے لیکن صحیح روایت مین نبی علیہ السلام سے ثابت ہوا استسقا
مین نماز جماعت کے ساتھ پڑہنی اسیواسطے امام ابو یوسف رح اور محمد رح اور باقی علمانے
کہا کہ امام مسلمانون کی جماعت کے ساتھ عیدگاہ مین جاوے اور کفار ساتھ نہووین پس
امام جماعت کے ساتھ دو رکعت نماز پڑہے اور قرأت پکار کے پڑہے اور نماز کے بعد مانند عید کے دو خطبے
پڑہے اور استغفار کرے اور دعا استسقا کے حدیث کی دعاؤن مین سے پڑہے اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا
مُغِيثًا مَرِيئًا مَرِيعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ رَائِثٍ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ
وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ اور مانند اوسکے یا اللہ برسا ہمپر مینہ فریاد کو پہنچنے
والا بہت ارزانی کرنیوالا نفع دینے والا نہ ضرر کرنیوالا جلدی برسنیوالا نہ دیر کرنیوالا یا اللہ پانی
دے اپنے بندون کو اور جانورون کو اوتار رحمت اپنی اور زندہ کر شہر مردہ اپنے کو اور امام چادر
اپنی پہیرا دے نہ قوم ف چادر پہیرانے کا طریق یون ہے کہ داہنا سرا بائین طرف ہو جاوے اور بائین
سرا داہنی طرف اور اندر کا رخ اندر کا اور باہر کا رخ اندر **مسئلہ** نفل اگر شروع کیا تو واجب ہوا
پہر اگر فاسد کیا تو دو رکعت قضا کرلیوے اور نزدیک امام ابی یوسف رح کے اگر چار رکعت کی نیت کی

اور پہلی قعدہ کو آگے فاسد کیا تو چار رکعت قضا کرے اور اسیطور پر اختلاف ہے اوس صورت مین چار
رکعت نفل پڑہی چارون مین قرائت ترک کی اخیر کی دو مین سے فقط ایک مین پڑہی ف پس ان دونون
صورتون مین نزدیک امام اعظم رح و محمد رح کے دو رکعت قضا کرے اور نزدیک ابی یوسف رح کے چار رکعت
اور اگر پہلی دو رکعت ترک کی اخیر کی دو مین سے فقط ایک مین پڑہی ف پس ان دونون صورتون مین نزدیک
امام اعظم و محمد کے دو رکعت قضا کرے اور نزدیک ابی یوسف رح کے چار رکعت اور اگر پہلی دو رکعت یا آخری
دو رکعت مین قرأت کی یا پہلی دو مین سے ایک مین یا پچھلے دو مین سے ایک مین ترک کی تو ان چارون
صورتون مین دو رکعت قضا کریگا بالاتفاق اور اگر پہلے دو رکعت مین سے ایک مین قرأت کی اور تین مین
یا پہلے دو رکعت مین ایک مین کی اور آخری دو مین سے ایک مین کی ان دونون صورتون مین نزدیک
محمد رح کے دو رکعت قضا کریگا اور نزدیک شیخین کے یعنی امام اعظم رح اور ابی یوسف رح کے چار رکعت
اور قعدۂ اولی ترک کرنے سے نزدیک محمد رح کے نماز باطل ہوتی ہے اور نزدیک شیخین کے باطل نہین ہوتی
لیکن سجدہ سہو کرلیوے اگر ایک عورت نے نذر کی کہ کل نماز نفل پڑہونگی مین یا روزہ رکھونگی پس حائض ہوئی
تو اوسپر قضا لازم آویگی مسئلہ نفل بدون عذر کے بیٹھکر پڑہنی بھی جائز ہے کہڑے ہونے کی طاقت ہوتے
ہوے اور اگر کہڑا ہوکر شروع کیا اور بیٹھ کے تمام کیا تو بھی درست ہے مگر مکروہ ہے لیکن عذر مین مکروہ نہین اور
عذر کے سبب دیوار مین تکیہ لگا کر نفل پڑہنی جائز ہے مسئلہ شہر کے باہر سواری پر نفل پڑہنی
درست ہے اشارہ سے رکوع اور سجدہ کرے جس طرف سواری جاوے اگر سواری پر شروع کیا بعد
اوسکے زمین پر اوترا تو اوسی نماز کو رکوع اور سجدہ کے ساتھ پوری کرے اور نزدیک ابی یوسف رح کے
سرے سے شروع کرے اور اگر زمین پر شروع کیا اور بعد اوسکے سوار ہوا تو نماز اوسکی فاسد ہوئی
اس صورت مین بنا کرے بالاتفاق **فصل پندرہوین سجدۂ تلاوت کے بیان مین** سجدۂ تلاوت
واجب ہوتا ہے جسنے آیت سجدہ پڑہی اوسپر یا جسنے سنی اوسپر اگرچہ قصد سننے کا نہین رکھتا تھا اور امام
کے پڑہنے سے مقتدی پر سجدہ واجب ہوتا ہے اور مقتدی کے پڑہنے سے کسی پر واجب نہین ہوتا ہے
نہ مقتدی پر اور نہ امام پر ہاں جو شخص نماز مین داخل نہین اوسنے سنا تو اوسپر واجب ہوتا ہے

مسئلہ اگر نماز کی خارج کسی نی آیت سجدہ کی پڑہی اور نمازی نی سُن لی تو نمازی نماز کے بعد
سجدہ کر لیوی اگر نماز کے اندر سجدہ کریگا تو درست نہوگا لیکن نماز باطل نہوگی مسئلہ اگر امام
نے آیت سجدہ کی پڑہی اور ایک شخص نماز مین داخل نتہا اوسنی آیت سنی بعد اوسکے اوس امام
کے پیچہے اوسنے اقتدا کیا پس اگر امام کی سجدہ کرنے کی آگی اقتدا کیا ہی تو امام کی ساتہ سجدہ کری اگر امام
کے سجدہ کرنے کے بعد اوس رکعت مین داخل ہوا تو ہرگز سجدہ نکری یعنی نہ نماز کے اندر اور نہ بعد نماز کے
اور اگر دوسری رکعت مین داخل ہوا تو بعد نماز کے سجدہ کر لیوے مانند اوس شخص کے کہ جسنے
اقتدا نہین کیا ہی اور جو سجدہ تلاوت کا نماز مین واجب ہوا نماز کے بعد اوسکی قضا نہین
ف یعنی واجب تہا ادا کرنا اوسکا نماز مین اور اگر ادا نکیا تو بعد نماز کے اوسکو قضا نکرے
کیونکہ منع ہے قضا کرنا نماز کے بعد لیکن وہ شخص گناہگار ہوا سو توبہ کرے اور چارہ نہین
مسئلہ اگر کسی نے آیت سجدہ کی خارج نماز کی پڑہی اور سجدہ نکیا بعد اوسکے نماز مین
شروع کیا اور پہر اوسی آیت کو پہر پڑہے تو ایک سجدہ کفایت کریگا اور اگر سجدہ کیا بعد
اوسکے نماز مین شروع کیا اور پہر اوسی آیت کو پڑہا ہی تو پہر سجدہ کرے مسئلہ اگر ایک شخص نے
ایک مجلس مین ایک آیت سجدہ کی کئی بار پڑہی تو ایک سجدہ کفایت کریگا اور اگر دوسری آیت
پڑہی یا مجلس بدل گئی تو دوسرا سجدہ کری اور اگر مجلس پڑہنے والی کی واحد ہی اور سننے والی کی متعدد
تو پڑہنے والی پر ایک سجدہ آویگا اور سننے والی پر متعدد اور اگر مجلس سننے والی کی واحد ہی اور پڑہنے
والی کی متعدد تو سننے والے پر ایک سجدہ ہی اور پڑہنے والی پر متعدد مسئلہ کیفیت سجدہ کرنے
کی یہ ہی کہ نماز کی شرطون کی ساتہ یعنی طہارت بدن وغیرہ کے ساتہ اللہ اکبر کہکر سجدے مین جاوے
اور تسبیحات پڑہی پہر اللہ اکبر کہکر سجدے سے سر اوٹہاوے اور تحریمہ اور التحیات اور سلام سجدہ
تلاوت مین نہین مسئلہ مکروہ ہی کہ تمام سورہ پڑہے اور آیت سجدے کی چہوڑ دے اور اگر
آیت سجدہ کی پڑہے اور ساری سورہ چہوڑے تو مکروہ نہین مگر سجدے کی آیت کے ساتہ دو
ایک آیت اور ملانی بہتر ہے اور بہتر وہ ہے کہ آیت سجدے کی آہستہ پڑہے تا کہ سننے والی پر

سجدہ واجب نہووے (کتاب الجنائز) جنازے کے بیان مین موت کو ہمیشہ
یاد رکھنا اور جس چیز مین وصیت کرنی واجب ہی اوس وصیت نامہ کو ساتھ رکھنا مستحب ہی بلکہ
جسوقت گمان موت کا غالب ہو اوسوقت واجب ہی حدیث مین آیا ہی کہ جو شخص ہر روز بیس
مرتبہ موت کو یاد کریگا مرتبہ شہادت کا پاویگا مسئلہ جب مسلمان مرنے کے قریب ہووے تو کلمہ
شہادت کا اوسکے پاس پڑہا جاوے ف یعنی پڑہ پڑہ کر اوسکو سناوین کہ وہ سنے اور سمجھے اوسکو
نہ کہین کہ تو بھی پڑہ اور سورہ یٰسین اوسکے سر کے پاس پڑہی جاوے اور جب مر چکے منہ بند کیا جاوے
اور آنکھین بھی اور دفنانے مین جلدی کیجاوے مسئلہ جب نہلانا چاہین تب عود جلا کر اول تختہ کو تین بار
خوشبو کرین اور میت کا ستر چھپا کر اور سارے بدن سے کپڑے اوتار کر اوس تختہ پر لٹا دین اول نجاست
حقیقی بدن سے پاک کیجاوے بعد اوسکے بدون کلی کروانے اور ناک مین پانی ڈالنے کے وضو کروایا جاوے سیا
ف درمختار مین لکھا ہی کہ جب ناپاک یا حیض و نفاس کی حالت مین مرے تب مضمضہ اور استنشاق بھی
کروایا جاویگا بالاتفاق اور اوسکے سوا اور دن کو ایک کپڑا انگلی پر تر کرکے دانتونمین اور منہ اور حلق پاک
کیا جاوے بعد اوسکو پانی سے نہلایا جاوے کہ جسمین تہوڑی بیری کی پتی یا اشنان اوسکے ڈال کے
جوش کیا گیا ہو اور اوسکی داڑہی اور سر کے بالون کو گل خیرو یا اوسکے مانند کے ساتھ دہو دین بعد اوسکے
بعد اول بائین کروٹ لٹا کر داہنی طرف دہووین پھر داہنی کروٹ لٹا کر بائین طرف دہووین
اور تکیہ لگا کر بٹھا کر اوسکے پیٹ کو نرم نرم ملین اگر کچھ نکلے تو اوسکو پاک کرین دوسرا غسل نا فرض
نہین ہے پھر اوسکے کپڑے سے بدن خشک کرکے خوشبو سر اور داڑہی پر اور کافور سجدے کی جگہ پر
مل دیوین اور کفن پہنا دین مرد کو تین کپڑے سنت ہین بقول ابو حنیفہ رح ایک کفنی کہ آدہی
پنڈلی تک ہو اور دو چادر سر سے قدم تک اور صحیح حدیث مین آیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
تین چادرین کفن کی دی گئین پیراہن اوسمین نہ تہا اور دستار باندہنا بدعت ہی اور اگر تین کپڑے
میسر نہون تو دو کفایت ہی اور امیر حمزہ رضی اللہ عنہ ایک چادر مین دفن کیے گئے جب سر
چہپاتے تھے تو پاؤن ننگے ہوتے تھے اور جب پاؤن چہپاتے تھے تو سر ننگا ہوتا تھا آخر پیغمبر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے سے اوس چادر کو سر کی طرف کھینچ لیا اور پاؤن پر گھاس
ڈال دی اور عورت کو دو کپڑے زیادہ دیے جاتے ہین ایک دامنی کہ سر کے بال اوس سے لپیٹ کر
سینے پر رکھتے ہین ف وہ دو گز کی لمبی اور ایک بالشت کی چوڑی ہوتی ہے اور دوسرا سینہ
بند کہ بغل سے ٹخنون تک ہوتا ہے ف وہ تین گز کا لمبا اور بغل سے زانو تک کا چوڑا ہوتا ہے اور اگر
پانچ کپڑے میسر نہو وین تو تین کفن کفایت ہے اور ضرورت کے وقت جو بہم پہونچے اور مسلمان
میت کو غسل دینا اور کفن گور کرنا اور جنازے کی نماز پڑھنی اور دفنانا فرض کفایہ ہے ف
کفایہ اوسکو کہتے ہین کہ جو بعض لوگ ادا کرین تو سب چھوٹ جائین اور اگر کوئی ادا نکرے تو سب
گنہگار ہوون اور بدون نہلانے اور کفنانے کے نماز جنازے کی درست نہین ف جب کفنانے کا
قصد کرین تو پہلی لفافہ بچھا کر اوپر ازار بچھا دین پھر بخورات جلا کے تین بار کفنون کو خوشبو کرین
اور عطر لگا دین پس میت کو کفنی پہنا کر ازار اور لفافے پر لٹا کر منہ اور ڈاڑھی پر اوسکے خوشبو ملکر
ازار کو بائین طرف لپیٹین پھر داہنی طرف سے اور اسیطرح لفافے کو لپیٹین اور اگر عورت
ہووے تو سینہ بند اوسکا لفافے اور ازار کے بیچ مین رکھین بعد اوسکے کفنی پہنا دین اور اوسکے
پیچھے دامنی سر پر رکھکر بالون کے دو حصہ کرکے دامنی سے لپیٹ کندہے کے دونون طرف سے کفنی پر
رکھین بعد اوسکے اول ازار کو لپیٹین تب سینہ بند کو پھر لفافے کو اور جنازے کی امامت کے
لیے بادشاہ اولی ہے بعد اوسکے قاضی پھر محلہ کا امام پھر ولی اقرب یعنی سب اقربا مین سے جو شخص زیادہ
قریب ہو جیسا بیٹا پھر پوتا پھر باپ پھر دادا پھر بھائی پھر بھتیجا وعلی ہذا القیاس لیکن میت کا باپ
امامت کے لیے بہتر ہے اوسکے بیٹے سے اور نماز جنازے کی چار تکبیرین ہین پہلی تکبیر کے بعد سبحانک اللہم
پڑہے آخر تک اور نزدیک امام اعظم رح کے جنازے کی نماز مین الحمد پڑہنی جائز نہین اور اکثر عالم
جائز رکھتے ہین اور دوسری تکبیر کے بعد درود پڑہے اور تیسری کے بعد میت اور سب
مسلمانون کے واسطے دعا مانگین اللّٰہم اغفر لحینا ومیتنا وشاہدنا وغائبنا وصغیرنا
وکبیرنا وذکرنا وانثانا اللّٰہم من احییتہ منا فاحیہ علی الاسلام ومن توفیتہ

مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
یا اللہ بخش تو ہمارے زندون اور ہماری مردون کو اور ہماری چھوٹون اور ہمارے بڑون کو
اور ہماری مردون اور ہماری عورتون کو اور ہماری حاضرون اور ہمارے غائبون کو یا اللہ جسکو
زندہ رکھے تو ہم مین سی پس زندہ رکھہ اوسکو اسلام پر اور جسکو مارے تو ہم مین سی پس مار تو اوسکو ایمان پر
یا اللہ نہ محروم کر تو ہم لوگون کو اوسکے ثواب سی اور نہ گمراہ کر ہم لوگون کو بعد اوسکے اور لڑکے کے
جنازی پر یہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا
شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا یا اللہ کر تو اوسکو ہماری لیے آگے پہونچنے والا منزل مین اور اسباب تیار
کرنے والا اور کر دے تو اوسکو ہماری لیے اجر اور توشہ آخرت کا اور کر دے تو اوسکو ہماری لیے شفاعت کرنے
والا اور مقبول ہو جاوے تیری جناب مین شفاعت اوسکی اور اگر لڑکی ہو تو یون کہے
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً
اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرے اور جو شخص امام کی تکبیر کے بعد حاضر ہووے پس جسوقت امام
دوسری تکبیر کہے اوسوقت امام کی ہمراہ تکبیر کہکر داخل نماز کی ہو جاوے اور امام کی سلام پھیرنے کے
بعد پہلی تکبیر کو قضا کر لیوے اور نزدیک ابی یوسف رح کی اوس شخص کو امام کی دوسری تکبیر کی انتظاری
کرنی ضرور نہین مانند اوس شخص کی کہ امام کی تحریمہ کے وقت حاضر تہا اور امام کے ساتہ اوسنے تکبیر تحریمہ
کی نکہی بلکہ جب امام تکبیر کہہ چکا جب وہ تکبیر کہکر نماز مین داخل ہوا اتفاق پس جس طرح اس شخص کو
دوسری تکبیر کا انتظار کرنا ضرور نہین اسی طرح جو شخص بعد تکبیر کہنے امام کے حاضر ہووے اوسکو
بہی تکبیر کہکر داخل ہونا چاہیے انتظار کرنا دوسری تکبیر کا ضرور نہین اور نماز جنازہ کی گہوڑے
کی سواری پر پڑہنی درست نہین اور نماز جنازے کی مسجد مین پڑہنی مکروہ ہے اور نماز جنازہ
کی میت غائب پر پڑہنی اور جو عضو کہ کم آدہے بدن سے ہووے اوسپر پڑہنی درست نہین
اور لڑکا پیدا ہوکر اگر آواز کرنے کے بعد مرگیا تو اوسپر نماز پڑہی جاوے اور اگر آواز نہین کی
تو نماز نہ پڑہی جاوے مسئلہ ایک لڑکا نابالغ دار الحرب سے پکڑا آیا بدون مان باپ اوسکی کے یا مان باپ کے

ساتھ پکڑا آیا اور اوسکے ماں باپ دونوں مین سے ایک مسلمان ہے یا وہ لڑکا آپ عقلمند اور مسلمان ہے پس اگر وہ دار الاسلام مین مرجاویگا تو اوسپر نماز پڑہی جاویگی ف یعنی اوسکی کئی صورتین ہین ایک صورت تو یہ ہے کہ ایک لڑکا ناسمجھ دار الحرب سے اکیلا دار الاسلام مین پکڑا آیا بعد اوسکے مرگیا تو اوسپر نماز پڑہی جائیگی دوسری صورت یہ ہے کہ اگر وہ ماں باپ کے ساتھ پکڑا آیا اور اوسکے ماں باپ دونوں مین سے ایک مسلمان ہے پہر وہ لڑکا ناسمجھ دار الاسلام مین مرگیا تو اس صورت مین بھی اوسپر نماز پڑہی جاویگی تیسری صورت یہ ہے کہ اگر ماں باپ کے ساتھ پکڑا آیا اور ماں باپ دونوں اوسکے کافر ہین لیکن وہ لڑکا آپ عقلمند ہے اور مسلمان پہر وہ دار الاسلام مین مرگیا تو اس صورت مین بھی اوسپر نماز پڑہی جاویگی اور سنت یہ ہے کہ جنازے کو چار آدمی اوٹہاوین اور جلدی چلین اور جب تک اور ہمراہی جنازے کے پیچھے چلین اور جب تک جنازہ زمین پر رکہا نجاسے تب تک نہ بیٹھین اور سنت ہے کہ قبر بغلی کہیجاوے اور میت کو قبلے کی طرف سے قبر مین داخل کیا جاوے اور وقت رکہنے کے بسم اللہ علی ملۃ رسول اللہ کہا جاوے اور منہ کعبے کی طرف کیا جاوے اور قبر عورت کی وقت دفنانے کے پردہ کیجاوے اور کچی اینٹ یا بانس قبر مین رکہکر اوسپر مٹی ڈالی جاوے اور قبر مانند کوہان اونٹ کی کیجاوے اور پکی اینٹ اور لکڑی رکہنی اور چونہ اور گچ قبر مین کرنا مکروہ ہے اور یہ جو اولیا کی قبروں پر مکانات بلند بنایا کرتے ہین اور چراغان کرتے ہین اور جو کچہ اس قسم کا کام کیا کرتے ہین یہ سب کام حرام ہین یا مکروہ اور بغیر پڑہے نماز جنازے کے اگر میت دفن کیا جاوے تو اوسکی قبر پر نماز جنازے کی پڑہی جاوے تین دن تک اور بعد تین دن کے قبر پر نماز پڑہنی درست نہین نزدیک امام اعظم کے اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے قریب سات برس کے بعد احد کے شہیدوں پر نماز جنازے کی پڑہی شاید کہ یہ پڑہنا خاص شہیدوں کی ہو سا اسلیے کہ بدن اونکا ریزہ ریزہ نہین ہوتا ہے **فصل پہلی** شہید کے بیان مین جو شخص اہل حرب یا اہل بغی یا قزاق کے ہاتھ سے مارا گیا یا لڑائی کی جگہ مین مرا ہوا ملا اور اوسپر قتل کا نشان موجود ہے یا اوسکو کسی مسلمان نے ظلم سے مارا اور اوسکے مارنے سے اوس مسلمان پر دیت واجب نہوئی اور وہ شخص جو مارا گیا وہ بالغ

یا دیوانہ یا ناپاک یا عورت حائض یا نفاس والی نہووے اور وہ شخص مرنے کو آگے کہانے یا پینے یا علاج کرنے
یا خرید و فروخت یا وصیت کرنے سے فائدہ حاصل کرنیوالا نہوا ہو اور بعد زخمی ہونے کے ایک نماز کا
وقت اوسپر نگذرا ہو تب وہ شخص شہید کہلاویگا اوسکو غسل نہ چاہیے دینا اور اوسکے بدن کے کپڑے
ساتہ اوسکو دفن چاہیے کرنا لیکن اوسپر نماز چاہیے پڑہنی اور اگر یہ شرطین نپائی جاوین گو وہ شخص
ظلم سے مارا گیا ہو اگرچہ ثواب شہادت کا پاویگا لیکن شہید نہ کہلاویگا بلکہ غسل اور کفن دیا جاویگا
اور اوسپر نماز پڑہی جاویگی ف تفصیل اس حال کی یون ہے کہ کسی مسلمان نے کسی مسلمان کو مارا
لیکن ظلم سے نہین مارا بلکہ خطا سے مارا یعنی تیر چہوڑا شکار پر اور وہ تیر لگ گیا کسی مسلمان کے تو
اس صورت مین اوس قاتل پر دیت واجب اور وہ مقتول شہید نکہلاویگا اور اسیطرح نابالغ
یا دیوانہ یا ناپاک یا عورت حائض یا نفاس والی یہ لوگ اگرچہ اہل حرب یا اہل بغی یا قزاق کے
ہاتہ سے مارے جاوینگے شہید نکہلاوینگے اگرچہ ثواب شہادت کا دیے جاوینگے اور اسیطرح جس
شخص کو لڑائی کی جگہ سے زخمی اوٹہا لاوے بعد اوٹہا لانے کے اوسنے کچہ کہایا پیا یا کچہ بیچا یا مول لیا
یا وصیت کی یا ایک وقت فرض نماز کا اوسپر گذر گیا پس یہ شخص شہید نہ کہلاویگا اگرچہ ثواب شہید کا
اوسکو خدا بخشیگا حد یا قصاص مین جو مارا گیا وہ شہید نہین اوسکو غسل دیوین اور اوسپر نماز پڑہین
اور اگر قزاق یا باغی مارا جاوے تو غسل دیا جاوے نہ نماز اوسپر پڑہین **فصل دوسری** ماتم کے
بیان مین اگر کسی عورت کا خاوند مرجاوے تو اوس عورت پر واجب ہے سوگ کرنا چار مہینے دس
دن تک عدت کے دنون مین مراد سوگ سے یہ ہے کہ زینت نکرے اور کپڑا زرد اور زعفرانی نہ پہنے
اور استعمال خوشبو اور تیل اور سرمے اور مسی کا نکرے مگر کوئی عذر کے سبب ان چیزون کو
استعمال کرے تو مضائقہ نہین اور خاوند کے گہر سے باہر نہ نکلے مگر دن کو اگر ضرورت کے لیے نکلے تو رات کو
اوس گہر مین رہا کرے ہان جس صورت مین کوئی بزور گہر سے نکال دیوے یا گہر گرا پڑتا ہے یا خوف
کرتی ہے اوس گہر مین اپنی جان یا اپنے مال پر تو ان صورتون مین اوس گہر سے نکل جانا مضائقہ نہین
اور خاوند کے سوا اگر دوسرا کوئی عورت کے اقربا مین سے مرجاوے تو اوسکے لیے تین دن تک سوگ ہے

کرنا جائز ہے اور زیادہ تین دن سے حرام ہی **مسئلہ** میت پر غم کرنا اور آنکھ سے آنسو بہانا جائز ہے
اور رونے مین آواز بلند کرنی اور بیان کرنا اور گریبان پہاڑنا اور سر اور منہ پر ہاتھ مارنا حرام ہے
اکثر صحیح حدیثین اس بات پر دلالت کرتی ہین کہ میت کو عذاب کیا جاتا ہے اوسکے اہل کے نوحہ
کرنے کے سبب اور اس بات مین عالمون کے اقوال مختلف ہین **ف** بعض قائل ہین اس بات کے
کہ میت پر عذاب کیا جاتا ہے اوسکے اہل کے بیان کے سبب اور بعض اس بات کے قائل نہین اور
جو حدیثین اس باب مین وارد ہین اون حدیثون کو وہ لوگ تاویل کرتے ہین اور مختار نزدیک
فقیر کے یہ ہے کہ میت اگر اپنی حالت زندگی مین بیان کرنے کی عادت رکہتا تہا یا بیان کرنے پر وصیت
کر گیا تہا یا بیان پر راضی رہتا تہا یا جانتا تہا کہ میرے اہل مجھ پر بیان کرینگے اور اونکو وہ منع نکر گیا
تو ان صورتون مین اوسپر عذاب کیا جاویگا اوسکے اہل کے بیان کرنے کے سبب اور اگر وہ زندگی
مین عادت بیان کی نہین رکہتا تہا اور نہ وہ وصیت کر گیا اور نہ وہ اوسپر راضی رہتا تہا اور
نہ جانتا تہا کہ میرے اہل مجھپر نوحہ کرینگے تو اوسپر عذاب نکیا جاویگا **مسئلہ** سنت یہ ہے کہ
مصیبت مین اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُونَ کہے اور صبر کرے اور میت کے گہر والون کے لیے مصیبت کے
دن کہانا بہیجنا سنت ہے **فصل تیسری** قبرون کی زیارت کے بیان مین قبرون کی زیارت
کرنی مردون کو درست ہے نہ عورتون کو اور سنت یہ ہے کہ قبرستان مین جا کر کہے
اَلسَّلَامُ عَلَیکُم یَا اَھلَ القُبُورِ مِنَ المُسلِمِینَ وَالمُؤمِنِینَ اَنتُم لَنَا سَلَفٌ وَنَحنُ
لَکُم تَبَعٌ وَاِنَّا اِن شَاءَ اللّٰہُ بِکُم لَلَاحِقُونَ یَرحَمُ اللّٰہُ المُستَقدِمِینَ
مِنَّا وَالمُستَاخِرِینَ اَسئَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ العَافِیَۃَ یَغفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُم
وَیَرحَمُنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُم سلام ہے تمپر اے رہنے والے قبرون کے مسلمانون
اور مومنون مین سے تم ہمسے پہلے پہونچے اور ہم تمہارے پیچہے پہونچنے ہین اور تحقیق ہم اگر چاہے
اللہ تعالے جل شانہ تمہارے ساتہ ملینگے رحم کرے اللہ اگلون پر ہم مین سے اور پچہلون پر یعنے
مردون اور زندون پر مانگتے ہین ہم اللہ تعالی سے اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت بخشے اللہ

ہمکو اور تمکو اور رحم کرے اللہ ہمپر اور تمپر امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کی ہے جو کوئی قبرستان مین گذرے اور قل ہو اللہ گیارہ بار پڑہکے مردون کو بخشے تو بخشا
مردون کی گنتی کے برابر اوسکو ثواب دیا جاویگا اور ابو ہریرہ رضی عنہ رسول علیہ السلام سے روایت
کرتے ہین کہ جو کوئی الحمد اور قل ہو اللہ اور سورہ تکاثر پڑہکر ثواب ان سورتون کا مردون کو
بخشیگا تو مردے اوسکے لیے شفاعت کرنیوالے ہونگے اور انس رضی اللہ عنہ رسول علیہ السلام سے روایت
کرتے ہین کہ جو کوئی سورہ یٰس قبرستان مین پڑہتا ہے حق تعالیٰ مردون سے عذاب تخفیف کرتا ہے اور
پڑہنے والے کو بہی مردون کی گنتی کے برابر ثواب ملتا ہے **ف** اکثر علماء محققین اس قول پر ہین کہ اگر
کوئی مردے کو ثواب نماز یا روزے یا صدقے یا دوسری عبادت مالی یا بدنی کا بخش دیوے تو پہنچتا ہے
مسئلہ انبیا اور اولیا کی قبرون کو سجدہ اور طواف کرنا اور مراد اونہون سے مانگنی اور نذر اونکے
لیے قبول کرنی حرام ہے بلکہ ان چیزون مین سے بہت چیزین ایسی ہین کہ کفر تک پہونچاتی ہین پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم نے ان فعلون کے کرنے والون پر لعنت کی ہے اور ان امورون سے منع فرمایا اور کہا
کہ میری قبر کو بت مت کرو **ف** یعنی جس طرح کفار بتون کو سجدہ کرتے ہین اسطرح میری قبر کو سجدہ نکیا کرو

کتاب الزکوٰۃ

اسلام کی رکنون مین سے دوسرا رکن زکوٰۃ ہے جب عرب کی بعضی قوم نے رسول علیہ السلام کی
وفات کے بعد چاہا کہ زکوٰۃ نہ دیوین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اونسے قصد جہاد کا فرمایا اور
اس قول پر اجماع متفق ہوا کہ جو شخص زکوٰۃ دینا واجب نہین جانتا ہے وہ کافر ہے اور ترک کرنیوالا فاسق ہے
ف یعنی جو شخص اعتقاد رکہتا ہے کہ زکوٰۃ دینا مالدار پر واجب نہین پس وہ شخص کافر ہے بالاتفاق
اور جو شخص جانتا ہے کہ زکوٰۃ دینا مالدار پر واجب ہے لیکن باوجود واجب جاننے کے زکوٰۃ دیتا نہین
پس وہ شخص گنہگار ہے نہ کافر **مسئلہ** زکوٰۃ واجب ہوتی ہے مسلمان آزاد عاقل بالغ پر جب وہ
مالک نصاب کا ہووے اور وہ نصاب ضروری کاروبار اور قرض سے بچی ہوئی ہو اور وہ نصاب قابل
بڑہنے کے ہووے اور اوسپر ایک برس پورا گذرا ہو اور نصاب کا مالک ہونے کے بعد سال تمام ہونے تک

قبل کہ ایک سال یا کئی سال کی زکوۃ پیشگی ادا کر دیگا تو بھی ادا ہوگی اور اگر ایک نصاب کے مالک نے اگر پہلے سے کئی نصاب کی زکوۃ ادا کی اور زکوۃ ادا کرنیکے بعد اون نصابون کا مالک ہوا تو بھی ادا کرنا جائز ہوگا پس نابالغ اور دیوانے کے مال مین زکوۃ واجب نہوگی نزدیک امام ابی حنیفہ کے اور نزدیک امام مالک رح اور شافعی رح اور احمد رح کے واجب ہوگی مگر لڑکے اور دیوانے کی طرف سے اوسکا ولی ادا کرے مسئلہ مال ضمار مین یعنی جو مال کہ گم ہو گیا یا دریا مین گر پڑا یا کسی نے غصب کیا اور اوس پر گواہ نہون یا جنگل مین دفن کیا اور مکان اوسکا بھول گیا یا کسی پر قرض ہے لیکن وہ قرضدار انکار کرتا ہے اور اوس پر گواہ نہون یا بادشاہ یا کسی ظالم نے کہ جسکی فریاد دوسرے کے پاس نہین لیجا سکتے ہین ایسی شخص سے ظلم سے لیلیا پس اسطرح کے مال مین زکوۃ واجب نہین یعنی اگر یہ مال پھر ہاتھ مین آویگا تو بھی پچھلے دنون کی زکوۃ واجب نہوگی اور اگر اقرار کرنے والے پر قرض ہو ہر چند کہ وہ اقرار کرنے والا مفلس ہے یا جس قرض کا قرضدار انکار کرتا ہے اوس پر گواہ ہون یا قاضی جانتا ہو یا گھر مین مال دفن کیا ہے اور مکان اوسکا بھول گیا پس اسطرح کا مال جب ہاتھ مین آویگا تب زکوۃ اوسکی واجب ہوگی بابت پچھلے دنون کے مسئلہ قرض جسوقت وصول ہوگا تو اوسوقت زکوۃ اوسکی دینی ہوگی تفصیل اس اجمال کی یون ہے کہ اگر قرض بدل تجارت کا ہے تو جسوقت وہ قرض ہاتھ مین آویگا اوسوقت چالیس درم مین سے ایک درم زکوۃ دینی ہوگی ف مثلاً ایک گھوڑا استجارت کا بیچا لیس جسوقت قیمت گھوڑے کی ہاتھ مین آویگی اوسوقت چالیس درم مین سے ایک درم زکوۃ دینی واجب ہوگی اسمین سال گذرنیکی شرط اور اگر قرض بابت تجارت کے نہین ہے بلکہ بدل مال کا ہے مانند قرض کے یا ان مغصوب کے تو اس صورت مین بھی نصاب قبض کرنیکے بعد زکوۃ دینی واجب ہوگی ف مثلاً کسی نے ایک گھوڑا کسیکا غصب کیا اور وہ گھوڑا اوس غاصب کے ہاتھ مین ہلاک ہوا بعد اوسکے اوس گھوڑے کی قیمت غاصب سے گھوڑے کے مالک کے ہاتھ لگی پس جس وقت وہ قیمت اوسکی ہاتھ مین آئی اوسوقت چالیس درم مین سے ایک درم زکوۃ دینی واجب ہوگی اسمین بھی سال گذرنے کی شرط نہین اور اگر قرض تجارت کا بدل نہین ہے اور نہ مال کا بدل بلکہ وہ قرض

بدل ہی مہر اور خلع اور اوسکے مانند کا تو اوسکو نصاب قبض کرنے کے بعد جب سال اوسپر تمام ہوگا
تب زکوٰۃ دیجاویگی نزدیک امام اعظم کے ف مثلاً کسی عورت کو مال مہر کا ملا یا کسی مرد نے مال لیکر
عورت کو طلاق دی وہ مال اوسکے ہاتھ آیا یعنی مال اگر بقدر نصاب کے ہی تو بمجرد قبض کرنے کے
زکوٰۃ اوسپر واجب نہوگی جبتک اوس مال پر سال نگذریگا نزدیک امام اعظم رح کے اور نزدیک
صاحبین کے اسصورت مین بھی بمجرد قبض کرنے نصاب کے زکوٰۃ واجب ہوگی سال تمام ہونیکی شرط
نہین ہان مگر جو قرض بدل دیت اور بدل جنایت اور بدل کتابت کا ہی تو اوس قرض مین
بمجرد قبض کرنے نصاب کے زکوٰۃ دینی واجب نہوگی نزدیک صاحبین کے بھی بلکہ نصاب قبض کرنے
کے بعد جب سال اوسپر گذریگا تب زکوٰۃ دینی ہوگی مسئلہ زکوٰۃ ادا کرنیکے لیے نیت شرط ہی خواہ ادا
کرتے وقت نیت ادا کی کرے خواہ زکوٰۃ کی قدر اول مال سے جدا کرتے وقت نیت کرے مسئلہ
اگر سارا مال للہ دیا اور نیت زکوٰۃ کی نکی تو بھی زکوٰۃ ساقط ہوجاویگی اور اگر بعض مال صدقہ
کیا تو نزدیک ابی یوسف رح کے کچھ ساقط نہوگی اور نزدیک محمد رح کے جسقدر صدقہ کیا اوسقدر
کی زکوٰۃ ساقط ہوگی مسئلہ اگر شروع سال اور آخر سال مین نصاب کامل تھی اور درمیان
سال مین کم ہوگئی تھی تو بھی زکوٰۃ تمام سال کی واجب ہوگی سال کے درمیان کا نقصان
معتبر نہین مسئلہ مال بڑھنے والا کہ جسمین زکوٰۃ واجب ہوتی ہے وہ مال تین قسم ہی ایک قسم
نقدی یعنی سونا اور چاندی خواہ روپیہ اشرفی ہو یا تار یا زیور یا برتن سونے اور چاندی کے
اور نصاب سونے کی بیس مثقال ہی کہ ساڑھے سات تولہ ہوتے ہین اور نصاب چاندی کی
دو سو درم ہین دہلی کے سکے سے چھپن روپے بھر وزن اوسکا ہوتا ہے اور سونے کی نصاب
مین بھی زکوٰۃ کی فرض کی مقدار چالیسوان حصہ ہی اور اسیطرح چاندی کی نصاب مین سے بھی
اور اگر سونا نصاب سے کم ہو اور اسیطرح چاندی بھی نصاب سے کم ہو تو نزدیک امام ابو حنیفہ رح کے
یہ ہی کہ دونون کو باعتبار قیمت کے ایک جنس کرکے نصاب پوری کیجاوے اور قیمت کرنے مین فائدہ
فقیرون کا نگاہ رکھا جاوے ف یعنی جس ایام مین سونے کی قیمت مین فائدہ فقیر کا ہووے

تو اوس ایام مین چاندی کو سونے کی قیمت لگاوین اور جس ایام مین چاندی کی قیمت مین
فائدہ فقیر کا نہو تو اوس ایام مین سونے کو چاندی کی قیمت لگاوین اور نزدیک صاحبین کے
یہ ہے کہ ساتہ اعتبار اجزا کے نصاب پوری کیجاوے نہ باعتبار قیمت کے ف یعنی سونا اور چاندی
دونون کی جزو اگر برابر ہین تو دونون کو ملاکر نصاب پوری کیجائیگی اور اگر جزو دونون
کے برابر نہین ہین تو نصاب باعتبار قیمت کے پوری نکیجائیگی پس اگر سونا ایک مثقال ہے تو نزدیک
تینون کے زکوۃ واجب ہوگی اور اگر سو درم چاندی اور پانچ مثقال سونا ہے اور قیمت
پانچ مثقال سونے کی برابر سو درم چاندی کے ہے تو زکوۃ نزدیک امام اعظم کے واجب ہوگی
نہ نزدیک صاحبین کے جو سونا اور چاندی کھوٹا ہو اگر کھوٹا پن اوسکا کم ہے تو حکم اوس سونے
چاندی کا حکم خالص کا ہے اور اگر کھوٹا پن اوسکا غالب ہے تو حکم اوسکا حکم اسباب کا ہے قسم
دوسری مال نامی مین سے مال تجارت کا ہے جو مال کہ تجارت کی نیت لیے مول لیا ہے تو اوسمین
زکوۃ واجب ہوتی ہے اور اگر کسی نے کسیکو مال بخشا یا اوسکے لیے وصیت کی یا عورت کو مہر
مین مال ہاتہ آیا یا خلع یا قصاص کے صلے مین مال ہاتہ آیا اور اوس مال کے مالک ہوسے
وقت نیت تجارت کی کی تو نزدیک ابی یوسف رح کے اوس مال مین زکوۃ واجب ہوگی نہ نزدیک
محمد رح کے اور اگر میراث مین مال ہاتہ آیا اگرچہ مورث نے مرتے وقت نیت تجارت کی کی تہی تو بہی
وہ مال تجارت کا نہوگا اور زکوۃ اوسمین واجب نہوگی مسئلہ اگر ایک غلام تجارت کے
لیے مول لیا بعد اوسکے اوسکو خادم کیا پس وہ غلام مال تجارت کا نرہا اور جو لونڈی غلام
واسطے خدمت کے مول لیے گئے اور بعد اوسکے اوسمین نیت تجارت کی کی گئی تو وہ لونڈی
غلام مال تجارت کے نہونگے جبتک وہ بیچے نجائینگے مسئلہ مال تجارت کا سونے اور چاندی کے
ساتہ یعنی ان دونون مین سے جسمین فائدہ فقیرون کا ہووے اوسکے ساتہ قیمت کرے پس جب
دونون قسم مین سے جسکی نصاب کے برابر وہ مال پہونچے تو چالیسوان حصہ اوس مال مین سے
زکوۃ ادا کرے قسم تیسری مال نامی مین سے چرنے والے جانور ہین یعنی اونٹ اور گائین

اور بکریان نر اور مادہ ملی ہوئی اور اسیطرح گائی گہوڑی کہ آدہی برس سی زیادہ میدان مین چرا
کرتے ہین اونمین زکوۃ واجب ہی اور میدان کر چرنے والی جانورون کی نصاب کی تفصیل اور
جسقدر زمین زکوۃ اونمین واجب ہوتی ہی اوسکی تفصیل بہت طول رکہتی ہی اور ان ملکون مین
یہ سب مال زکوۃ واجب ہونی کی مقدار مین نہین پونہچتی ہین اسیواسطے ان چیزون کی
زکوۃ کے مسئلے ذکر نہین کیے گئے اور اسیطرح مسئلے احکام عشری زمین کے ذکر نہین کیے گئے اس
سبب سی کہ ان ملکون مین زمین عشری نہین ہی اور مسئلے عشر لینے والون کے بہی جو شاہراہون
پر بیٹہتے ہین بیان نہین کیے گئے ف مسائل سوائم کے اگرچہ مصنف عہ اللہ نے بالکل ذکر نہین کیے
لیکن یہ عاجز بطور اختصار کے ذکر کرتا ہی تا کہ لوگ مسائل سی آگاہ ہوون مسئلہ جان تو کہ جس کے
پاس پانچ اونٹ حاجت اصلی سی زیادہ ہون اور وہ اونٹ اکثر سال جنگل مین چرتے ہون
اور برس اوسپر گذری تو اون پانچ اونٹ مین ایک بکری زکوۃ دیوے پس اسیطرح ہر پانچ مین
ایک بکری دیا کرے جب پچیس کو پہونچے پینتیس تک پس اونمین ایک بوتی مادہ برس روز کی
دیوے جس وقت چہتیس کو پونہچے پینتالیس تک پس اون مین ایک بوتی یا دو برس
کی دیوے اور جس وقت چہیالیس کو پونہچے ساٹہہ تک پس اونمین حقہ یعنی تین برس کی
اونٹنی کہ قابل جست کرنے اونٹ کے ہو دیوے پہر جسوقت اکسٹہہ کو پونہچے
پچہتر تک پس اون مین جذعہ یعنے چار برس کی بوتی کہ پانچوین برس مین
لگی ہو دیوے اور جسوقت چہتر کو پونہچے نوے تک پس اونمین دو بوتیان دو برس
کی دیوے اور جسوقت اکانوے کو پہونچے ایک سو بیس تک پس اونمین تین تین برس کی
دو اونٹنیان کہ قابل جست کرنے اونٹ کے ہووین دیوے اور جسوقت زیادہ ہوون
ایک سو بیس سے تو حساب سر نو سے شروع کیا جاے یعنی جب ایک سو بیس پر پانچ
اونٹ زیادہ ہون تو ایک سو بیس کی تین تین برس کی دو اونٹنیان اور پانچ کی
ایک بکری دیوے اسی طرح ہر پانچ مین ایک بکری دیا کرے جب [illegible]

ہوویں پچیس تک پس اونمین ایک مادہ برس ورکی دیوے پس بموجب ترتیب پہلی کے حساب
کرتا جاوے مسئلہ اور تیس گائے بیلون سے کم مین زکوۃ نہین جب تیس پوری ہون اور برس اونپر گذری
تو ایک تبیعہ یعنی پڑیا یا پڑوا برس دن سے زیادہ دو برس سے کم کی دیوے اور جب چالیس ہون تو ایک مسنا
یعنی دو برس سے زیادہ تین برس سے کم کا بچہ نر ہو یا مادہ دیوے جب ساٹھ ہون تو دو تبیعے دیوے اور جب
ستر ہون تو ایک مسنا اور ایک تبیعا دیوے اور جب اسّی ہون تو دو مسنے دیوے اور جب نوّے ہون
تو تین تبیعے دیوے اور جب سو ہوویں تو دو تبیعے اور ایک مسنا دیوے اسی طور سے ہر ایک تیس مین تبیعا اور
ہر چالیس مین مسنا یا کرے گائے بھینس کی زکوۃ ایک طور ہے اور اونمین نر اور مادہ دونون دینا درست
ہے اور اونٹ مین سوا مادہ کے نر دینا نہین آیا مسئلہ چالیس بکری سے کم مین زکوۃ نہین جب چالیس
پوری ہون اور برس اونپر گذری تو ایک بکری زکوۃ دیوے ایک سو بیس تک جب ایک سو اکیس
ہون تو دو بکری زکوۃ دیوے دو سو تک جب دو سو سے ایک زیادہ ہو تو چار بکری دیوے پہر ہر سیکڑے
مین ایک بکری دیا کرے بھیڑ بکری کی ایک طور ہے زکوۃ مین چاہے بکری دے چاہے بکرا دے چاہے چھوٹی بڑی
سب جانور گن کے زکوۃ دیوے مسئلہ جو گھوڑے اور گھوڑیان اکثر سال جنگل مین چرتی ہون اور وہ
تجارت کے لیے نہون پس اونمین زکوۃ نہین ہے امام شافعی اور صاحبین وغیرہم کے نزدیک اور
امام اعظم کے نزدیک اگر گھوڑے اور گھوڑیان ملی ہون تو زکوۃ دینی چاہیے فی راس ایک دینار دیوے
یا اوسکی قیمت مقرر کر کے دو سو درہمون مین سے پانچ درہم دیوے لیکن فتاوی مین لکھا ہے کہ فتوی
صاحبین کے قول پر ہے مسئلہ اگر کسی مسلمان یا کسی ذمی نے کہین سونا یا چاندی یا تانبا یا اوسکے مانند
جنگل مین پایا تو پانچوان حصہ اوس سے حاکم لیوے اور چار حصے اوس پانیوالے کو دیوے اگر وہ زمین کسے
کی ملک نہووے اور اگر وہ کسی کی ملک مین ہے تو ایک حصہ حاکم لیوے اور چار حصے زمین والے کو حوالے
کرے پانیوالے کو کچہ نہ ملیگا اور اگر اپنے گہر مین پایا تو نزدیک امام اعظم رح کے اونمین پانچوان حصہ حاکم
کو دینا واجب نہین اور نزدیک صاحبین کے واجب ہے اور اگر اپنی کہیتی کی زمین مین پایا اسمین دو
روایت ہے ایک روایت مین ہے کہ پانچوان حصہ حاکم کو نہ دے اور ایک مین ہے کہ دیوے مسئلہ اگر بال گاڑا ہوا

پایا اگر اوسمین نشان اسلام کا ہی مانند سکہ اسلام کے تو اوسکا حکم گری ہوئی مال کا ہی اوسکے مالک کو
تلاش کرکے پونہچانا چاہیے اور اگر اوسمین نشان کفر کا ہی پانچوان حصہ حاکم مسلمان لیوے اور باقی
پانیوالے کو دیوے **فصل پہلی** زکوۃ خرچ کرنے کی جگہ کے بیان مین زکوۃ خرچ کرنیکی جگہ وہ فقیر ہی کہ نصاب سے
کم مال کا مالک ہے اور وہ مسکین ہے کہ مالک کسی چیز کا نہو اور مکاتب ہی کہ مال کتابت کا ادا کرنے مین
محتاج ہی اور قرضدار ہی کہ وہ مالک نصاب کے مال کا ہی لیکن نصاب اوسکے قرض سے کم ہی اور غازی
ہے کہ اسباب غزا کا نہین رکھتا ہی اور وہ آدمی ہی کہ مال وطن مین رکھتا ہی اور وہ سفر مین ہے
وطن سے دور اور مال ساتھ نہین رکھتا ہی پس اگر چاہی ان جماعت مین سے ایک جماعت کو دیوے
یا چاہی ان سب کو دیوے یعنی مثلاً اگر چاہی فقط فقیرون کی جماعت کو حصہ دیوے یا چاہے
ہر فرقے کے لوگون کو تقسیم کر دیوے دونون وجہ سے درست ہے لیکن زکوۃ دینے والا مال زکوۃ کا اپنے
مان باپ اور اپنی اولاد کو اور عورت اپنے شوہر اور شوہر اپنی جورو کو اور اپنے غلام اور مدبر
اور مکاتب اور ام ولد کو نہ دیوے اور اوس غلام کو نہ دیوے جسکا بعض آزاد ہوا ہو اور کافر کو نہ دیوے
اور سید اور سید کی غلام کو نہ دیوے مگر صدقہ نفل کا مضائقہ نہین کہ ادب سے اونکی خدمت مین گذرانے
اور مسجد کی بنا مین اور میت کے قرض ادا کرنے مین خرچ نکرے اور دولتمند کے غلام اور دولتمند کے چھوٹے لڑکے کو نہ دیوے مسئلہ اگر زکوۃ
خرچ کرنے کی جگہ گمان کرکے زکوۃ دے بعد اوس کے ظاہر ہوا کہ زکوۃ لینے والا دولتمند تھا
یا سید یا کافر یا مان باپ یا شوہر یا جورو تو زکوۃ دینے والے کو پھر زکوۃ دینی لازم نہین نزدیک
امام اعظم کے اور نزدیک ابی یوسف رح کے پھر دینی لازم ہے **مسئلہ** مستحب ہی کہ ایک فقیر کو
اسقدر دیوے کہ اوس دن محتاج سوال کا نہو **مسئلہ** نصاب کی اندازیا نصاب سے زیادہ ایک
فقیر غیر قرضدار کو دینا یا ایک شہر سے دوسرے مین مال زکوۃ کا پہنچانا مکروہ ہی مگر جسوقت
یگانہ اوسکا دوسرے شہر مین ہو یا وہان کے لوگ بڑے محتاج ہون تو درست ہی **مسئلہ** جس
شخص کو ایک دن کا کھانا میسر ہو اوسکو سوال کرنا نچاہیے **فصل دوسری** صدقہ فطر کے
بیان مین صدقہ فطر واجب ہی ہر آزاد مسلمان پر کہ مالک نصاب کا ہو اور زیادہ ہو قرض

اور ضرورت حاجتون سی اور نامی ہونا نصاب کا اسمین شرط نہین پس جو شخص اس طرح کی نصاب کا
مالک ہوگا اوسپر صدقہ لینا حرام ہی صدقہ فطر کا اپنی طرف سی اور اپنی چھوٹی اولاد کی طرف سے
دے اگر وہ اولاد مالک نصاب کی نہووی اور اگر مالک نصاب کی ہووی تو اونکی مال سی دیوی اور
اپنی خدمتی غلام کی طرف سی دیوی اگرچہ غلام مدبر ہوا ور تجارتی غلامون کی طرف سی نہ دیوی اور
ام ولد کی طرف سی دیوی نہ اپنی جورو اور اپنی اولاد بالغ اور اپنی غلام مکاتب کی طرف سے اور
نہ بھاگے ہوی غلام کی طرف سی مگر پھر آنی کی بعد اوسکی طرف سی دیوی اور ایک غلام یا کئی غلام کئی
آدمی کی شرکت مین ہووین تو نزدیک امام اعظم رح کی صدقہ فطر اون غلامون کا کسی پر
واجب نہوگا مسئلہ صدقہ فطر کا واجب ہوتا ہی عید کے دن فجر طلوع ہونی کی ساتھ پس جو آدمی
عید کی صبح سی آگے مرگیا یا صبح کے بعد پیدا ہوا یا اسلام لایا صدقہ فطر کا اوس پر واجب نہوگا
اور عید سی آگے بھی صدقہ فطر کا ادا کرنا جائز ہی لیکن سنت یہ ہی کہ عیدگاہ کی طرف نکلنے کے آگے
ادا کرے اگر عید کے دن صدقہ فطر کا ادا نکیا بعد اوسکے جب چاہی قضا کرے مسئلہ مقدار
صدقہ فطر کا گیہون یا گیہون کی آٹے یا گیہون کی ستو سی آدہا صاع ہی اور خرمے یا جو سی ایک صاع
اور کشمش مین آدہا صاع ہے گیہون کی مانند نزدیک امام اعظم کے اور نزدیک صاحبین کے
ایک صاع ہی مانند جو کی اور صاع ایک ظرف ہی کہ آٹھ رطل مسور یا ماش یا جو غلہ مانند اونکی ہے
اوسمین سماتا ہو اور نزدیک ابی یوسف کے صاع وہ ظرف ہے کہ جسمین پانچ اور تہائی رطل
سماوی اور رطل بیس استار کا ہوتا ہے ہر استار ساڑہی چار مثقال کا ہی پس وزن ایک رطل کا
دہلی کے سکے سے چھتیس روپے کے برابر ہوتا ہے اور صدقہ فطر مین غلے کے عوض اوسکی قیمت
دینی بھی جائز ہے **فصل تیسری صدقہ نفل کے بیان مین** صدقہ نفل مان باپ اور اقربا
اور یتیمون اور ہمسایہ اور سوال کرنے والون اور اونکے غیرون کو دیوی کسواسطے کہ حق تعالے
کے کلام سے انکو دینا ثابت ہوا چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا يَسْئَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلْ مَا
أَنْفَقْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِينِ [illegible] وَابْنِ السَّبِيلِ [illegible]

وما تفعلوا من خیر فان اللہ بہ علیم ۝ پوچھتے ہین تجھسے کیا چیز خرچ کرین تو کہ جو چیز خرچ کرو فائدے کی سو مان باپ کو اور نزدیک والون کو اور یتیمون کو اور محتاجون کو اور راہ کے مسافرون کو دو اور جو کرو گے بھلائی سو وہ اللہ کو معلوم ہے لوگون نے پوچھا تھا کہ مالون مین سے کس مال کا خرچ کرنا بہت ثواب ہے فرمایا کہ مال کوئی ہو لیکن جسقدر ٹھکانے پر خرچ ہو تو ثواب زیادہ ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ جو مال اصلی حاجتون اور قرض اور نفقون اور واجبی حقوق سے زیادہ ہو وہ دیوے اور گناہ کے کام مین خرچ نکرے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خیبر کی فتح کے بعد ایک برس کا خرچ ازواج مطہرات کو دیتے تھے اور اپنی ذات پاک کیلئے کچھ جمع نہین کرتے تھے جو کچھ میسر ہوتا خدا کی راہ مین دے دیتے تھے اور فرماتے تھے انفق یا بلال ولا تخش من ذی العرش اقلالا یعنی خرچ کر اے بلال جو کچھ رکھے تو اور عرش کے مالک سے اندیشہ فقر کا مت رکھ اور مال کو بیہودہ خرچ نکرے کہ بیہودہ خرچ نکرے کہ بیہودہ خرچ کرنے والے کو حق تعالی جل شانہ نے شیطان کا بھائی فرمایا اور خرچ بیہودہ وہ ہے کہ اوسمین نہ ثواب ہو اور نہ فائدہ دنیا کا اور نفس کی خوشی نفس کے حق سے زیادہ کرنی منع ہے مسئلہ صدقہ نفل مین سے پہلے بنی ہاشم کو دیوے اسواسطے کہ زکوۃ اونکو لینی حرام ہے اور رسول علیہ السلام کی قرابت پر نظر کرکے اونکی خدمت مین تواضع اور تعظیم کے ساتھ کذا فی مسئلہ صدقہ نفل ذمی کو دینا درست ہے نہ حربی کو مسئلہ ضیافت مہمان کی تین دن تک سنت موکدہ ہے بعد اوسکے مستحب

کتاب الصوم

روزے کے بیان مین اسلام کے ارکان مین سے تیسرا رکن روزہ ہے رمضان مبارک کے مہینے کے ہین اور وہ فرض قطعی ہے ہر مسلمان مکلف پر جو فرض نجانے اوسکو سو کافر ہے اور جو بغیر عذر اوسکو ترک کرے تو بڑا گناہگار ہے اور بخاری اور مسلم مین ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول علیہ السلام سے روایت کی کہ ہر نیک عمل بنی آدم کا زیادہ دیا جاتا ہے ثواب اوس کا دس سے سات سو چند تک حق تعالی نے فرمایا مگر روزہ کہ بیشک روزہ میرے لیے ہے اور مین آپ روزے کی

جس ادا ہون مسئلہ روزہ ادا ہونیکی شرط نیت ہی یعنی بدون نیت کے روزہ ادا نہوگا اور حیض
اور نفاس سے پاک ہونا بھی شرط ہی کہ حیض اور نفاس کے ساتھ بھی روزہ صحیح نہوگا مسئلہ روزہ
چھ قسم پر ہے ایک تو روزہ رمضان دوسرا روزہ قضا تیسرا روزہ نذر معین چوتھا روزہ
نذر غیر معین کا پانچوان روزہ کفارہ چھٹا روزہ نفل پس نزدیک امام اعظم کے رمضان کا
روزہ مطلق نیت کے ساتھ اور ساتھ نیت فرض وقت اور ساتھ نیت نفل کے ادا ہوتا ہی وقت
مطلق نیت کی صورت یہ ہی کہ یہی کہے کہ مین نے نیت روزے کی اور نیت فرض وقت کی صورت یہ ہی
کہ یون کہے کہ مین نے اس رمضان مبارک کے فرض روزے کی نیت کی اور صورت نیت
نفل کی اسطرح ہی کہ دل مین کہے کہ مین نے نیت نفل کی کی اور اگر نیت قضا یا کفارے کی پس وہ
نیت کرنے والا اگر مقیم اور صحیح سالم ہے تو فرض وقت کا ادا ہوگا نہ قضا اور کفارہ اور اگر
وہ بیمار یا مسافر ہے اور اوسنے قضا یا کفارے کی نیت کی تو قضا اور کفارہ ادا ہوگا نہ فرض
وقت کا اور نزدیک صاحبین کے اگر مریض یا مسافر ہے تو بھی فرض وقت کا ادا ہوگا نہ قضا
اور کفارہ اور نزدیک مالک اور شافعی اور احمد رحمہم اللہ کے روزۂ رمضان کے لیے بھی تعین کرنی
نیت فرض وقت کی ضرور ہی اور نذر معین نزدیک امام اعظم کے جس طرح ساتھ نیت نذر کے
ادا ہوتا ہی اسیطرح مطلق نیت کے ساتھ اور ساتھ نیت نفل کے بھی ادا ہوتا ہے اور اگر اور
نذر معین مین دوسرے واجب کی نیت کی تو وہ دوسرا واجب ادا ہوگا نہ وہ نذر معین اور نزدیک
اکثر اماموں کے نذر معین بغیر تعین کرنے نیت کے نذر ادا نہین ہوتا اور نفل جس طرح نفل کی نیت
ادا ہوتا ہے اسی طرح مطلق نیت کے ساتھ بھی ادا ہوتا ہی بالاتفاق اور نذر غیر معین اور
[illegible] کفارے مین نیت تعین کرنی شرط ہی بالاتفاق مسئلہ روزے کی نیت کا وقت بعد
سورج ڈوبنے کے صبح ہونے تک ہے اور صبح ہونے کے پیچھے جائز نہین مگر نفل روزے مین دوپہر
کے قبل تک درست ہی نزدیک شافعی رحمہ اللہ اور احمد کے اور نزدیک مالک رحمہ اللہ کے
صبح کے بعد نفل کی نیت بھی درست نہین اور نزدیک امام اعظم کے روزے رمضان اور نذر معین

اور نفل کی نیت دوپہر کے قبل تک درست ہے اور قضا اور کفارہ اور نذر غیر معین کی نیت
صبح ہونے کے وقت بالاتفاق درست نہین اور نزدیک تینون امامون رحمہم اللہ کے رمضان کے
تیسون روزے کے لیے ہر رات الگ الگ نیت کرنی شرط ہے اور امام مالک رحمہ کے نزدیک سارے
رمضان کے واسطے پہلی رات کی ایک نیت کفایت ہے اگر رمضان کے مہینے کی اول رات مین روزے
کی نیت کرلینے کی اور درمیان رمضان کے اوسے جنون ہوا اور کئی دن اوسی جنون مین گذر گئے
اور کوئی چیز روزہ توڑنیوالی اوسمین اوس سے ظاہر مین نہ آئی تو نزدیک امام مالک رحمہ کے روزے
اوسکے صحیح ہوئے اور نزدیک تینون امامون کے جنون کے دنون کے روزے قضا کرے اسواسطے کہ اوسمین نیت
فوت ہوئی اور اگر سارے مہینے رمضان کے باولا رہا تو روزے ساقط ہوئے قضا واجب نہوگی اور اگر رمضان
مین ایک ساعت بھی باولے کو افاقہ ہوا تو پہلے دنون کے روزے قضا کرے خواہ وہ بالغ ہونے کے وقت دیوانہ
ہوا یا بعد بلوغ کے ہوا مسئلہ رمضان کے مہینے مین چاند دیکھنے سے یا شعبان کے تیس دن تمام ہونے سے
روزہ رکھنا واجب ہوتا ہے اور اگر آسمان مین مثلاً ابر یا غبار ہو تو رمضان کے چاند کے لیے ایک مرد یا ایک
عورت عادل کی گواہی کفایت ہے خواہ وہ آزاد ہو خواہ غلام یا باندی اور اسیطرح شوال کے چاند کے لیے دو مرد
آزاد عادل یا ایک مرد اور دو عورت آزاد عادل کی گواہی لفظ شہادت کے ساتھ شرط ہے اور اگر مطلع صاف
ہو تو رمضان اور شوال کے چاند کی گواہی کو ایک بڑی جماعت چاہیے مسئلہ اگر رمضان کا چاند
ایک آدمی کی گواہی سے ثابت ہوا تھا پھر تیسوین کو چاند دیکھا گیا تو افطار کرنا جائز نہوگا اور اگر دو آدمی
کی گواہی سے ثابت ہوا تھا اور تیس دن گذر گئے تو افطار جائز ہوگا اگرچہ چاند دیکھا نجاوے مسئلہ
اگر کسی نے چاند رمضان یا شوال کا اپنی آنکھ سے دیکھا اور قاضی نے گواہی اوسکی قبول نکی
تو دونون صورتون مین واجب ہے کہ وہ شخص روزہ رکھے اور اگر افطار کریگا تو قضا واجب ہوگی نہ کفارہ
مسئلہ شک کے دن یعنی تیسوین شعبان کو جب چاند دیکھا نجاوے اور مطلع صاف نہو تو روزہ رکھے
مگر نفل کی نیت سے مضائقہ نہین اگر وہ دن معتادی نفل روزے کے موافق پڑجائے ف یعنی ایک
شخص کی عادت ہے کہ ہر پیر یا جمعرات کو روزہ نفل رکھتا ہے اتفاقاً وہ تاریخ شک کی اوسی دن

واقع ہوئی تو اوسکو اوسدن روزہ رکہنا منع نہین اور اگر ایسا نہو تو خواص روزہ رکہین فقط جو لوگ شک کے دن کی نیت جانتے ہون وہ رکہین اور نیت اوس دن کی کیا ہے کہ نیت نفل کی کرے نہ غیر اوسکی اور عوام دوپہر کے بعد افطار کرین نزدیک امام اعظم رح کے اور اوسدن رمضان کی نیت یا دوسرے واجب کی نیت سے روزہ رکہنا مکروہ ہے اور اسی طرح تردد نیت کے ساتھ بھی روزہ رکہنا مکروہ ہے اور تردد کی صورت یون ہے کہ یہین کہے کہ آج اگر دن رمضان کا ہے تو یہ روزہ رمضان کا ہے اور اگر دن رمضان کا نہین ہے تو یہ روزہ دوسرے واجب کا ہے یا نفل کا لیکن پہر تقدیر جس نیت کے ساتہ روزہ رکہا جب رمضان ثابت ہوگا تو وہ روزہ رمضان کا ہوگا نزدیک امام اعظم رح کے

فصل پہلی قضا اور کفارہ واجب کرنیوالی چیزون کے بیان مین اگر کسی نے رمضان کے روزے مین جماع کیا یا جماع کیا گیا قصداً قبل یا دبر مین یا کہایا یا پیا قصداً خواہ غذا خواہ دوا روزہ اوسکا فاسد ہوا اوسپر قضا اور کفارہ واجب ہوگا بردہ آزاد کرے اور اگر میسر نہو تو ایک لخت دو مہینے روزے رکہے اونمین رمضان اور عیدین اور ایام تشریق نہون اور اگر اون دو مہینے کے بیچ مین کوئی روزہ فوت ہوجاوے خواہ عذر خواہ بغیر عذر سے تو روزہ پہر سرے سے شروع کرے مگر حیض اور نفاس کی ضرورت مین افطار کرنا مضائقہ نہین اور اگر مثلاً بسبب پیری کے طاقت روزے کی نرکہتا ہو تو ساٹہہ مسکین کو دو وقت پیٹ بہر کہانا کہلاوے لیکن جن ساٹہہ آدمیون کو صبح کو کہلاوے اونہین کو پہر شام کو کہلاوے یا ہر ایک کو غلہ صدقہ فطر کے قدر دیوے اور نزدیک شافعی رح اور احمد رح کے بدون وطی کے کفارہ واجب نہین ہوتا ہے اور قضا یا کفارہ یا نذر کا روزہ توڑنے سے کفارہ واجب نہین ہوتا ہے بالاتفاق اور جس وجہ سے کفارہ واجب ہوتا ہے اگر اوسی وجہ پر ایک رمضان مین دو یا کئی روزے توڑے تو اس صورت مین اگر اول کفارہ دینے کے بعد دوسرا توڑا تو دوسرے کے لیے کفارہ علیحدہ دیوے اور اسیطرح قیاس کرے تیسرے اور چوتہے مین اور بعد اوسکے اگر کسیکا کفارہ نہین دیا یہانتک کہ رمضان آخر ہوگیا تو سب کے واسطے ایک کفارہ کفایت ہے اور امام مالک رح اور شافعی رح کے نزدیک دونون تقدیر مین ہر روزے کی

الگ الگ کفارہ چاہیے اور اگر دو رمضان مین دو روزے فاسد کیے اور اول روزے کا کفارہ نہین دیا
تو اس صورت مین بالاتفاق کفارہ الگ الگ واجب ہوگا اور اگر خطا سے افطار کیا مثلاً
کلی کرنے مین بدون قصد کے حلق مین پانی اوتر گیا یا بسبب زبردستی کے افطار کیا خواہ جماع
خواہ اور کسی چیز کے ساتھ یا حقنہ کیا گیا یا کان یا ناک مین دوا ڈالی گئی یا پیٹ یا سر کے زخم مین دوا
ڈالی گئی پس وہ دوا اوسکے دماغ یا پیٹ مین پونچی یا کنکر یا لوہا یا دہ چیز کہ دوا اور غذا کی قسم سے نہین
نگل گیا یا قصداً منہ بہر قے کی یا رات جانکر کہانا سحری کا کہایا اور پیچہے معلوم ہوا کہ صبح ہو گئی یا سورج
ڈوبنے کے خیال سے افطار کیا اور وہ ڈوبا نہتا یا بہول کر کہانا کہایا اور خیال کیا کہ روزہ میرا فاسد ہوا
بعد اوسکے پہر قصداً کہایا یا سوتے آدمی کے حلق مین کسی نے پانی ڈالا یا عورت سوتی مین یا دیوانگی
یا بیہوشی کے حال مین وطی کی گئی ان صورتون مین قضا کا روزہ واجب ہوگا نہ کفارہ اور اگر کسی نے
رمضان مین نہ روزے کی نیت کی اور نہ نیت افطار کی کی اور روزہ توڑنے والی کوئی چیز اوس سے
ظاہر عمل مین نہ آئی تو اس صورت مین بہی قضا واجب ہے نہ کفارہ اور اگر رمضان مین نیت
روزے کی نہ کی اور کہانا کہایا تو نزدیک امام اعظم رح کے کفارہ واجب نہوگا اور نزدیک
صاحبین کے واجب ہوگا اور اگر روزہ بہول گیا اور اوس حال مین کہانا کہایا یا پانی پیا یا جماع کیا
تو روزہ فاسد نہوگا اور نہ قضا واجب ہوگی اور احتلام ہونا اور دیکہنے کے ساتھ شہوت ہوکر
انزال ہونا اور بدن پر تیل ملنا اور آنکہہ مین سرمہ لگانا اور غیبت کسیکی کرنی اور پچہنے لگانا اور
بغیر قصد کے قے کرنی اگرچہ بہت ہو اور قصد سے تہوڑی قے کرنی اور کان مین پانی ڈالنا یہ چیزین بہی
روزہ فاسد نہین کرتی ہین اور ذکر کے اندر تیل یا دوسری کوئی چیز داخل کی تو نزدیک امام
اعظم کے روزہ فاسد نہوگا اور نزدیک ابی یوسف رح کے فاسد ہوگا اور اگر مردہ عورت
یا چارپائی کے ساتھ یا قبل اور دبر کے سوا اور کسی اعضا مین وطی کی یا عورت سے بوسہ لیا یا
شہوت سے مساس کیا ان صورتون مین اگر انزال ہوا تو روزہ فاسد ہوگا اور اگر انزال نہوا
تو فاسد نہوگا اور اگر کہانا دانتون مین سے کچہ باقی رہا اوسکو ہاتہ سے نکالکر کہایا تو روزہ ٹوٹ

جاویگا پر کفارہ واجب نہوگا اور اگر زبان کی نوک سی نکال کر کہایا پس اگر وہ چیز برابر چنے کے ہی تو قضا واجب ہوگی اور اگر چنے سی بہت کم ہی تو روزہ نہ ٹوٹیگا اور اگر دانہ تل کا ثابت نگل گیا تو روزہ فاسد ہوگا اور اگر منہ مین رکہکر چبایا تو فاسد نہوگا اور قی منہ بہر اگر منہ مین آئی پہر اوسکو قصداً نگل گیا تو روزہ فاسد ہوگا اور اگر تہوڑی قی منہ مین آئی اور بغیر قصد کے اندر گئی روزہ فاسد نہوگا اور اگر منہ بہر بدون قصد کے اندر گئی تو نزدیک ابو یوسف رح کے فاسد ہوگا نہ نزدیک محمد رح کے اور اگر تہوڑی قی قصداً نگل جاوی تو نزدیک محمد رح کے فاسد ہوگا نہ نزدیک ابو یوسف کے اور مکروہ ہی روزی مین چکہنا یا چبانا کسی چیز کا بغیر عذر کے اور لڑکے کے لئی کہانا چبا کر دینا ضرورت کی صورت مین جائز ہی اور کلی کرنی اور ناک مین پانی ڈالنا بے ضرورت اور غسل کرنا اور تر کپڑی بدن پر لپیٹنا دفع گرمی کے واسطے مکروہ تنزیہی ہی نزدیک امام اعظم کے اسواسطے کہ یہ امور بے صبری پر دلالت کرتی ہین اور نزدیک ابی یوسف رح کے مکروہ تحریمیہ مسئلہ روزہ دار اگر رات کو ناپاک ہوا اور اوس حالت ناپاکی مین صبح کی روزہ اوسکا نہ ٹوٹیگا لیکن مستحب یہ ہی کہ صبح نکلنی کے آگے غسل کرے مسئلہ علما متفق ہین اس بات پر کہ روزی مین جہوٹ کہنی یا غیبت کسی کی کرنے یا کسی کو برا کہنی سے روزہ فاسد نہین ہوتا پر سخت مکروہ ہی اور نزدیک اوزاعی رحمہ اللہ کے روزہ فاسد ہوتا ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جسنے ترک نکیا جہوٹ بولنا اور گناہ کا کام پس حق تعالی احتیاج اوسکی روزی کا نہین یعنی روزہ اوسکا مقبول نہین مسئلہ اگر کوئی شخص کہانا کہاتا تہا یا وطی کر رہا تہا اوسوقت فجر ہوگئی پس فجر ہوتے ہی اوسنے کہانا منہ سی ڈال دیا اور ذکر جماع کرنے سے کہینچ لیا اس صورت مین نزدیک جمہور کے روزہ اوسکا صحیح ہوگا اور نزدیک مالک کے باطل ہوگا مسئلہ جس مریض کو روزہ رکہنی مین مرض بڑہنی کا ڈر ہوا اوسکو افطار کرنا جائز ہی اور مسافر کو جنکی تفسیر اوپر گذر چکی اونکو بہی جائز پس اگر مسافر کو روزہ ضرر کرنیوالا نہو تو اوسکو بہتر ہی کہ روزہ رکہے اور اگر مسافر جہاد مین ہو یا روزہ اوسکو مضر ہو تو اوسکو افطار کرنا بہتر ہے اور اگر روزہ قریب ہلاکی کے پونہچا وی تو اوس حال مین افطار کرنا

واجب ہی اگر اس حال مین روزہ رکھیگا تو گنہگار ہوگا اور جن بیمارون اور مسافرون نے افطار
کیے تھے اگر اوس مرض اور سفر کے حال مین وہ مرگئے تو قضا اونپر واجب نہوگی اور اگر بیمار چنگے
ہونے کے پیچھے اور مسافر مقیم ہونے کے بعد مرگئے تو جتنے دن مرض سے اچھے ہوا اور مسافرت سے مقیم ہوکے
جیتے رہے اوتنے دنون کے روزے اونپر واجب ہونگے اور جب اونہون نے قضا نہ کیے تو اونکے ولی پر
واجب ہے کہ اونکے متاع مال سے ہر روزے کے عوض ایک مسکین کا کہانا صدقہ فطر کے اندازے سے دیوے
لیکن یہ صدقہ دینا ولی پر اوسوقت واجب ہوگا کہ مریض اور مسافر مرتے وقت صدقہ دینے کو کہکر
مرے ہون اور بدون کہنے کے ولی پر واجب نہوگا ہان اگر ولی اپنی طرف سے احسان کرے تو درست ہے
مسئلہ قضا رمضان کی اگر چاہے ایک لخت ادا کرے اور اگر چاہے متفرق رکھے اگر سال بہر مین
قضا نکیا اور دوسرا رمضان آگیا تو پہلے اوس دوسرے رمضان کے روزے ادا کرے بعد اوسکے پہلے
رمضان کے روزے قضا کرے اور اس صورت مین کچہ صدقہ اوسپر واجب نہوگا **مسئلہ** جو
نہایت بڈہا بیطاقت روزہ رکھنے سے عاجز ہے وہ افطار کرے اور ہر روزے کے عوض صدقہ فطر کے
برابر کہانا دیوے پہر اگر طاقت روزے کی آجائے قضا اوسپر واجب ہوگی **مسئلہ** حاملہ یا دودہ
پلانے والی عورت اگر اپنی جان یا اپنے بچے کی جان پر خوف کرے تو افطار کرلے پہر قضا کرے اوسپر صدقہ
واجب نہوگا **فصل دوسری** نفل روزے کے بیان مین نفل روزہ شروع کرنے سے واجب
ہوجاتا ہے مگر جن دنون مین روزہ رکھنا منع ہے اون دنون مین شروع کرنے سے بہی واجب نہین
ہوتا ہے ف یعنی عید الفطر اور عید الضحے اور ذی الحجہ کی گیارہوین بارہوین تیرہوین کو منع ہے
اور نفل روزہ بغیر عذر کے توڑنا درست نہین اور عذر کے ساتہ درست ہے اور ضیافت بہی عذر
ہے اوسمین افطار کرلیوے بعد اوسکے قضا کرے **مسئلہ** اگر رمضان کے دنون مین سے کسی دن
مین لڑکا بالغ ہوا یا کافر مسلمان ہوا یا مسافر مقیم ہوا یا حیض والی پاک ہوئی یا بیمار نے تندرستی
پائی لیس اون سب پر واجب ہے کہ جسقدر دن باقی ہے اوسمین کہانا پینا موقوف کرین لڑکا اور
نو مسلم نے کہانا پینا موقوف کیا یا نکیا دونون صورت مین اون دونون پر قضا واجب نہوگی مگر مسافر

اور حائض اور بیمار پر واجب ہوگی مسئلہ عید الفطر اور عید الضحی کے دو دن اور ایام تشریق کے
دنوں مین روزہ رکھنا حرام ہے اون دنون مین روزہ شروع کرنے سے بھی واجب نہین ہوتا
لیکن اگر کسی نے نذر کی کہ مین ان دنون مین روزہ رکھونگا یا نذر کی تمام سال روزہ رکھنے
کی تو دونون صورتون مین ان دنون مین افطار کرے اور اگر روزہ رکھیگا تو گنہگار ہوگا لیکن نذر
اوسکے ذمے سے ساقط ہو جائیگی اور قضا اوسپر نہ آویگی ف حدیث مین آیا ہے کہ جو شخص رمضان
کے بعد شوال مین چھ روزے رکھیگا گویا کہ اوسنے تمام سال روزہ رکھا بعض علما نے کہا کہ شوال مین
روزے عید الفطر سے ملا کر نرکھے ف یعنی یون نکرے کہ عید کی صبح کو شروع کرکے عید کی ساتوین
کو تمام کرے بلکہ متفرق رکھے اسلیے کہ مشابہ نصارا کے ساتھ نہووے اور اسی مشابہت کے سبب
علما نے ملانے کو مکروہ کہا ہے اور فتوی یہ ہے کہ مکروہ نہین اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم شعبان مین
اکثر روزہ رکھتے تھے اور بعض حدیثون مین آدھے شعبان کے بعد روزہ رکھنا منع آیا ہے اس سبب
کہ ایسا نہو کہ ناطاقتی رمضان کے روزون کو مانع ہو جاوے مسئلہ ہر چاند مین تین روزے رکھنے
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم روزے ایام بیض کے کبھی تیرہوین اور چودھوین اور پندرھوین
رکھتے تھے اور کبھی شروع چاند مین اکھٹے تین روزے رکھتے تھے اور کبھی آخر چاند مین اور کبھی
دسوین کو ایک ایک روزہ اور کبھی جمعرات اور پیر اور جمعرات کو اور کبھی پیر جمعرات اور پیر کو رکھتے تھے اور
کبھی ایک چاند مین ہفتے اور اتوار اور پیر کو اور دوسرے چاند مین منگل اور بدھ اور جمعرات کو رکھتے
تھے عرفے کے دن جو شخص روزہ رکھتا ہے اوسکے اگلے اور پچھلے دو برس کے گناہ بخشے جاتے ہین اور
اگر عاشوری کے دن روزہ رکھیگا تو پچھلے ایک سال کے گناہ بخشے جائینگے اور مستحب یہ ہے
کہ عاشوری کے ساتھ ایک دن اور ملاوے خواہ اوسکے اول دن خواہ آخر کو اور صرف جمعے
دن روزہ رکھنا نزدیک بعض عالمون کے مکروہ ہے اور نزدیک امام ابو حنیفہ رح اور محمد رحمہما اللہ
کے مکروہ نہین مسئلہ روزہ وصال کا یعنی کئی دن پے در پے روزہ رکھنا بغیر افطار کے اور
روزہ رکھنا تمام سال کا مکروہ ہے اور سب سے بہتر طریق روزہ رکھنے مین طریق داؤد علیہ السلام

کہ ایکدن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے لیکن اس طور پر رکھنا بھی اس شرط پر ہے کہ ہمیشہ
رکھہ سکے کیونکہ عبادت ہمیشہ کی بہتر ہوتی ہے مسئلہ عورت کو بغیر اذن خاوند کے اور غلام کو
بدون حکم مالک کے روزہ نفل نچاہیے رکھنا فصل تیسری اعتکاف کے بیان مین اعتکاف
کرنا کسی مسجد مین عبادت ہے لیکن جامع مسجد مین بہتر ہے اور اعتکاف ہوجاتا ہے نذر کرنے سے
ف جب زبان سے کہا کہ مین نے اپنے اوپر اتنے دنون کا اعتکاف لازم کیا یا یون کہا کہ جسوقت یہ کام
میرا ہو ویگا تب مین اتنے دن اعتکاف کرونگا دونون صورتون مین اعتکاف واجب ہو جائیگا
لیکن پہلی صورت مین فی الحال ہوگا اور دوسری مین معلق اور مسجد مین ٹھہرانا اعتکاف کی نیت سے
اسی کو شرع مین اعتکاف کہتے ہین اور اعتکاف کی مدت مین اختلاف ہے اقل مدت اسکی ایک
دن ہے نزدیک امام اعظم رح کے اور آدھے دن سے زیادہ ہے نزدیک ابی یوسف رح کے اور ایک ساعت ہے
نزدیک محمد رح کے اور رمضان کے اخیر دس دن مین اعتکاف کرنا سنت موکدہ ہے اور جو اعتکاف واجب
ہے اوسمین روزہ رکھنا شرط ہے اور اسیطرح نفل اعتکاف مین بھی شرط ہے ایک روایت مین اور
عورت کو چاہیے کہ گھر کی مسجد مین اعتکاف کرے مسئلہ معتکف کو چاہیے کہ مسجد سے باہر نہ نکلے
مگر پیشاب یا پاخانہ یا جمعے کی نماز کے واسطے اور جمعے کیواسطے اوسوقت جاوے کہ جسمین جمعہ اور اوسکی سنتین ادا
ہوسکین اور جمعہ مسجد مین نماز کی قدر ٹھہرے زیادہ اوس سے دیر نکرے اگر دیر کی تو اعتکاف فاسد ہوگا
مسئلہ اگر معتکف بدون عذر کے ایکساعت مسجد سے نکلیگا اعتکاف اوسکا ٹوٹ جائیگا اور نزدیک
صاحبین رح کے جب تک آدھے دن سے زیادہ مسجد کے باہر ٹھہریگا فاسد نہوگا اور کھانا اور پینا اور
سونا اور بیچنا اور خریدنا مسجد مین بغیر حاضر کرنے اسباب کے معتکف کو جائز ہے اور غیر معتکف کو نہین
مسئلہ معتکف کو وطی اور جو چیز خواہش لاوے طرف وطی کے مثلاً بوسہ وغیرہ سب حرام ہے اور وطی
سے اعتکاف فاسد ہوتا ہے خواہ وطی رات کو کرے خواہ بھول کر اور مساس اور بوسے سے اعتکاف
فاسد ہوتا ہے اگر انزال ہووے اور بدون انزال کے نہین ہوتا ہے مسئلہ اعتکاف مین بالکل
چپ رہنا مکروہ ہے اور بیہودہ کلام کرنا اوس سے زیادہ مکروہ نیک کلام کیا کرے مثلاً کلام اللہ یا حدیث

یا نذر و دیڑہا کرے مسئلہ اگر کئی دن کی اعتکاف کی نذر کی لیں او ن دنون کی راتون کو بہی
اعتکاف کرنا لازم ہوگا اور اسیطرح اگر دو دن کی نذر کی تو دو رات کا بہی اعتکاف لازم ہوگا
اور نزدیک ابی یوسف رح کے صرف اوس ایک رات کا لازم ہوگا جو دونون کے درمیان ہے اور اگر
نذر کی ایک مہینے کے اعتکاف کی تو ایک لخت ایک مہینے کا اعتکاف لازم ہوگا اگرچہ ایک لخت کا ذکر
زبان سے نکیا ہو مسئلہ اعتکاف شروع کرنے سے لازم ہوجاتا ہے مگر نزدیک امام محمد کے نہین ہوتا ہے

کتاب الحج

اسلام کے رکنون مین سے ایک رکن حج ہے اور وہ فرض عین ہوجاتا ہے جسوقت اوسکی شرطین پائی
جائین اور جسنے حج کو فرض نجانا وہ کافر ہے اور اوسکی شرطین موجود ہونے پر جسنے ترک کیا وہ فاسق ہے
چونکہ ان ملکون مین اکثر شرطین حج کی موجود نہین اسلیے اوسکے مسائل اس رسالہ مختصر مین مذکور
نہوئے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ ساری عمر مین حج ایک مرتبہ واجب ہوتا ہے نہ بار بار پس حاجت کے
وقت اوسکے مسائل سیکہنا ہوسکتا ہے واللہ اعلم ف مصنف رحمہ اللہ نے اگرچہ مسائل حج کے ذکر
نہین کیے پر یہ عاجز بطور انتصار کے کچہ بیان کرتا ہے مسئلہ شرطین حج کی یہ ہین کہ حج کرنے والا آزاد
اور عاقل اور بالغ اور مسلمان ہو اور بیمار اور اندہا اور ضامن کیسیکا نہو اور سواری اور راہ
کی خرچ پر قادر ہو اور اہل و عیال کا نفقہ پہر آنے تک کا دے سکتا ہو اور راہ مین امن بیشتر ہو یعنی
اکثر لوگ اوس راہ سے حج کر آتے ہون گو بعض وقت بعض لوگ اتفاقاً ہلاک ہون اوسکا اعتبار
نہین اور عورت کے لیے اوسکا شوہر یا محرم عاقل نیک بخت ساتہ ہو مسئلہ فرض حج کے تین ہین
ایک تو احرام باندہنا دوسرا عرفات مین کہڑا ہونا اور تیسرا طواف الزیارۃ کرنا کہ اوسکو طواف الافاضہ
اور طواف الرکن بہی کہتے ہین مسئلہ واجب حج کے پانچ ہین ایک مزدلفہ مین رات کو رہنا دوسرا
جمرات مین کنکریان مارنا تیسرا صفا مروہ مین دوڑنا چوتہا بال منڈانا یا کترانا پانچوان طواف الصدر
کرنا یعنی پہرتے وقت طواف رخصت کا کرنا مستحب ہے اسکو طواف الوداع بہی کہتے ہین پس اسکے سوا
سنتین اور مستحبات ہین مسئلہ جان لو کہ احرام باندہنے کے بعد حرام ہے وطی کرنا اور جہگڑا اور لڑائی کرنا اور

جہوٹ بولنا اور غیبت اور تہمت اور برائی کرنا اور گالی دینا اور فحش بکنا اور شکار دریا اور خشکی کا کرنا اور سر اور بدن کے بال منڈانا اور سر اور ڈاڑہی خطمی سے دہونا اور ناخن اور موچہین کترنا اور موزہ پہننا اور پگڑی باندہنا اور سیے ہوئے کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا پس زیادہ تفصیل بڑی کتابون مین دیکہ لے جسکو حاجت ہو

کتاب التقوی

اسلام کی ارکان کے بعد یعنی نماز و روزہ و حج و زکوۃ کے مسائل جاننے کے بعد حرام اور مکروہ اور شبہے کی چیزون کو دریافت کرنا اور اونسے بچنا یہ بہی اسلام مین ضرور ہے کیونکہ بدون جانے اونکی سے احتیاط کرنا اونسے مشکل ہے پس اگر مسلمان اونکو نجانیگا اور اونسے نہ بچیگا تو اوسکی مسلمانی مین بیشک نقصان آویگا پس اسی واسطے اس کتاب التقوی کی پانچ فصلون مین وہ چیزین بیان کی گئین **فصل پہلی** کہانے کے بیان مین مردار یعنی جو جانور کہ آپ سے مرا ہو اور بہنے والا لہو اور سور اور وہ جانور کہ بلندی سے گر کر مرا ہو اور وہ جانور کہ گلا گہوٹنے سے یا کسی صدمے سے مرا ہو اور وہ جانور کہ اوسکو کسی کافر غیر کتابی نے ذبح کیا ہو اونکا کہانا حرام ہے اور اسی طرح جو جانور کہ اوسکو کسی مسلمان یا کتابی نے ذبح کیا اور قصداً بسم اللہ ترک کی وہ بہی حرام ہے اور اگر بہول کے ترک کی تو نزدیک امام مالک رح کے حرام ہے اور نزدیک امام اعظم رح کے حلال **مسئلہ** چنگل سے پکڑنے والے جانور اور پہاڑ کہانے والے چارپائے اگرچہ کفتار اور لومڑی ہون اور ہاتہی اور گدہے اور خچر اور زمین مین گہسے رہنے والے جانور مانند چوہے اور نیول اور سوا اونکے جو حشرات زمین کے ہین جیسے کیچوے وغیرہ اور جانور کہ اکثر نجاست کہاتا ہے اون سب کا کہانا حرام ہے اور جو کوا کہ دانہ اور نجاست دونون کہاتا ہے وہ مکروہ ہے اور گہوڑا حلال ہے اور نزدیک امام اعظم کے مکروہ ہے اور کوے کہیتی کے کہ وہ فقط دانہ کہاتے ہین حلال ہین اور خرگوش اور دوسرے حیوانات جنگلی کہ درندون مین سے نہین وہ حلال ہین اور دریائی حیوانون مین سے نزدیک امام اعظم کے سوا مچہلی کے کوئی قسم کے جانور حلال نہین اور مچہلی کہ گرمی یا سردی وغیرہ مین بدون آفت کے مرکر پانی پر چت ہو

ہے تو وہ حرام ہے نزدیک امام اعظم رح کے اور مچھلی ورٹیڑی مین ذبح شرط نہین ہے اسیواسطے کافر کی
شکار کی ہوئی مچھلی بہی حلال ہے مسئلہ طعام اوسقدر کہانا فرض ہے کہ جسمین زندگی باقی رہے اور
اسقدر کہانا کہ جسمین نماز کہڑا ہو کر پڑہ سکے اور روزہ رکہنی کی طاقت حاصل ہو مستحب ہے اور
آدہے پیٹ تک کہانا سنت ہے اور پیٹ بہر کہانا مباح ہے اور اگر جہاد مین طاقت ہونے کی
نیت اور دینی علوم مین محنت کرنے کی نیت سے پیٹ بہر کہاوے تو بہی مستحب ہے اور پیٹ بہر سے زیادہ
کہانا حرام ہے مگر روزہ رکہنے کے قصد یا مہمان کی خاطر سے جائز ہے مسئلہ ناچاری کی حالت
مین یعنی بہوک سے جب مرنے کا اندیشہ ہو اور اوسوقت غذا حلال نہ ملے تو مردار حلال ہوتا ہے اور
جو چیز حرام ہے وہ بہی حلال ہوتی ہے بلکہ اوسوقت فرض ہوتا ہے کہانا مردار وغیرہ کا نزدیک امام
اعظم رح کے اور اگر نہ کہایا اور مرگیا تو گناہگار ہوگا لیکن پیٹ بہر نہ کہاوے جان بچانے کے اندازکہاوے
نزدیک ابی حنیفہ رح کے اور امام شافعی رح اور احمد رح کے ایک قول مین یہی حکم ہے اور نزدیک
امام مالک رح کے پیٹ بہر کر کہاوے اور ایسی حالت مین اگر غیر کے مال سے جان بچنے کی قدر کہاوے اور
اوسکی قیمت ادا کرنے کی نیت ہووے تو جائز ہے لیکن اگر اوسنے احتیاط کی غیر کے مال سے نکہایا
اور مرگیا تو ثواب دیا جاویگا گنہگار نہوگا مسئلہ مرض مین دوا کہانی جائز ہے نہ واجب اگر دوا
نہ کہائی اور مرگیا گنہگار نہوگا مسئلہ قسم قسم کے میوے اور طرح طرح کی غذای لطیف کہانا جائز ہے
لیکن اوسمین خرچ حد سے زیادہ کرنا اسراف ہے اور منع مسئلہ سونے اور چاندی کے برتن مین
کہانا اور پینا مرد اور عورت دونون کو حرام ہے مسئلہ شراب انگوری نجاست غلیظہ اور حرام
قطعی ہے جو شخص اوسکو حرام نجانے وہ کافر ہے اور اوسکو یون بناتے ہین کہ پانی انگور کا بدون جوش آئے
کے رکہہ چہوڑتے ہین یہانتک کہ وہ نشہ لانے والا ہو اور کف اوسمین اوٹہ آوے اور وہ شراب کرتر
فرمایا کشمش بہی بناتے ہین اور ملا انگوری کہ انگور کے پانی کو جوش دیکر جوش دیکر دو تہائی سے کم خشک کرکے رکہہ
چہوڑتے ہین سکر ہونے اور کف لانے تک یہ تینون قسمین نجس ہین لیکن نجاست ان کی خفیفہ ہے
نہ غلیظہ اور دوسری شراہین کہ خرما یا کشمش کے پانی مین جوش دیکر بناتے ہین یا شہد یا انجیر یا گیہون

یا چاول جوار وغیرہ سے تیار کرتے ہیں اور مثلث انگوری کہ انگور کے پانی کو جوش دینے کے بعد ایک تہائی باقی رکھتے ہیں یہ سب شرابیں بھی اون تینوں کے مانند نجس ہیں اور حرام نزدیک محمد رح کے اگرچہ ایک قطرہ بھی ہو دلیل اونکی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز نشہ لاوے زیادتی سے اوسکی حرام ہے ایک قطرہ اوسکا اور جو چیز نشہ لانیوالی ہے وہ شراب ہے یعنی مانند شراب کے ہے حرمت اور نجاست میں اور نزدیک امام اعظم رح کے جو چار شرابیں پہلی کہی ہیں اونکے سوا یہ شراب انگوری اور شراب خرما تر اور شراب کشمش اور طلا انگوری کے سوا اور جو پہلی شرابیں ہیں یہ سب نہ تو نجس ہیں نہ حرام ہاں جو شخص لہو ولعب کے ارادے سے پیوے تو حرام ہے اور اگر طاقت کے قصد سے پیوے تو جائز ہے لیکن یہ قول امام اعظم کا متروک ہے اور فتوے امام محمد رح کے قول پر ہے مسئلہ شراب سے کسی طرح کا فائدہ اوٹھانا درست نہیں کسی جا ہے کہ اس سے علاج چارپائے کا بھی نکیا جائے اور نہ لڑکوں کو دیجاوے اور نہ زخم کے مرہم میں ڈالیجاوے مسئلہ کھانا کھانے اور پانی پینے کے وقت سنت وہ ہے کہ اول بسم اللہ کہے اور آخر اوسکے الحمد للہ اور کھانے کے قبل اور کھا کر ہاتھ دھووے اور پانی تین گھونٹ کرکے پیوے ہر بار اول میں بسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ کہے مسئلہ گھوڑی کا دودھ نشے کے سبب حرام ہے اور پیشاب ماکول اللحم کا بھی حرام ہے مسئلہ گوشت اگر مسلمان یا کسی کتابی سے مول لیوے تو حلال ہے اور اگر کسی بت پرست سے لیوے تو حرام ہے مسئلہ ہدیہ قبول کرنے کے لیے غلام اور لونڈی اور لڑکے کا قول معتبر ہے مسئلہ مثلاً کسی غلام نے کہا کہ یہ ہدیہ تمہارے فلانے دوست نے بھیجا ہے اوسکا کہنا کفایت کرتا ہے مسئلہ اگر کسی عادل نے کہا کہ یہ پانی پاک ہے یا کہا ناپاک ہے دونوں صورتوں میں قول اوسکا قبول کیا جائیگا اگر کسی فاسق نے یا جسکا حال معلوم نہیں اوسنے خبر دی پانی کی نجاست پر ایسی صورت میں دل میں سوچے جس طرف دل کی رای غالب ہووے اوسی پر عمل کرے پس اگر گمان غالب ہو کہ یہ کہنے والا سچا ہے پانی کو گرا دے اور تیمم کرلے اور اگر گمان غالب ہو کہ جھوٹا ہے تو وضو کرے اوس سے لیکن بہتر وہ ہے کہ وضو کرے اور پھر تیمم کرلیوے مسئلہ سوداگر کے غلام کی ضیافت

قبول کرنی درست ہی اور کپڑا یا نقدی یا غلہ اوس سے لینا درست نہین اوسکے مولی کی اجازت بغیر
مسئلہ ضیافت قبول کرنی ظالم امیرون اور ناچنے والے اور گانی والے اور چلا چلا
رونے والی عورتون کے اور قبول کرنا ہدیہ اونکا منع ہی اگر مال اکثر اونکا حرام کا ہووے
اور اگر جان لیوے کہ اکثر مال حلال کا ہی تو درست ہی **فصل دوسری لباس** اور اوسکے مانند
کے بیان مین کپڑا ستر ڈہانکنے کے قدر اور گرمی اور سردی جو ہلاکی کو پہونچانیوالی ہین اونکے
دفع کرنے کی قدر پہننا فرض ہی اور اوس سے زیادہ پہننا خدا کی نعمت ظاہر کرنے اور شکر
ادا کرنے اور زینت کے لیے مستحب ہی اور سنت وہ ہی کہ لباس انگشت نمانہ پہنے اور دامن اور
ازار آدہی پنڈلی تک پہنے اور ٹخنے تک بہی جائز ہی اور اوس سے زیادہ نیچے لٹکانا حرام ہی اور سنت
کی نیت سے شملہ بالشت بہر چہوڑنا مستحب ہے اور اسراف اور فخر دکہانے کی نیت سے زیادہ تکلف کرنا
پوشاک مین مکروہ ہی یا حرام اور اگر یہ نیت نہو تو مباح ہے اور زرد اور زعفرانی رنگ کے
کپڑے مردون کو حرام ہین نہ عورتون اور ایک روایت ہی کہ مطلق سرخ رنگ مردون کو
مکروہ ہی مگر خطدار درست ہی مانند سوسی کے اور جو کپڑا تانا اور بانا اوسکا دونون ریشم
ہون وہ عورتون کو درست ہے نہ مردون کو مگر چار اونگلی کے برابر مانند سنجاف کے اونکو بہی
درست ہی اور جو کپڑا کہ بانا اوسکا ریشمی اور تانا سوت یا اون کا ہو اوسکو فقط لڑائی
مین پہننا درست ہی اور جس کپڑے کا بانا سوت اور تانا ریشمی ہو وہ مشروع ہی ہر حال مین وہ درست
ہے اور ریشمی کپڑے کا بچہونا اور تکیہ بنانا درست ہے نزدیک امام اعظم کے اور نزدیک صاحبین کے
منع ہی مسئلہ چاندی اور سونے کے زیور عورتونکو پہننا جائز ہے اور مردون کو حرام ہی مگر انگوٹہی
چاندی کی بنی ہوئی اور سونا اوسکے نگینے کے چارون طرف لگا ہوا درست ہی مسئلہ اور ٹوٹا ہوا
دانت چاندی کے تار سے باندہنا جائز ہے نہ سونے کے تار سے اور صاحبین کے نزدیک سونے
کے تار سے بہی جائز ہی اور انگوٹہی لوہے و پیتل وغیرہ کی جائز نہین مسئلہ بادشاہ اور قاضی کو
انگوٹہی مہر کے لیے رکہنی سنت ہی اور روزنکو نرکہنی بہتر ہی مسئلہ جس برتن مین چاندی کی میخ وغیرہ

اور سونا یا چاندی کی لگی ہوئی کرسی پر بیٹھنا جائز ہے بشرطیکہ چاندی کی جگہ سے منہ لگانے اور بیٹھنے میں احتیاط کرے اور نزدیک ابی یوسف رح کے مکروہ ہے اور امام محمد رح سے دو روایت ہیں ایک میں تو جائز ہے اور دوسری میں منع مسئلہ لڑکے کو ریشمی کپڑا اور سونا پہنانا حرام ہے **فصل تیسری** وطی اور جو چیز خواہش دلانیوالی وطی کی ہے اوسکے بیان میں اپنی جورو یا لونڈی کو پیچھے کی راہ سے یا حیض و نفاس میں وطی کرنی حرام ہے اور لواطت حرام قطعی ہے جو اوسکو حرام نجانے وہ کافر ہے اور اجنبی عورت اور مرد کو شہوت سے دیکھنا حرام ہے اور اسی طرح اجنبی عورت پر شہوت سے ہاتھ ڈالنا اور حرام کاری کی کوشش میں چلنا پھرنا بھی حرام ہے حدیث میں آیا ہے کہ آنکھ کا زنا دیکھنا اور ہاتھ کا زنا پکڑنا اور پاؤں کا زنا راہ چلنا اور زبان کا زنا بات کہنا ہے اور فرج ان سب کی تصدیق کرتی ہے اور سب کو جھٹلاتی ہے مسئلہ غیر کے ستر کی طرف دیکھنا حرام ہے مگر طبیب یا ختنہ کرنے والے یا دائی یا حقنہ کرنے والے وغیرہم کو جائز ہے کہ مرض میں ضرورت کی قدر نظر کریں نہ زیادہ اور ایک مرد کو دوسرے مرد کا بدن دیکھنا درست ہے ستر عورت کے سوا یعنی ناف سے زانو تک نہ دیکھے اور ایک عورت کو دوسری عورت کی ناف سے زانو تک بھی دیکھنا درست نہیں اور اور باقی بدن دیکھنا جائز ہے اور اسیطرح عورت کو غیر مرد کے ستر کے سوا باقی بدن کا دیکھنا درست ہے بدون شہوت کے اور شہوت کے حال میں ہرگز نہیں درست اور مرد کو اجنبی عورت کا بدن دیکھنا بالکل درست نہیں مگر جو عورت ضروری کاموں کے واسطے باہر نکلتی ہے اوسکا منہ اور دونوں ہاتھ دیکھنا درست ہے اگر شہوت نہو اور اگر شہوت ہو تو درست نہیں قرآن مجید میں حق تعالے نے فرمایا ہے کہ کہدے اے محمد مسلمان مردوں کو کہ عورتوں سے آنکھیں بند کریں اور شرمگاہ نگاہ رکھیں اور کہو مسلمان عورتوں کو مردوں سے آنکھیں چھپاویں اور شرمگاہ نگاہ رکھیں اور حدیث میں آیا ہے کہ جسنے اجنبی عورت کی طرف شہوت سے نظر کی قیامت کے دن پگھلا ہوا سیسہ اوسکی آنکھوں میں ڈالا جاویگا اور اپنی عورت اور لونڈی کا سارا بدن دیکھنا درست ہے لیکن مستحب یہ ہے کہ شرمگاہ نہ دیکھے اور

مان اور بہن اور بیٹی اور پوتی اور سوا انکے جتنی عورتین محرمات مین سے ہین اونکی اور غیر کی لونڈی کے سر اور مُنہ اور پنڈل اور بازو دیکہنا اور اونکو ہاتہہ لگانا درست ہے اگر شہوت سے اُوسکو امن ہو اور پیٹ اور پیٹہہ اور ران دیکہنا درست نہین ہے اور غلام اپنے مالک کے حق مین مانند اجنبی کے ہے پس اوسکو منہ اور دونون ہاتہہ کے سوا باقی اعضا مالک کا دیکہنا درست نہین ہے اور اجنبی عورت کیطرف نکاح کے ارادہ سے یا مول لینے کے وقت شہوت کے ساتہہ بہی دیکہنا جائز ہے اور اسیطرح گواہ کو بہی گواہ ہونے یا گواہی دینے کے وقت اور حاکم کو بہی انصاف کیوقت دیکہنا درست ہے مسئلہ خوجہ اور اختہ کا حکم مرد کا ہے ف یعنی جس طرح عورت کو غیر مرد سے پردہ کرنا فرض ہے اسی طرح اونسے بہی خوجہ جنکے خصیہ ذکر کٹے ہوے ہون اور آختہ کہتے ہین جسکے خصیے نکال لیے گئے ہون مسئلہ حمل رہنے کے خوف سے عزل کرنا یعنی وطی کرنے مین انزال کے وقت منی باہر ڈالنی منع ہے منکوحہ سے بغیر اذن اوسکے اگر وہ حرہ ہے اور اگر وہ غیر کی لونڈی ہے تو اوسکے مالک کے بدون حکم نہین جائز اور اپنی لونڈی سے درست ہے بغیر اذن اوسکے مسئلہ اگر کسی نے باندی مول لی یا کسی نے اوسکو ہبہ کیا یا میراث یا کسی اور سبب سے ہاتہہ لگی پس نہ وطی اوسکی درست ہے اور نہ بوسہ نہ مساس جبتک اوسکے ملک مین آنے کے بعد ایک حیض پورا نہولیوے اور اگر باندی نابالغ ہے یا بڑہیا کہ حیض موقوف ہوگیا تو بعد ایک مہینے کے وطی جائز ہوگی مسئلہ اگر کسی کے ملک مین دو لونڈی ایسی ہون کہ نکاح دونون کا ایک ساتہہ کرنا شرع مین منع ہو مثلاً دونون آپسمین بہن ہون پس اسصورت مین اگر اون دونون مین سے ایک کے ساتہہ اوسنے وطی کی تو دوسری اوسپر حرام ہوگئی جب تک اوس وطی کی ہوئی کو اپنی ملک سے الگ نکریگا یا کسی اور سے نکاح نکردیگا فصل چوتہی کسب اور تجارت کے بیان مین حدیث مین آیا ہے کہ تلاش کرنا حلال روزی کا فرض ہے بعد اور فرضون کے ف یعنی جو فرائض کہ مقرر ہین مانند نماز روزہ اور سوا اونکے اول مرتبہ اونکا ہے بعد اونکے طلب کرنا کمائی حلال کا فرض ہے اور سب کسبون سے بہتر کسب اپنے ہاتہہ کا داؤد علیہ السلام زرہ اپنے ہاتہہ سے بناتے تہے اور بیچکر کہاتے تہے اور بہتر کسب کہا ہے بیچ مبرور ہے یعنی وہ کہ فساد اور کراہت سے پاک ہو ف فقہ مین تفصیل اوسکی لکہی ہے

کہ افضل کسب جہاد ہے پھر تجارت پھر زراعت پھر ہاتھ کی کمائی مسئلہ بیع اگر مال نہو مانند مردار یا لہو چیز کے بیع اوسکی باطل ہے اور اگر بیع مال ہو لیکن قابل قیمت کے نہو مانند اوس جانور کہ ہوا مین اوڑتا ہے یا وہ مچھلی کہ پانی کے اندر ہے اونکی بیع بھی باطل ہے ف ہان اگر جانور کو پھر آنے کی عادت ہو جسطرح کبوتر یا مچھلی ایسی چھوٹے حوض مین ہو کہ ہاتھ سے پکڑ سکتے ہون اس صورت مین بیع اونکی جائز ہوگی اور مانند شراب اور سور کے کہ یہ دونون اگرچہ کفار کے نزدیک قیمت دار مال ہین پر شرع کے نزدیک اونکی قیمت نہین پس یہ دونون اگر نقد روپیون کے عوض بیچے جاوین اونکی بیع بھی باطل ہوگی اور اگر مثلاً کپڑے یا کسی اور اسباب کے عوض بیچے جاوین تو اوس صورت مین بھی بیع اوسکی باطل اور اسباب کی بیع فاسد ف بیع کی چار قسمین ہین نافذ موقوف فاسد باطل جسمین مبیع اور ثمن دونون مال ہون اور بیچنے والا اور لینے والا دونون عاقل ہون خواہ وہ دونون اپنے واسطے خرید و فروخت کرتے ہون یا کسی اور کے وکیل یا ولی ہون اوسکو بیع نافذ کہتے ہین اور اگر کسی نے غیر کا مال بدون اجازت اوسکے بیچا نہ تو یہ اوسکا ولی ہے اور نہ وکیل اوسکو بیع موقوف کہتے ہین یہ بیع صحیح نہوگی جبتک مال کا مالک اذن نہ دیوے اور اگر باعتبار اصل کے بیع درست ہو اور باعتبار عارض نادرست تو اسکو بیع فاسد کہتے ہین مثلاً ایک کپڑا بیچا شراب کے عوض مین پس کپڑے کی بیع اصل مین تو درست ہے لیکن شراب کے عوض مین فاسد ہے کیونکہ شراب مین مال متقوم نہین ہے اور کپڑا مال متقوم ہے پس مال کو غیر مال کے ساتھ عوض کرنا درست نہین اور اگر کسی وجہ سے درست نہو اوسکو باطل کہتے ہین مانند بیع مردار یا شراب کے بیع باطل مین خریدار مبیع کا مالک نہین ہوتا ہے لیکن بیع کو فسخ کرنا واجب ہے ف اور اگر فسخ نکیا تو واجب ہوگا اوسپر قیمت اوسکی دینی نقدی مین سے مثلاً کسی نے شراب دیکر کپڑا لیا پس کپڑا لینے والے پر واجب ہے کہ کپڑے کی قیمت نقود مین سے دیوے مسئلہ دودھ بغیر دوہنے کے جانور کے تہنون مین بیچ ڈالنا درست نہین یہ بیع باطل ہے کیونکہ اوسمین دودھ ہونے مین شک ہے کہ ہوا ہو دودھ نہو مسئلہ جو بیع بیچنے والا اور مول لینے والے مین جھگڑا ڈالنے والی ہے وہ فاسد ہے مانند بیع پشم کے بھیڑ بکری کے بدن پر یا بیع کڑی کی چھت مین لگی

ایک گز کپڑے کی تھان میں سے یا بیچ کرے مدت مجہول کے ساتھ مثلاً خریدار نے کہا کہ جس دن مینہ برسیگا یا کہ ہوا زور
کی چلیگی اوسدن قیمت دونگا اور ان صورتوں میں جھگڑا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مثلاً خریدار چاہتا ہے کہ بال بھیڑ
بکری کی پیٹھ سے دلا کر کاٹ لیوے یا کڑی اچھی سی یا جی چن کر نکال لیوے یا گز بھر کپڑا اپنی پسند کے موافق پھاڑ
لیوے یا مینہ برسنے اور تند ہوا چلنے کے دن قیمت مال کی دیوے اور بائع اسوجہ سے راضی نہیں ہوتا ہے اور
اوسکا راضی نہونا بھی صورت آپس کی نزاع کی ہے پس مشتری کو لازم ہے کہ اسطرح کی بیع فاسد کو
فسخ کرے اور اگر مشتری نے فسخ نکیا بلکہ بائع نے بالوں کو پیٹھ سے نکال دی اور گز بھر کپڑا تھان سے پھاڑ دیا یا
مشتری نے مدت مجہول کو موقوف کیا بیع صحیح اور لازم ہو جائیگی مسئلہ شرط فاسد سے بیع فاسد ہوتی
ہے اور شرط فاسد وہ ہے کہ مقتضاے عقد کا نہو یعنی جن شرطونکو عقد چاہتا ہے وہ اونمیں سے نہو اور
اوسمیں نفع ہو بائع کو یا مشتری کو یا مبیع کو اگر مبیع مستحق نفع کا ہے یعنی مبیع نفع کو نفع سمجھتا ہو
اور وہ لینا فائدہ حاصل کرنے کی عقل اور شعور رکھتا ہو اور اگر مبیع کو یہ لیاقت نہیں ہے
تو اوسکا نفع معتبر نہوگا مسئلہ کسی نے مثلاً مکان لیا اس شرط پر کہ بائع اوسپر اوسکا قبضہ
کر دیوے پس یہ شرط صحیح ہے فاسد نہیں اسلیے کہ یہ شرط مقتضاے عقد کے ہے اور اگر بائع نے کپڑا بیچا اس شرط
پر کہ مشتری اوسکو کسی اور کے پاس نہ بیچے پس یہ شرط اگرچہ مقتضاے عقد کے نہیں ہے لیکن فاسد بھی
نہیں اسلیے کہ اسمیں کسیکا نفع نہیں اور اگر بائع نے گھوڑا بیچا اس شرط پر کہ خریدار اوسکو فربہ
کرے اسمیں گھوڑے کو نفع ہے لیکن گھوڑا انسان نہیں ہے کہ نفع سمجھے اور مشتری بھی فربہ ہونے کی غذا طلب
کرے پس یہ شرط بھی فاسد نہیں اسطرح کی شرط کرنی لغو ہے اور بیع صحیح اور اگر کسی نے مکان بیچا اس شرط
پر کہ بیچنے کے بعد ایک مہینے تک اسمیں رہا کرے پس شرط فاسد ہے کیونکہ اسمیں بائع کو نفع ہے اور اگر کسی نے
کپڑا اس شرط پر مول لیا کہ بائع اوسکو سیکر پہنا دیوے پس یہ شرط فاسد ہے کسواسطے کہ اسمیں لینے
والے کو نفع ہے اور اگر غلام بیچا اس شرط پر کہ لینے والا اوسکو لیکر آزاد کرے پس یہ شرط فاسد ہے
اس سبب سے کہ اسمیں غلام کو منفعت ہے پس اس طرح کی بیع و شرا سے بچنا واجب ہے کیونکہ
ایسی شرطوں سے بیع فاسد ہوتی ہے اور بیع باطل اور بیع فاسد کے مسائل کی زیادہ تفصیل فقہ کی

کتابون مین موجود ہے **مسئلہ** سود لینا حرام ہے بیع اور قرض دونون مین اور گناہ کبیرہ ہے
جو شخص اوسکی حرمت کا منکر ہے وہ کافر ہے **مسئلہ** جان تو بیاج دو قسم پر ہے ایک بیاج
نسیہ دوسرا بیاج فضل بیاج نسیہ وہ ہے کہ نقد مال کو وعدے پر بیچے اور بیاج فضل وہ ہے کہ تہوڑے مال کو
بہت کے عوض بیچے پہر اگر دو چیزین پائی جائین ایک اتحاد جنس دوسرا اتحاد قدر تو نزدیک امام
اعظم رح کے دونون قسمین ربوا کی حرام ہوتی ہین یعنی ربوا نسیہ بہی اور ربوا فضل بہی اور قدر سے
مراد ہے کیل یا وزن اور اگر ان دونون چیزین سے ایک پائی جاوے یعنی صرف اتحاد جنس پائی
جائے یا اتحاد قدر تو ربوا وعدے کا حرام ہوگا نہ ربوا زیادتی کا پس اگر گیہون کے عوض گیہون
یا جوار عوض جوار کے یا چنے عوض چنے کے یا سونا عوض سونے کے یا چاندی عوض چاندی کے
یا لوہا عوض لوہے کے بیچا جاوے تو فضل اور نسیہ دونون اونمین حرام ہین کیونکہ اتحاد
جنس اور اتحاد قدر دونون چیزین اونمین موجود ہین اور اگر گیہون عوض چنے کے یا سونا عوض
چاندی کے یا لوہا عوض تانبے کے بیچا جاوے تو فضل حلال ہے اور نسیہ حرام کس واسطے کہ گیہون اور
چنے دونون ایک طرح کی کیل سے بیچے جاتے ہین اور لوہا اور تانبا دونون ایک صورت
کی ترازو اور بٹون سے اور سونا اور چاندی ایک طرح کی ترازو اور بٹون سے بیچے جاتے ہین
پس اونمین قدر متحد ہے اور جنس مختلف اسلیے فضل حلال ہوا اور نسیہ حرام اور اگر گزہی کپڑا گزہی
کپڑے کے عوض اور گھوڑا گھوڑے کے عوض بیچا جاوے تو بہی فضل حرام ہے اور نسیہ حرام کیونکہ یہان
اتحاد جنس موجود ہے اور قدر نہین اور اگر اتحاد جنس اور اتحاد قدر دونون نہ پائی جائین تو فضل
بہی اور نسیہ بہی مثلاً گیہون سونے یا لوہے کے عوض بیچے تو فضل اور نسیہ دونون جائز ہین اسلیے
کہ یہان نہ اتحاد جنس ہے نہ اتحاد قدر کیونکہ گیہون کیلی ہین اور سونا اور لوہا وزنی اور اگر سونا لوہے
کے بدل یا لوہا سونے کے بدل بیچے اونمین بہی فضل اور نسیہ دونون جائز ہین کیونکہ یہان نہ
اتحاد جنس ہے اور نہ اتحاد قدر کس واسطے کہ ترازو اور بٹے سونے کے اور ہین اور ترازو اور بٹے
لوہے کے اور ہین اور اسیطرح اگر گیہون چونے کی عوض بیچے اور اونمین بہی فضل اور نسیہ

دونون جائز ہین اسلیے کہ گیہون کے کیل اور ہین اور جو کے کیل اور اور نزدیک امام شافعی رح
کے کہانے کی چیزون مین اور سونے اور چاندی مین ربوا جاری ہوگا انکی جنس متحد ہونے
کی صورت مین اور لوہے اور تانبے اور پیتل اور چونا اور اونکے مانند مین ربوا جاری
نہوگا اور امام مالک رح کے نزدیک کہانے کی چیزین اگر لائق ذخیرے کے ہوونگے تو اونمین
ربوا جاری ہوگا اور اگر ایسی نہونگی تو نہوگا جیسے تازی میوہ اور ترکاری وغیرہ مین اونکے
نزدیک ربوا نہین ف تفصیل اس اجمال کی یون ہے کہ حدیث شریف مین حکم ہے کہ سونا اور چاندی
گیہون اور جو کہجور و نمک اونکی جنس کے عوض یعنی سونا عوض سونے کے اور چاندی عوض
چاندی کے اور گیہون عوض گیہون کے اور جو عوض جو کے اور کہجور عوض کہجور کے اور نمک
عوض نمک کے برابر بیچین اور اوسی مجلس مین ہاتہون ہاتہہ لین دین کرین کہ فضل اور نسیہ
دونون اونمین ربوا ہین اتحاد جنس مین پس جب حدیث مین ان چہہ چیزون کا ربوا ذکر
ہوا علماء نے اور چیزون کو اونپر قیاس کیا لیکن اون چہہ مین علت ربوا کی کیا ہے اسمین اختلاف
ہے امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک اونمین قدر ساتہہ جنس کے علت ربوا کی ہے اور قدر سے
مراد وزن یا کیل ہے پس سونا چاندی شرع مین دونون وزنی ہین اور انمین وزن علت ہے
ربوا کا اور ان دونون کے سوا جو چیزین وزنی ہین مانند تانبے پیتل لوہے اور غیر اونکا اونمین
بہی علت ربوا کی وزن ہے اور باقی گیہون جو خرما نمک یہ چارون شرع مین کیلی ہین گو عرف
مین ہون پس اونمین کیل ربوا کی علت ہے پہر جو چیزین کیلی ہین مانند چونے وغیرہ کے اونمین
بہی علت ربوا کی کیل ہے پس خلاصہ قول امام اعظم کا یہ ہے کہ چیزین خواہ وزنی ہون خواہ کیلی
اونکی جنس کے بدل فضل اور نسیہ کر ساتہہ بیچنا حرام ہے اور اگر جنس مخالف ہو اور قدر ایک ہو مانند
گیہون اور چنے کے اوسمین فضل حلال ہے اور نسیہ حرام اور اگر جنس ایک ہو اور قدر نہ پایا جائے
اور اوسمین بہی فضل حلال ہے اور نسیہ حرام چنانچہ اگر ایک تہان گزی دیکر دو تہان گزی
لیوے تو درست ہے اور امام شافعی رح کے نزدیک اون چہون مین علت ربوا کی ثمنیت

اور قوت ہی پس سونے چاندی مین تو ثمنیت ہی اور باقی چارون مین قوت پس اونکے نزدیک
سونا سونے کے عوض اور چاندی چاندی کے عوض برابر بیچنا اور اوسی مجلس مین ہاتھون
ہاتھ لینا درست ہی فضل اور نسیہ اونمین نہین درست اور گیہون جو خرما نمک ان چارون کا
بھی یہی حکم ہے اور انکے سوا جن چیزون مین قوت ہی مانند میوے اور ترکاری اور ادویات
کے انکا بھی یہی حکم ہے یعنی جنس کو جنس کے عوض برابر بیچنا اور اوسی مجلس مین ہاتھون ہاتھ
دینا لینا درست ہی فضل اور نسیہ اونمین نہین درست پس لوہا اور تانبے اور پیتل اور چونا اور
اونکے مانند مین فضل اور نسیہ دونون جائز ہین کیونکہ اونمین نہ تو ثمنیت ہے اور نہ قوت
اور امام مالک رحمہ کے نزدیک بھی سونے چاندی مین علت ربوا کی ثمنیت ہی اور باقی چارون
مین قوت مذخر یعنی یہ چارون لائق جمع رکھنے کے ہین پس اونکے نزدیک ان چارون کو اور
اونکے سوا جسمین قوت مذخر ہے اونکو اتحاد جنس مین فضل اور نسیہ کے ساتھ بیچنا حرام ہے
پس ترکاری اور جو میوے کہ لائق ذخیرے کے نہین ہین اونکی جنس کو جنس کی عوض
فضل اور نسیہ کے ساتھ بیچنا اونکے نزدیک حرام نہین مسئلہ گیہون کا آٹا گیہون کے آٹے کے
عوض برابر کیل اور تازہ خرما چھوہارے کے عوض برابر کیل اور انگور کشمش کی عوض برابر کیل بیچنا
جائز ہے امام اعظم رح کے نزدیک اور ون کے نزدیک نہین جائز اگر تازہ خرما اور انگور
خشک ہوکر کم ہوتین مسئلہ مال ربوا مین یعنی جن مالون مین ربوا کا بیان ہوچکا اون مین اچھے
اور برے کو برابر بیچنا چاہیے اور اگر اچھا مال کم ہو اور برا اوس سے زیادہ ہو اچھے کے ساتھ
کوئی اور جنس ملا دیوے مثلاً جو شخص سیر بھر اچھے گیہون دیکر دو سیر برے لینے چاہے تو اچھے کے
ساتھ سیر یا دو سیر چنے وغیرہ ملا کے بیچے تاکہ بیع صحیح ہو جائے اور حدیث مین آیا ہے کہ جس
قرض کے سبب سے قرض دینے والے کو قرض لینے والے کی طرف سے نفع ہووے وہ قرض حکم ربوا
کا رکھتا ہے پس قرض دینے والے کو چاہیے کہ قرض دار کی ضیافت اور ہدیہ قبول نکرے
ہان جس صورت مین دونون کے درمیان کھانے پینے اور دینے لینے کی رسم سابق سے

چلی آتی ہو تو مضائقہ نہین اور قرض دار کی دیوار کے سایہ مین بیٹھنا بھی مکروہ ہی اور راہ کے
خوف سے روپیون کی ہنڈوی کرنی مکروہ ہے جس صورت مین ہنڈاون ندیا ہوا اور اگر
ہنڈاون دیا جاوے اوس صورت مین تو حرام ہی اور بیاج مسئلہ جسطرح بیع فاسد اور
بیاج سے پرہیز کرنا واجب ہی اسیطرح اجارہ فاسد سے بھی پرہیز کرنا واجب ہی پس جس چیز پر
اجارہ کیا جاتا ہے اگر وہ چیز مجہول ہی تو اوسکی جہالت آپسمین نزاع ڈالتی ہی اور اجارہ کو فاسد
کرتی ہی مثلاً اگر کسی نے اجارہ کیا اس طور پر کہ آج کے دن گیہون کے دس سیر آٹے کی روٹی ایک
درہم سے پکا دونگا یہ اجارہ فاسد ہوگا سبب فساد کا یہ ہی کہ روٹیون کی پکوائی کا عوض
ایک درہم مقرر ہوا لیکن وہ روٹیان کتنی ہین یہ معلوم نہین پس اگر اوسنے سب پکا دی تو البتہ پکوانے
والا بے عذر ایک درہم حوالے کریگا اور اگر مثلاً چوتہائی باقی رہی تو تہائی درم دیگا یا کچھ بھی
ندیگا جبتک کام اوسکا پورا نکریگا اور یہ طلب کریگا پورا درم اسلیے کہ اسنے دن بھر مزدوری کی
پس جہالت معقود علیہ کی ڈالی گئی دونون مین نزع اور فاسد کر گئی اونکا اجارہ اور شرط فاسد
سے بھی اجارہ فاسد ہوتا ہی جس طرح اوس سے بیع فاسد ہوتی ہی مسئلہ اجرت لینے والیکے ہاتھ
سے جو چیز تیار کیجاوے اوسمین سے بعض اسکی اجرت مقرر کرنے سے اجارہ فاسد ہوتا ہی مثلاً کسی نے
ایک من گیہون پیسنے والے کو دیا اس شرط پر کہ اوس آٹے مین سے چوتہائی اوسکی پسوائی مین
دیوے اور بتیس سیر آٹا آپ لیوے یا کتا ہوا سوت جولاہے کو دیا اس شرط پر کہ تہائی کپڑا اوسکی
بنوائی مین دیوے یا ایک من گیہون گدہے پر لدوایا دہلی لیجانے کو اس شرط پر کہ اوسمین سے
چوتہائی غلہ دہلی مین لدوائیکا دیوے اسی طرح کا اجارہ فاسد ہی پس اسمین مزدوری جس طور
پر ٹھہری تھی وہ نہ ملیگی بلکہ مزدوری موافق دستور کے واجب ہوگی لیکن جو مقرر کیا ہی اوس سے
زیادہ ندیجاوے مسئلہ بیچنے والے کو حرام ہی کم کرنا بیع کا وزن مین اور لینے والے کو حرام ہی
کم کرنا قیمت کا وزن مین حق تعالے نے کم کرنے لوگون کے حق مین وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ فرمایا اور بیع
کے قیمت ادا کرنے مین اور جو قرض جلد دینے کا ہی اوسکے ادا کرنے مین اور مزدور کی مزدوری ادا

کرنے مین جسقدر تاخیر کرنی حرام ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مالدار ہوکر حق ادا کرنے مین دیر کرنی ظلم ہی اور مزدور کو مزدوری دیوی اوسکے پسینہ خشک ہونے کے قبل اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب قرض ادا کرتے تہی جسقدر آپ کے ذمے واجب ہوتا تہا اوس سی زیادہ دیتی تہی مثلاً آدہے وسق کی جگہ مین ایک وسق اور ایک وسق کی جگہ مین دو وسق دیتی تہی اور فرماتی تہی کہ اسقدر تیرا حق ہی اور اسقدر زیادتی ہماری طرف سی ہی پس جان تو کہ بدون شرط کرنے کے اس طرح کا زیادہ دینا جائز ہی یہ سود نہین بلکہ مستحب ہے اور عہد شکنی اور فریب اور جہوٹہ یہ تینون حلال کسب کو حرام کر دیتی ہین اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے بازار مین ڈہیر گیہون کا دیکھا جب ہاتہ مبارک اوسکے اندر گیا تو ڈہیر کے بیچ مین گیہون گیلے پائے پس فرمایا کہ یہ کیا ہی بائع نے کہا کہ پانی مینہہ کا اوسمین پہونچا تہا آپ نے فرمایا گیلے گیہون کو ڈہیر کے اوپر کیون نہین کیا تو نے جو کوئی فریب دیوی مسلمانون کو وہ ہماری گروہ مین سی نہین مسئلہ جوانمردی کرنی یعنی اپنی حق سی درگذر کرنا بیچنے اور خرید کرنے اور قرض ادا کرنے اور قرض طلب کرنے مین مستحب ہی اور اگر لینے والا بیچکر پشیمان ہووی اور بیچنے والا اوسکی خاطر سے بیع فسخ کرے تو حقتعالے بیچنے والے کے گناہون کو بخش دیتا ہی مسئلہ بیع مرابحہ اور بیع تولیہ مین بدون فرق کے پہلے قیمت کہنی واجب ہے بیع مرابحہ وہ ہی کہ پہلی خرید سے مثلاً چار آنے اضافی کے ساتہ بیچی اور تولیہ وہ ہی کہ سابق قیمت ساتہ بیچی اور اگر مبیع پر قیمت کے سوا مانند مزدوری لدوائی اور ڈہوائی کے خرچ ہوا ہو اوسکو بہی قیمت کے ساتہ ملاوی اور کہے کہ اسقدر روپے میرے اس اسباب مین خرچ ہوی اور یون نہ کہی کہ اتنے روپے مین مینے خرید کیا تاکہ جہوٹہ نہو جاوی مسئلہ اگر ایک شخص نے مثلاً ایک کپڑا دس درم سے بیچا اور مول لینیوالی نے ابتک روپیہ اوسکو نہین دیا ہی اور بائع نے اوسی کپڑے کو مشتری سے پانچ درم سے مول لیا یا اوس کپڑے کو ایک اور کپڑے کے ساتہ دس درم سی خرید کیا یہ بیع صحیح نہوگی کسواسطے کہ یہ حکم مین ربوا کی ہے مسئلہ منقول کا بیچنا قبل قبض کرنے کے درست نہین ف مثلاً دس من گیہون خرید کیے اور اب تک اونپر قبض نہین کیا ہی اونکو کسی اور کے ہاتہ بیچ ڈالنا درست نہین

مسئلہ اگر مال کیلی خرید کیا کیل سے تول لینے کی شرط پر پہر مشتری نے بائع سے موافق شرط کے کیل سے تول لیا بعد اوسکے دوسرے کے ہاتہ بیچا کیل سے دینے کی شرط پر پس پہلا خریدار کو اوس مول لیے ہوئے غلے مین سے کہانا یا کسی اور کے ہاتہ بیچنا درست نہوگا جب تک دوبارہ تنہا کیل نکریگا پہلے خریدار کا کیل کرنا کفایت نکریگا کیونکہ شاید دبارہ تقسیم کیل کرنے مین کچہ زیادہ نکل آوے پس وہ مال بائع کا ہے اسکا مسئلہ نجش حرام ہے اور نجش وہ ہے کہ کوئی شخص لالچ دیا بن سے یعنی خرید نا منظور نہوا اور اپنے تئین خریدار ظاہر کر کے مبیع کی قیمت بڑہاوے تاکہ دوسرا خریدار فریب کہاوے مسئلہ اگر ایک مسلمان کوئی چیز خرید کرتا ہے اور نرخ اوسکا معین کر رہا ہے یا کسی عورت کو نکاح کا پیغام دیا پس اوس چیز کے لینے پر یا اوس عورت کے نکاح پر دوسرے کو مکروہ ہے پیغام دینا جبتک پہلے والے کا معاملہ درست ہووے یا موقوف رہے مسئلہ شہر سے نکل کے اگر کوئی شخص غلے کے سوداگرون سے ملاقات کرے اور تمام غلہ اونکا مول لیوے اوسکو تلقی جالب کہتے ہین پس اسطور پر خریدنے مین اگر شہر والے پر ضرر ہووے تو منع ہے اور اگر اونکو ضرر نہین ہے تو درست ہے مگر جس صورت مین شہر کا نرخ سوداگرون سے چہپاویگا تو فریب ہوگا اور مکروہ مسئلہ شہر کے لوگ سوداگرون سے غلہ وغیرہ لیکر اگر شہر مین قیمت گران کر کے بیچین تو مکروہ ہے جس حال مین شہر کے اندر ہووے قحط اور تنگی مسئلہ جمعہ کی اول اذان کی وقت سے خرید و فروخت کرنا مکروہ ہے مسئلہ اگر دو بردے چہوٹے ہون اور آپسمین محرمیت کی قرابت رکہتے ہون اونکو الگ الگ بیچنا مکروہ ہے اور منع اور اگر ایک اون دونون مین سے چہوٹا ہوا اور دوسرا بڑا اس صورت مین بہی منع ہے بلکہ نزدیک بعض کے بیع جائز نہین مسئلہ مردار کی چربی بیچنی نہین درست اور نجس روغن کا بیچنا درست ہے نزدیک امام اعظم رہ کے اور نزدیک اور اماموں کے نہین درست اور آدمے کا گوہ اگر مٹی وغیرہ کے ساتہ ملا ہوا نہو تو بیچنا اوسکا مکروہ ہے نزدیک امام اعظم کے اور اگر ملا ہوا ہے تو جائز ہے

اور گوبر کا بیچنا بھی درست ہی امام اعظم رح کی نزدیک اور اکثر اماموں کی نزدیک اون چیزون
مین سی کسی چیز کی بیع درست نہین اور جس چیز کا بیچنا درست نہین اوس سی فائدہ اوٹہانا
بھی درست نہین مسئلہ احتکار یعنی بند کر رکھنا اور نہ بیچنا قوت آدمی اور جانورون کا
مکروہ ہی جس شہر مین شہر کے لوگون کو اوس سی ضرر پہونچی اور نزدیک امام ابی یوسف رح کے
جس جنس کو بند رکہنی سی عوام کو ضرر ہووی اوسکا بند رکہنا منع ہی حاکم کو چاہیے کہ بند رکہنے والون
کو حکم کری کہ اپنی حاجت سے زیادہ کو بیچ ڈالیں اگر وہ نہ بیچے تو حاکم بیچ دے مسئلہ اگر اپنی کہیتی کا غلہ بند رکہا یا
دوسری شہر سی مول لاکر بند رکہی تو احتکار مین شامل نہین مسئلہ بادشاہ و حاکم کو مکروہ ہی
نرخ مقرر کرنا مگر جسوقت غلہ بیچنے والے اپنے غلے کے گرانی کرنے مین زیادتی کرین تو اس صورت مین
عقلمندون کی مشورہ کی ساتھ نرخ تعین کرین فصل پانچوین متفرق مسئلون کے بیان مین
تیراندازی مین یا گہوڑے یا اونٹ یا گدہے یا خچر دوڑانے مین ایک دوسرے سے ہار جیت کرنا
درست ہی اور اگر آگے نکل جانیوالے کے لیے صرف ایک کی طرف سے کچہہ مقرر کیا جاوی یہ بھی درست
ہے اور دونون طرف سی ایک دوسری پر مقرر کرین تو حرام ہی مگر جس صورت مین ایک شخص تیسرا
درمیان ہوا اور کہا جاوے کہ اگر ایک آدمی دو پر سبقت کریگا تو اوسکو اوسقدر ملیگا اور اگر
دو شخص آگے نکل جاوین تو کچہہ ملیگا اس صورت مین تیسری سی کچہہ لیا جاویگا اور ان دونون
مین سے جو شخص آگے نکل جاوی وہ دوسری سے لیوی اور یہی حکم ہی اوس صورت مین کہ دو
طالبعلم ایک مسئلے مین اختلاف کرین اور چاہتے ہین کہ اوستاد کے روبرو بیان کرین پس
جسکا حکم اوستاد کی موافق ہوا اوس کے لیے کچہہ مقرر کرین مسئلہ ولیمہ نکاح کا سنت ہی اور جو شخص
اوسمین بلایا جاوے چاہیے کہ قبول کرے اور بغیر عذر کی قبول نکیا تو گنہگار ہو گا ف ولیمہ نام ہے
اوس کہانیکا کہ بعد نکاح کی جو یارون کو ضیافت شکریہ کیا کرتے ہین مسئلہ دعوت کی کہانے
مین سی اپنے گہر مین کچہہ نہ لاوے اور سائل کو بہی نہ دیوی مگر مالک کی اجازت سی اور اگر جانے کی اوس
جگہہ لہو یا راگ ہی تو حاضر نہووی اور دعوت قبول نکری اور اگر بعد حاضر ہونیکے ظاہر ہو پس اگر

منع کی طاقت رکہتا ہی تو منع کرے اور اگر طاقت نہ رکہی تو اوس صورت مین اگر لوگون کا پیشوا ہے
یا کہانے کی مجلس مین لہو ہے تو بہی نہ بیٹھے اور اگر کسی کا نہ پیشوا ہے اور نہ لہو کہانیکی مجلس مین ہے
تو بیٹہہ جاوے امام اعظم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ایسی جگہ گرفتار ہوا تہا مین قبل پیشوا ہونیکے پس صبر
کیا مین نے **مسئلہ** راگ حرام ہے کسواسطے کہ وہ روکتا ہے خدا کی یاد سے اور خواہش دلاتا ہے
شہوت کو گناہون کی طرف اور جس آدمی کو راگ سے خواہش گناہ کی طرف نہو مثلاً ایک روشن
صاحب نفس مطمئنہ کا ہے خدا کی محبت اور عشق کے سوا اور کچہہ میل اور رغبت اوسکے سر مین نہو
پہر یہ درویش جو مرد قابل شہوت کے نہین ہے اوسکی زبان سے کوئی کلام موزون آواز
موزون کے ساتہ سنے اور وہ کلام اوسکو یاد آلہی سے مانع نہون بلکہ خواہش دلاوے خدا کے
محبت کی پس اونکے حق مین انکار کرنا نہچاہیے خواجہ عالیشان بہاؤالدین نقش بند قدس سرہ
کہ کمال تابعداری سنت کی رکہتے تہے اونہون نے فرمایا کہ نہ مین یہ کام کرتا ہون کسواسطے کہ
یہ سنت نبوی نہین ہے اور نہ انکار کرتا ہون اور ملاہی اور مزامیر اور طنبورہ اور ڈہول اور نقارہ
اور دف اور سوا انکے سب حرام ہے بالاتفاق مگر طبل یعنی نقارہ غازیون کا یا دف بجانا نکاح
کی خبر کے لیے جائز ہے **مسئلہ** شعر کلام موزون ہے پس جو شعر کے مضامین خدا کی حمد اور
رسول کی نعت اور مسائل دینیہ ہے اور جو نیک باتین ہین اونپر شامل ہون پس ویسے شعر
کہنے درست ہین اور جس شعر کے مضامین بری ہین اونکا کہنا اور پڑہنا دونون برا ہے لیکن
جو شعر نیک ہے اوسمین بہی اکثر اوقات ضائع کرنا مکروہ ہے **مسئلہ** ریا اور سمعہ یہ دونون
عبادت کے ثواب کو باطل کرتے ہین یعنی جو شخص عبادت کرتا ہے لوگون کو دکہانے یا سنانے
کے لیے خدا کے نزدیک ثواب اوسکا نہوگا **مسئلہ** غیبت یعنی پیٹہہ پیچہے کسی کی برائی کہنی گو وہ
برائی اوسمین ہے حرام ہے خواہ اوسکے دین کی برائی کہی خواہ اوسکی صورت کی خواہ اوسکے حسب
نسب کی یا انکے سوا اور جس بات مین اوسکو برا معلوم ہو اوسکی برائی کہی مگر ظالم کی غیبت کرنی
حرام نہین ہے اور غیبت جب ہوگی کہ ایک شخص کو معین کرکے بد کہے اور اگر ایک شہر کے

سارے لوگون کی غیبت کریگا تو غیبت نہو گی مسئلہ چغلی کہانی یعنے ایک کی بات دوسرے
کو پہنچانی کہ جسمین اونکے درمیان سبب ناخوشی کا ہووے یہ بہی حرام ہے مسئلہ گالی دینا
دوسرے کو زبان سے یا سر یا آنکہہ ہاتہہ وغیرہ کے اشارے سے یا ہنسنا دوسرے پر اسطور سے
کہ جسمین اوسکی بےعزتی ہو حرام ہے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کے مال اور آبرو
کی حرمت اسکے خون کی حرمت کی مانند ہے اور کعبۂ شریف کو فرمایا کہ حق تعالی نے تجکو بہت حرمت
دی ہے لیکن مسلمان کے خون اور مال اور آبرو کی حرمت تجسے زیادہ ہے مسئلہ جہوٹہ بولنا
حرام ہے مگر دو آدمی کے درمیان مین صلح کرانے یا اپنی بی بی کو راضی کرنے یا ظالم کے ظلم دفع
کرنیکے واسطے ایسے مقامون مین جہوٹہ بولنا بہتر ہے اگر حاجت ہو اور بدون حاجت کے مکروہ ہے مسئلہ سب
جہوٹہ سے بڑا زیادہ جہوٹہ گواہی دینی اور جہوٹہ قسم کہانی کہ جسمین مسلمان کا مال ناحق ہلاک
کرے حق تعالی نے جہوٹہ کو شرک کے برابر شمار کیا اور فرمایا کہ پرہیز کرو تم جہوٹہ بات سے
جس حال مین سیدہی راہ چلنے والے مسلمان ہو تم نہ شرک کرنے والے مسئلہ رشوت دینے
والا اور رشوت کہانے والا دونون دوزخ مین ہوونگے ظالم کے ظلم دفع کرنیکے واسطے رشوت
دینی جائز ہے مسئلہ جو لوگ قرآن کے خلاف حکم کرتے ہین امام غزالی رحہ نے اونکو کافر کہا اور
تلاش کرنا حال مسلمانون کا اونکی برائی بیان کرنیکے لیے حرام ہے مسئلہ آپسمین جب قصہ فساد
ہووے تو واجب ہے کہ شرع کی طرف رجوع کرین اور شرع جسطور پر حکم کرے اگرچہ طبیعت کے خلاف
ہو تو بہی واجب ہے کہ اوس حکم کو خوشی سے قبول کرین کیونکہ شرع کے حکم کو برا ماننا کفر ہے اور اوس سے
انکار شرع کا لازم آتا ہے مسئلہ غرور اور فخر کرنا اور اپنے نفس کو اورون سے بہتر گننا اور غیر کو
حقیر جاننا حرام ہے حق تعالی فرماتا ہے کہ اپنی جانون کو پاکی کے ساتہ نسبت مت کرو بلکہ خدا جسکو
چاہتا ہے اوسکو پاک کرتا ہے اور اعتبار خاتمے کا ہے اور خاتمہ معلوم نہین کہ کیا ہوگا حدیث
مین آیا ہے حق تعالی نے بعض لوگون کو بہشتی لکہا ہے اور وہ تمام عمر کام دوزخ کا کرتے ہین
اور آخر مین تائب ہوتے ہین اور کام بہشت کا کرتے ہین اور بہشتی ہوتے ہین اور بعض

لوگون کو دوزخی لکھا ہے وہ ساری عمر کام بہشت کا کرتے ہین اخیر مین ازلی لکھا غالب آتا ہے
اور عمل دوزخ کا کرتے ہین وہ دوزخی ہوتے ہین شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ نے فرمایا
بیت مرا پیر دانای روشن شہاب ٭ دو اندرز فرمود بر روی آب ٭ یکی آنکہ بر خویش خود بین
مباش ٭ دوم آنکہ بر غیر بدبین مباش ٭ مسئلہ ایک دوسری پر نسب کا فخر کرنا اور
مال اور مرتبے کی زیادتی پر بڑائی کرنی حرام ہے کیونکہ عزت والا خدا کے نزدیک وہ شخص ہے
جو بڑا متقی ہے مسئلہ شطرنج یا تختہ نرد یا چوپڑ یا گنجفہ وغیرہ کے ساتھ کھیلنا حرام ہے اور
اگر اوسمین ہار جیت پر مال دینے لینے کی شرط ہو تو وہ جوا اور حرام قطعی اور گناہ کبیرہ ہے اور اوسکی
حرمت کا انکار کرنیوالا کافر ہے اور کبوتر بازی کرنا اور مرغ وغیرہ لڑانا بھی حرام ہے مسئلہ
خوجون سے خدمت لینی مکروہ ہے مسئلہ بالونکا [illegible] لینا کرنا حرام ہے خصوصاً جوڑا لگانا آدمی
کے بالون سے بڑا گناہ ہے مسئلہ اذان کہنے پر اور امامت اور تعلیم قرآن اور فقہ اور اسکے سوا
اور عبادات پر مزدوری لینی جائز نہین نزدیک امام اعظم کے اور نزدیک دوسرے امامون
کے جائز ہے اور اس زمانے مین فتوی اس بات پر ہے کہ تعلیم قرآن وغیرہ پر اجرت لینی
درست ہے مسئلہ نوحہ کرنے اور گانے پر اور اونکے سوا گناہ کے اور کامون پر اجرت
لینی اور نر جانور کو مادہ کے ساتھ جفت کروانے کی اجرت لینی حرام ہے مسئلہ قاضیون اور
مفتیون اور عالمون اور غازیون کو بیت المال سے روزینہ دینا چاہیے موافق حاجت
کے بدون شرط کے مسئلہ آزاد عورت کو بغیر محرم یا بغیر شوہر کے سفر کرنا درست نہین اور باندی اور ام ولد
کو درست ہے اور خالی مکان مین غیر عورت کے ساتھ بیٹھنا خواہ وہ عورت آشنا ہو خواہ لونڈی
حرام ہے مسئلہ غلام اور لونڈی کو عذاب کرنا یا طوق اون کی گردن مین ڈالنا حرام ہے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے وقت اخیر کلام مین نماز کے لیے اور غلام لونڈی کے ساتھ نیکی کرنے کے
لیے وصیت فرمائی پس چاہیے کہ اپنے غلام لونڈی کو جو آپ کھائے سو کھلاوے اور جو آپ پہنے سو
پہناوے اور اوسکی طاقت سے زیادہ کام مین حکم نکرے اور اگر کسی سخت کام مین حکم کرے

تو چاہیے کہ آپ بھی اوسکے شریک ہووے مسئلہ جس غلام کے بھاگنے کا اندیشہ ہووے اوسکے
پاؤن مین بیڑی ڈالنی جائز ہے مسئلہ غلام کو مولا کی خدمت سے بھاگنا حرام ہے مسئلہ
داڑھی کترواکر ایک مشت سے کم کرنی حرام اور داڑھی وغیرہ سے سفید بالون کو اوکھاڑنا
مکروہ ہے اور داڑھی چھوڑنی اور موچھ اور ناخن کتروانا اور بغل اور زیرناف کے بال منڈانا
سنت ہے مسئلہ مرد اور عورت کو ایک حمام مین داخل ہونا درست ہے اگر پردہ ہو اور ازار
پہنے ہون مسئلہ نیک کام مین حکم کرنا اور بُری کامون کو منع کرنا واجب ہے پس اگر مقدور رکہتا
ہو تو ہاتہ سے منع کرے اور اگر ہاتہ سے نہو سکے تو زبان سے اور اگر زبان سے نہو سکے یا زبان سے ہو سکتا ہے لیکن اثر
نہین کرتا ہے تو دل سے بُرا مانے اور صحبت اونکی ترک کرے اور اگر اسقدر بھی نکیا تو اونکے وبال مین
شریک ہوگا دنیا اور آخرت مین مسئلہ دوست رکہنا خدا کے تابعدارون کو خدا کیواسطے اور
بغض رکہنا خدا کے دشمنون سے خدا کیواسطے فرض ہے مسئلہ جسپر کسی نے احسان کیا پس احسان
کرنیوالے کا احسان ماننا اور اوسکے احسان کا بدلا دینا مستحب ہے یا واجب اور احسان کا
انکار کرنا اور ناشکری کرنا بڑا گناہ ہے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ جسنے بندے کا شکر نکیا اوسنے خدا کا
شکر نکیا مسئلہ علما و صلحا کی مجلس مین بیٹھنا بہتر ہے اگر میسر ہو اور اگر میسر نہو تو گوشہ اختیار کرنا
مسئلہ پیغمبر علیہ السلام پر درود بھیجنا بڑی کثرت سے مستحب ہے اور خدا کا ذکر اور پیغمبر کے درود سے
مجلس خالی رہنی مکروہ ہے مسئلہ مردون کو صورت بنانی عورتون کی اور عورتون کو صورت
بنانی مردون کی اور خواہ مرد ہون خواہ عورت اونکو صورت بنانے کافرون اور فاسقون
کی حرام ہے مسئلہ ماکول اللحم جانور کو بغیر غرض کہانے کے قتل کرنا حرام ہے اور موذی جانور کو قتل کرنا
درست ہے مسئلہ مسلمان کا حق مسلمان پر چھ چیزین ہین بیمار کی عیادت کرنا جنازے مین حاضر
ہونا دعوت قبول کرنا سلام علیک کرنا چھینکنے والے کو یرحمک اللہ کہنا لیکن جب وہ الحمد للہ کہے
تب روبرو اور پیٹھ پیچھے دونون حال مین خیر خواہی کرنا مسئلہ چاہیے پیار رکھے مسلمانون
کے واسطے جس چیز کو پیار رکہتا ہے اپنی نفس کے واسطے اور ناپسند رکھے اونکے حق مین جس چیز کو

ناپسند رکہتا ہی اپنی حق مین مسئلہ سلام کا جواب دینا واجب ہی مسئلہ جان تو کہ کبائر تین طور پر ہین ایک تو کفر کرنا کہ وہ سب کبیرون سی بڑا ہی اور اوسکے قریب ہے گناہ مین عقائد باطلہ جیسے کہ عقائد رافض وغیرہم کے دوسرا حقوق بندون کا ہلاک کرنا یعنی ظلم کرنا مسلمانون کے مال پر اور خون کرنا اور بےغیرت کرنا حق تعالے حقوق اپنے بخشیگا اور حقوق بندون کے نبخشیگا امام بغوی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن عرش کی جانب سی پکارنے والا پکاریگا کہ اے امت محمدؐ کی حق تعالی نے تم ساری مومن مردون اور مومن عورتون کو بخش دیا تم بہی سب آپسمین حقوق ایک دوسرے کے بخشو اور بہشت مین داخل ہو حافظ نے فرمایا بیت مباش درپے آزار ہرچہ خواہی کن ❊ کہ در شریعت ما غیر ازین گناہے نیست ❊ یعنی کوئی گناہ برابر اس گناہ کی نہین تیسرا قصور کرنا خاص خدا کے حقوق مین یعنی اوسکی بندگی بجا نہ لانے لیس جتنے کبائر حدیثون مین آئے ہین اونکو ایک ایک کرکے شمار کرتا ہون مین شرک کرنا ماں باپ کی نافرمانی کرنا کسیکو ناحق مار ڈالنا جہوٹہہ قسم کہانا جہوٹہہ گواہی دینا اور خاوند والی عورت کو زنا کی تہمت کرنا اور یتیم کا مال کہانا اور سود کہانا اور دو چند کافرون کی لڑائی سے بہاگنا اور جادو کرنا اور اولاد کو قتل کرنا جس طرح کفار لڑکیون کو قتل کرتے تہی اور زنا کرنا خصوصاً ہمسائی کی عورت سی حدیث مین آیا ہے کہ دس عورت کے سات زنا کرنا کمتر ہے یعنی گناہ اوسکا بہت کم ہی بہ نسبت اوسکے کہ زنا کرے ہمسائے کی عورت کے ساتہ اور چوری کرنا اور راہ لوٹنا کہ یہ لڑائی کرنی ہی خدا اور رسول کے ساتہ اور امام عادل سے بغاوت کرنا اور حدیث مین آیا ہی کہ بڑا گناہ کبیرہ وہ ہی کہ کوئی شخص اپنے ماں باپ کو گالی دیوے عرض کیا صحابہؓ نے کہ ماں باپ کو کوئی کیونکر گالی دیگا فرمایا کہ جب دوسرے کے ماں باپ کو گالی دیگا تو وہ اوسکے ماں باپ کو گالی دیگا مسئلہ فاسق کی تعریف کرنی حرام ہی حدیث مین آیا ہے کہ حق تعالی اوسپر غضبناک ہوتا ہے اور عرش اوسکے سبب سے کانپتا ہے مسئلہ اگر

کسی نے کسی پر لعنت کی پس جسپر لعنت کی اگر وہ لائق لعنت کی نہین ہے تو وہ لعنت اوس لعنت کرنیوالے پر پہر آتی ہے حدیث مین آیا کہ منافق کی علامتین چار ہین جہوٹہ بولنا اور وعدہ خلاف کرنا اور امانت مین خیانت کرنا اور قول دیکر پہر دغا کرنا اور جہگڑنے کے وقت گالی دینا مسئلہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شریک مت کر خدا کی سات اگرچہ قتل کیا جاوے تو اور جلایا جاوے تو اور نافرمانی ماں باپ کی مت کر اگرچہ حکم کرین تجکو کہ چہوڑ دے اپنی جورو اور مال اور اولاد کو مسئلہ خاوند کا حق عورت پر اسقدر ہے کہ رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر خدا کے سوا اور کے واسطے سجدہ کرنا جائز ہوتا تو عورت کو حکم کرتا کہ شوہر کو سجدہ کرے اگر شوہر عورت کو حکم کرے زرد پہاڑ کے پتہر اوٹہا کر سیاہ پہاڑ مین اور سیاہ پہاڑ کے پتہر سفید پہاڑ مین پہونچا پس عورت کو چاہیے کہ اوسیطرح کرے مسئلہ حدیث مین آیا ہے کہ تم مین سب سے وہ آدمی بہتر ہے کہ اپنی بی بی کے سات خوب ہووے اور مین اپنی بیبیون کے حق مین خوب ہون اور عورت بائین پسلی سے پیدا کی گئی راست ہونا ممکن نہین پس اونکی کجی پر صبر کرنا چاہیے اور نیکی چاہیے کرنی اور چاہیے کہ عورت کو دشمن نہ جانا رکہے اگر راضی نہو تو طلاق دیوے مسئلہ گناہ صغیرہ کو سہل جانکر ہمیشہ کرنے سے گناہ کبیرہ ہوتا ہے اور جو قطعی صغیرہ گناہ ہے اوسکو حلال جاننا کفر ہے بخاری نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا انس نے کہ بہت کامون کو تم سب کرتے ہو اور اونکو بال سے باریک اور سہل زیادہ جانتے ہو اور ہم سب اون کامون کو رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مین ہلاک کرنے والی چیزون مین سے جانتے تہے ف شرع مین باتین بہت ہین بڑی بڑی کتابین اون باتون سے پُر ہین کفایت کے قدر ان ورقون مین لکہی گئین زیادہ اس سے اگر حاجت پڑے تو عالمون کیطرف رجوع کرنا ہو سکتا ہے

کتاب الاحسان والتقرب

جان تو نیک بخت کرے تجکو اللہ تعالے یہ سارے مسائل جو مذکور ہوئے ایمان اور اسلام

اور شریعت کی صورتین ہین یعنی شرع کے ظاہری احکام ہین اور شریعت کی حقیقت اور مغز
درویشون کی خدمتمین تلاش کرنی چاہیے اور یون نہ کہنا چاہیے کہ حقیقت شریعت سے خلاف
ہے یہ بات جاہلونکی ہے اور اس طور پر کہنا کفر ہے بلکہ شریعت یہی ہے اولیاء اللہ کی خدمتون مین
اور رنگ پیدا کرتی ہے یعنی دل جب علاقہ جسمی اور علاقہ علمی اور اللہ کے سوا جتنے علاقے ہین سب سے
پاک ہوجاتا ہے اور نفس کی برائیان دور ہوکر نفس مطمئنہ ہوجاتا ہے اور خدا کی بندگی مین خلاص
پیدا ہوجاتا ہے پس یہی شریعت اوسکے حق مین مغز ہوجاتی ہے اور اوسکی نماز خدا کے نزدیک اور
علاقہ سے بھی پہونچاتی ہے یعنی دو رکعت اوسکی اورون کی لاکھہ رکعت سے بہتر ہوتی ہے اور یہی حال
اوسکے صوم و صدقے وغیرہ کا بہی ہوتا ہے رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تم سب احد
کے پہاڑ کی مانند سونا خدا کی راہ مین خرچ کروگے ایک سیر یا آدہ سیر جو کے برابر نہوگا جو صحابہ نے
خدا کی راہ مین دیے ہین یہ مرتبے اونکے قوت ایمان اور اخلاص کے سبب سے تے اور پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم کے باطنی نور کو درویشون کے سینے چاہیے ڈہونڈہنا اور اوسی نور سے اپنے سینے
کو چاہیے روشن کرنا تا ہر نیک و بد صحیح فراست سے دریافت ہوجائے قرآن شریف مین ولی
متقے کو فرمایا اور حدیث مین فرمایا کہ علامت اولیاء اللہ کی وہ ہے کہ اونکی صحبت سے خدا یاد
آوے یعنے اونکی صحبت سے محبت دنیا کی کم ہوجاوے اور محبت خدا کی زیادہ ہووے لیکن
جو آدمی متقی نہین ہوتا ہے وہ ولی نہین ہوتا ہے مولانا روم علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے بیت
اے بسا ابلیس آدم روے ہست ✤ پس بہر دستی نباید داد دست ✤ رباعے با ہر کہ نشستی
و نشد جمع دلت ✤ وز تو نہ رمید صحبت آب و گلت ✤ زنہار ز صحبتش گریزان میباش ✤
ورنہ نکند روح عزیزان بحلت ✤ الحمد للہ علی عبادہ الذین اصطفے

ترجمہ باب کلمات الکفر فتاوے برہانے سے

کلمات کفر اور بدعت کے بیان مین دستور القضاۃ مین خلاصے سے نقل کیا کہ ایک مسئلے مین اگر
کئی وجہ کفر کی ہون اور ایک وجہ کفر کی نہو تو فتوے کفر پر نچاہیے دینا شیخین کو یعنی ابوبکر

اور عمر رضی اللہ عنہما کو برا کہنے سے کافر ہوتا ہے اور علی کرم اللہ وجہہ کو ان دونون پر فضیلت دینے
سے کافر نہوگا پر بدعتی کہلاویگا خدا کے دیدار سے انکار کرنے مین کافر ہوتا ہے اور یون کہنا
کہ خدا کے جسم ہے اور ہاتھ پاؤن ہین یہ کفر ہے اگر کفر کے کلمے اپنے اختیار سے کہیگا اور
نہین جانتا ہے کہ کفر کا کلمہ ہے کافر ہوگا نزدیک اکثر علما کے اور نہ جاننے کا عذر قبول نہوگا
اگر کلمہ کفر کا بدون قصد کے زبان سے نکل آوے تو کافر نہوگا اور اگر ارادہ کیا کافر ہونیکا ایک مدت
دراز کے بعد پس بالفعل کافر ہوجائیگا اگر قطعی حرام کو حلال یا قطعی حلال کو حرام کہیگا یا فرض
کو فرض نجانیگا تو کافر ہوگا اگر گوشت مردار کا بیچتا ہے اور کہے کہ یہ گوشت مردار کا نہین
حلال گوشت ہے تو کافر نہوگا مگر کاذب ہوگا اگر ایک مرد نے دوسرے سے کہا کہ تو خدا سے
نہین ڈرتا ہے اگر وہ کہے کہ نہین تو کافر ہوگا لیکن محمد بن فضل کے نزدیک یہ ہے کہ اگر قطعی
گناہ مین اسطور پر انکار کریگا تو کافر ہوگا نہین تو نہین اگر کہے کہ وہ شخص اگر خدا ہوگا تو بھی مین
اپنا حق اوس سے لونگا کافر ہوگا اگر خدا تیرے مقابلے مین کفایت نہین کرتا ہے مین تیری
ساتھ کیونکر کفایت کرسکونگا تو کافر ہوگا اگر یون کہے کہ آسمان پر میرا خدا ہے اور زمین پر تو ہی
کافر ہوگا اگر کسی کا لڑکا مرجائے اور وہ کہے کہ خدا اسکا محتاج تھا کافر ہوگا اور اگر دوسرا
کوئی کہے کہ خدا نے تجھپر ظلم کیا پس یہہ شخص کافر ہوگا اگر کوئی کسی پر ظلم کرے اور مظلوم
کہے کہ ای خدا تو اوسے مت قبول کر اگر تو قبول کرے تو مین نہ قبول کرونگا کافر ہوگا اگر کوئی
کہے کہ مین عذاب اور ثواب سے بیزار ہون کافر ہوگا اگر کوئی بدون گواہ کے نکاح کرے
اور کہے کہ خدا اور رسول کو گواہ کیا مین نے یا کہے کہ فرشتون کو گواہ کیا مین نے
کافر ہوگا اور مجمع النوازل مین لکھا ہے کہ داہنے یا بائین فرشتون کو گواہ کیا مین نے
تو کافر ہوگا اگر کسی جانور نے آواز کی پس کہا کہ مریض مریگا یا کہا کہ غلہ مہنگا ہوگا
یا کسی جانور نے آواز کی پس سفر سے پھرا یعنی گھر سے نکلا تھا سفر کے قصد سے
جانا موقوف کیا اس شخص کے کفر مین اختلاف ہے اگر کہے کہ خدا جانتا ہے کہ مین ہمیشہ تجکو

یاد کرتا ہون اسمین بعضون نے کہا کہ کافر ہوگا اگر کہیگا خدا جانتا ہے کہ تیری خوشی اور غمی
مین ایسا ہون کہ جس طرح اپنی خوشی اور غمی مین ہون اس صورت مین بہی بعضون نے
کہا کہ کافر ہوگا اور بعضون نے کہا کہ اگر اوس آدمی کی نیکی اور بدی مین اپنی جان اور عقل سے
اصلح حاضر رہتا ہے کہ جس طرح اپنی نیکی اور بدی مین مستعد رہتا ہے تو کافر ہوگا اگر کہے کہ
قسم خدا اور تیرے پاؤن کی کافر ہوگا اگر کہے کہ روزی خدا کی طرف سے ہے لیکن بندے
سے ڈھونڈہ لینا چاہیے تو کافر ہوگا اگر کہے کہ فلانا اگر نبی ہوگا اوس پر ایمان نہین لاؤنگا یا کہے
کہ اگر خدا مجکو نماز کا حکم کریگا مین تو بہی نماز نہ پڑہونگا کافر ہوگا یا کہے کہ اگر قبلہ اوس طرف ہوگا
تو نماز نہ پڑہونگا کافر ہوگا اگر کسی پیغمبر کی اہانت کی تو کافر ہوگا اگر کوئی کہے کہ آدم علیہ السلام کپڑا
بنتے تھے دوسرا کوئی کہے پس ہم سارے جولاہے ہین کافر ہوگا اگر کوئی کہے آدم علیہ السلام
اگر گیہون نہ کہاتے تو ہم سب بدبخت نہوتے کافر ہوگا اگر کسی نے کہا کہ پیغمبر علیہ السلام ایسا
کرتے تھے دوسرا کہے کہ یہ بے ادبی ہے کافر ہوگا اگر کسی نے کہا کہ ناخن تراشنا
سُنت ہے دوسرا کہے کہ اگر یہ سنت ہے مگر مین نہ تراشونگا کافر ہوگا اور اگر کہے سنت کیا
کام آویگی کافر ہوگا اگر کوئی امر معروف کرتا ہے دوسرا اوسکے قول رد کرنیکے واسطے کہے
یہ کیا شور غل تمنے مچایا کافر ہوگا فتاواے سراجی مین لکھا ہے کہ قرض مانگنے والا اگر کہے
کہ وہ اگر جہان کا خدا ہے تو بہی اوس سے مین اپنا قرض لے لونگا کافر ہوگا اور اگر یون
کہے کہ اگر وہ پیغمبر ہے تو بہی لے لونگا کافر نہوگا اگر کسی نے کہا کہ حکم خدا کا اسی طرح ہے
دوسرا کہے کہ مین خدا کے حکم کو کیا جانتا ہون کافر ہوگا اگر کوئی شخص فتوے دیکہکر
کہے کہ تو کیا پروانہ فتوے کا لایا اگر شریعت کو سبک جانکر کہا تو کافر ہوگا اگر کسی نے
کہا کہ حکم شرع کا ایسا ہے دوسرے نے اوسکو رد کیا اور کہا کہ تو دیکہتا رہ
شریعت کو کافر ہوگا اگر کسی نے کہا فلانے آدمی کے ساتہ صلح کر اوسنے کہا کہ بت کو سجدہ کرونگا
لیکن اوس سے صلح نکرونگا کافر ہوگا کیونکہ مقصود اوسکا یہ ہے کہ ایک بت کو سجدہ کرنے

سے بھی زیادہ بد ہے اوسکے ساتہ صلح کرنی اگر کوئی شخص فاسق متقیون سے کہے کہ آؤ مسلمانی کی
سیر کرو اور اشارہ کرے فساق کی مجلس کیطرف تو کافر ہوگا اگر کسی شراب خوار نے کہا
کہ خوش رہے وہ آدمی کہ خوش رہتا ہے ہماری خوشی پر ابوبکر طرخان نے کہا کہ وہ کافر ہوا اگر
کوئی عورت کہے کہ لعنت ہو دانشمند شوہر پر تو کافر ہوگی اگر کسی نے کہا کہ جب تک حرام مجکو ملے
حلال کے گرد کیون پہرون مین کافر ہوگا اگر کوئی بیماری کی حالت مین کہے کہ اگر چاہے تو
مجکو مسلمان مار یا ہے تو کافر مار کافر ہوگا فتاوے سراجی مین لکھا ہے کہ اگر کسی نے کہا
روزے مجہ پر کشادہ کر یا کہا کہ مجہ پر ظلم مت کر ابو النصر نے توقف کیا اوسکے کفر مین ظاہر وہ ہے
کہ کافر ہوگا کسواسطے کہ خدا پر ظلم کا اعتقاد کرنا کفر ہے ایک نے اذان کہی اگر دوسرا کہے کہ تو نے
جہوٹہ کہا کافر ہوگا اگر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا عیب کریگا اور موے مبارک کو حقارت سے
مویک کہیگا تو کافر ہوگا اگر کوئی ظالم بادشاہ کو عادل کہے امام ابو منصور ماتریدی نے کہا
کہ کافر ہوگا اور امام ابو القاسم نے کہا کہ کافر نہوگا اسلیے کہ البتہ کبہی اوسنے عدل کیا ہوگا
حمادیہ اور سراجی مین لکھا ہے کہ اگر کوئی اعتقاد کرے کہ خراج وغیرہ جو بادشاہ کے خزانے مین
ہین یہ سب بادشاہ کی ملک ہین تو کافر ہوگا اور سراجی مین لکھا کہ اگر کوئی کہے کہ تو علم غیب
رکہتا ہے وہ کہے کہ ہان تو کافر ہوگا اگر کوئی کہے کہ اگر خدا بغیر تیرے مجکو بہشت مین لیجاوے
تو مجہے بہشت منظور نہین اسکے کفر مین اختلاف ہے صحیح یہ ہے کہ کافر ہوگا اگر کسی نے کہا
کہ مین مسلمان ہون دوسرا کہے کہ تجہپر اور تیری مسلمانی پر لعنت کافر ہوگا اور جامع الفتاوے
مین لکھا ہے کہ اظہر وہ ہے کہ کافر ہوگا سراجی مین لکھا ہے کہ اگر کسی نے کہا کہ اگر فرشتے
اور پیغمبر سب گواہی دیوین کہ تیرے پاس چاندی نہین ہے تو بھی یقین نکرونگا کافر
ہوگا اگر ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ اے کافر اور وہ کہے کہ اگر مین ایسا نہوتا تو
تیرے ساتہ خلا ملا نرکہتا بعضے نے کہا کہ کافر ہوگا اور بعضے نے کہا نہوگا اگر کہے کہ
کافر ہونا بہتر ہے تیرے ساتہ رہنے سے کافر ہوگا کسواسطے کہ مراد اوسکی کیا ہے دور رہنا

اوس سے اگر کوئی شخص کسی سے کہے کہ نماز پڑھ وہ کہے کہ اتنی مدت تو نے نماز پڑھ کے
کیا حاصل کیا یا یون کہے کہ اتنی مدت نماز پڑھ کے کیا حاصل کیا مین نے کافر ہوگا اگر کوئی
کسی سے کہے کہ کیا کافر ہوگیا تو وہ جواب دیوے کہ تو اپنے نزدیک ہمکو کافر جان لیا کر کافر
ہوگا اگر کہے کہ میرے تئین اپنی عورت خدا سے زیادہ پیاری ہے کافر ہوگا لازم ہے کہ توبہ
کرے پھر اوس عورت سے نکاح پڑھا دیوے اگر کوئی کافر کسی مسلمان سے کہے کہ مجھکو مسلمانی
بتلا تا کہ تیرے نزدیک مین مسلمان ہو جاؤن اگر مسلمان کہے توقف کر جب تلک فلانا
عالم یا فلانے قاضی کے پاس جاوے تو کہ وہ تجھکو بتلاوینگے پس وسوقت تو اونکے
نزدیک مسلمان ہونا اسکے کفر مین اختلاف ہے صحیح وہ ہے کہ کافر ہوگا اور اگر کوئی واعظ
کہے توقف کر کہ فلانے دن وعظ کی مجلس مین تو مسلمان ہونا اس صورت مین فتوے
یہ ہے کہ واعظ کافر ہوگا اگر کہے کہ مجھکو خداے تعالی نماز روزے سے جلدی اوٹھاوے
کافر ہوگا اگر کہے کہ کتنے دن نماز مت پڑھنا حلاوت بے نمازی کے تو دیکھے کافر ہوگا اگر
کہے کہ کام عقلمندون کا بھی وہی ہے اور کام کافرونکا بھی وہی ہے یعنے دونون کا کام ایک ہے
تو کافر ہوگا اور اگر اوس کام کا اشارہ کسی عالم معین کی طرف کریگا تو کافر
ہوگا دعا مانگنے مین یون کہنا کہ اے اللہ اپنی رحمت مجھسے دریغ مت رکھہ یہ لفظ الفاظ
کفر مین سے ہے اگر کوئی شخص کسی عورت سے کہے کہ تو مرتد ہوجا اس صورت مین تو
اپنے شوہر سے جدا ہوجائیگی کہنے والا کافر ہوگا کفر پر راضی ہونا خواہ اپنے لیے خواہ
غیر کے لیے کفر ہے صحیح وہ ہے کہ اگر کفر کو برا جانتا ہے لیکن چاہتا ہے کہ دشمن اپنا کافر ہوجاوے
اس چاہنے پر یہ چاہنے والا کافر ہوگا اگر کوئی شخص شراب پینے کی مجلس مین بلند جگہ پر
واعظون کے مانند ٹھٹھکر ہنسی کی باتین کرے اور سارے اہل مجلس اون باتون
سے ہنسین اور خوش ہووین تو وہ سب کافر ہونگے اگر کوئی شخص آرزو کرے اور کہے
کہ اگر زنا یا ظلم یا قتل ناحق حلال ہوتا تو کیا خوب ہوتا کافر ہوگا اگر کوئی آرزو کرے اور

کہے کہ شراب حلال ہوتی یا روزے مہینۂ رمضان کے فرض نہوتے تو کیا خوب ہوتا کافر
ہوگا اگر کوئی کہے خدا جانتا ہے کہ یہ کلام مین نے نہین کیا اور حال یہ ہے کہ اوسنے کیا
ہے لیس اوسکے کفر مین دو قول ہین صحیح یہ ہے کہ کافر ہوگا اور امام سرخسی سے منقول ہے
کہ اگر قسم کہانے والا اعتقاد رکہتا ہے کہ اس کلام مین جہوٹہ بولنا کفر ہے اوس صورت
مین وہ کافر ہوگا اور اگر اعتقاد نہین رکہتا ہے تو نہوگا حسام الدین کا فتوے امام سرخسی کے
قول پر ہے امام طحاوی نے کہا کہ مومن ایمان سے خارج ہوگا مگر جب انکار کریگا اوس
چیز کا کہ جسپر ایمان لانا واجب ہے امام ناصر الدین نے کہا کہ جس چیز کے اختیار کرنے
سے یقیناً مرتد ہوجاتا ہے اوس چیز کے ظاہر ہونے سے حکم ردت کا کیا جائیگا اور جس چیز کے
اختیار کرنے سے مرتد ہونے مین شک ہووے اوس امر کے ظاہر ہونے سے مرتد کا حکم نچاہیے
کرنا کیونکہ امر یقینی زائل نہین ہوتا ہے شک کے سبب سے اور حال یہ ہے کہ اسلام غالب
رہتا ہے معلوم نہین ہوتا ہے مسلمان کو کافر کہنے کا فتوے جلدی نچاہیے دینا کیونکہ
کفار کی اکراہ سے جسنے کلمہ کفر کا کہا علمانے اوسپر بہی حکم کفر کا نہین فرمایا بلکہ فرماتے ہین کہ
ایمان اوسکا قائم ہے تاتارخانی مین ینابیع سے نقل کیا ہے کہ ابوحنیفہ نے کہا کہ جبتک کفر پر
اعتقاد نکریگا کافر نہوگا محیط اور ذخیرہ مین لکہا ہے کہ مسلمان کافر نہین ہوتا مگر جسوقت کفر
کا قصد کریگا کافر ہوگا مضمرات مین انصاب الاحتساب اور جامع صغیر سے نقل کیا کہ اگر
کسی نے کلمہ کفر کا قصداً کہا لیکن اعتقاد کفر پر نہین رکہتا ہے علما نے کہا کہ کافر نہوگا کیونکہ
کفر اعتقاد سے علاقہ رکہتا ہے اور اوسکو کفر پر اعتقاد نہین ہے اور بعضون نے کہا کہ کافر
ہوگا اگر کوئی جاہل کفر کا کلمہ کہے اور جانتا نہین کہ یہ کلمہ کفر کا ہے بعض علما نے کہا کہ کافر نہوگا
نہ جاننے کے سبب سے اور بعضون نے کہا کہ کافر ہوگا کیونکہ جہل عذر نہین ملتقی سے روایت ہے
کہ جورو خاوندون مین سے ایک کے مرتد ہونیکے ساتہ فی الحال نکاح ٹوٹ جاتا ہے قاضی کے
حکم پر موقوف رہتا نہین اگر کسی نے آتش پرستون کی مانند ٹوپی پہنی یا ہندون کی مانند

لباس پہنا بعضے علما نے کہا کہ کافر ہوگا اور بعضے نے کہا نہوگا اور بعضے متاخرین نے کہا کہ ضرورت
کے سبب پہنیگا تو کافر نہوگا اگر زنار باندہا اس صورت مین قاضی ابو حفص کہتے ہین اگر کفار کے
ہاتھ سے خلاصی پانیکے لیے باندہا ہوگا تو کافر نہوگا اور تجارت کے فائدے کے واسطے باندہا
ہوگا تو کافر ہوگا جب مجوس نوروز کے دن جمع ہووین یا ہنود دیوالی اور ہولی کے دن خوشی
کرین اوسوقت اگر کوئی مسلمان کہے کہ ان لوگون نے کیا اچھی سیرت رکھی ہے کافر ہوگا
مجمع النوازل مین لکھا ہی کہ اگر مرد کوئی گناہ کرے خواہ صغیرہ ہو خواہ کبیرہ پس دوسرا شخص کہے کہ توبہ
کر اور وہ کہے کہ کیا مین نے کیا ہے جو توبہ کرون کافر ہوگا اگر حرام مال سے صدقہ کیا اور
ثواب کی امید رکہی تو کافر ہوگا صدقہ لینے والا اگر جانتا ہے کہ صدقہ حرام مال کا ہے
باوجود جاننے کے اگر دعا کرے اور صدقہ دینے والا آمین کہے تو دونون کافر ہونگے کوئی فاسق
شراب پی رہا تہا اوس حالت مین اوسکے اقربا آئے اور دراہم اوسپر تصدق کیے یا سب نے
اوسکو مبارکباد دی ان دونون صورتون مین وہ سب کافر ہوئے اپنی عورت سے
لواطت حلال سمجہنے سے کافر ہوگا اجنبی عورت کے ساتہ حلال جاننے سے کافر ہوگا حیض کی حالت
مین وطی حلال جاننا کفر اور استبرا کے حال مین حلال جاننا بدعت ہی خسروانی مین لکہا ہے
کہ ایک مرد اگر بلند جگہ پر بیٹہہ جاوے اور لوگ ٹہٹہے کی راہ سے اوس سے مسائل پوچہین اور وہ
بطریق ٹہٹہے کے جواب دیوے تو وہ کافر ہو جائیگا دینی علوم کے ساتہ ہنسی کرنا کفر ہے ہنسی کرنے
والا چاہیے بلندی پر بیٹہے چاہے پستی مین اگر کہے کہ مجکو علم کی مجلس سے کیا کام یا کہے کہ جن باتون
کو علما کہتے ہین اونکو کون کر سکتا ہے یا کہے کہ مین عالمون کے حیلے کا منکر ہون کافر
ہوگا اگر کہے کہ زر چاہیے علم کیا کام آویگا کافر ہوگا اگر کہے کہ ان علمون کو کون سیکہے یہ تو
کہانیان ہین یا یون کہے یہ تو مکر و فریب ہین کافر ہوگا اگر ایک شخص کہے کہ چل شرع
کی طرف دوسرا کہے پیادہ لے آ کافر ہوگا اور اگر کہے کہ چل قاضی کے پاس وہ کہے کہ
پیادہ لے آ کافر ہوگا اگر کوئی کسی سے کہے کہ نماز جماعت کے ساتہ پڑہ وہ کہے کہ ان الصلوۃ

تنہا کافر ہوگا کیونکہ آیت قرآن کی یہ ہے کہ اِنَّ الصَّلوٰۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ جسکے معنے منع کرنے کے ہین اوسنے ہنسی سے اکیلے کے معنے مراد لیے اور ہنسی کرنی قرآن کی آیت کے ساتہ کفر ہے اگر کوئی قرآن کی آیت پیالے مین رکھکر پر کرکے کہے کا شادہا قا کافر ہوگا دیگ مین جو کچہ باقی رہ جاوے اوسپر اگر کہے وَالْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ کافر ہوگا اگر کوئی مرد بسم اللہ کہکر شراب پیوے یا زنا کرے تو کافر ہوگا اگر بسم اللہ کہکر حرام کہا وے اس صورت مین بہی کافر ہوگا اگر رمضان آوے اور کہے کہ آیا رنج سر پر آیا کافر ہوگا اگر کوئی کسی سے کہے کہ چل نہلانے کو امر بالمعروف کرین پس اگر جواب دیوے کہ اوسنے میرا کیا کیا ہے کہ مین اوسکو امر بالمعروف کرونگا کافر ہوگا کوئی مرد اگر قرضدار سے کہے کہ میرا زر دنیا مین دے کیونکہ آخرت مین زر نہوگا اگر وہ جواب دیوے کہ دس اشرفی اور دے آخرت مین لینا وہ مین دونگا کافر ہوگا بادشاہ کو اگر سجدہ عبادت کا کریگا بالاتفاق کافر ہوگا اور اگر جس طرح سلام تحیہ کا کرتے ہین اسی طرح اگر سجدہ تحیہ کا کریگا تو علما کو اوسمین اختلاف ہے ظہیریہ مین لکہا ہے کہ کافر ہوگا ہدایہ شرح فوائد الداریہ مین لکہا ہے کہ سجدہ کرنا نہین جائز ہے بالاجماع لیکن خدمت کرنی دوسری وضع سے مثلاً کہڑا رہنا بادشاہ کے روبرو یا ہاتہہ چومنا یا پیٹہہ جہکانا جائز ہے جو کوئی بتون کے نام پر یا کسی جگہ پر یا دریا اور گہرا اور چشمے وغیرہ پر ذبح کریگا پس وہ ذبح کرنے والا مشرک ہوگا اور اوسکی عورت اوسکے نکاح سے نکل جائیگی اور وہ جانور ذبح کیا ہوا مردار ہوگا دستور القضاۃ مین امام زاہد ابوبکر سے نقل کیا کہ جو شخص کافرون کا عید کے دن چنانچہ مجوس کے نوروز مین اور اوسیطرح ہندوون کی ہولی اور دوالی اور دسہرے مین جا دے اور کافرون کے ساتہ بازی مین شریک ہووے تو کافر ہوگا ایمان قبول نہین اور اوسکی توبہ قبول ہوتی ہے یا نہین اختلاف اصح قول وہ ہے کہ قبول ہوتی ہے شرح مقاصد مین لکہا ہے کہ جو شخص انکار کرتا ہے عالم کے حدوث کا یا انکار کرتا ہے حشر جسمون کے ساتہ ہونیکا یا کہتا ہے کہ حق تعالے کو علم جزئیات کا نہین اور انکی

جو منکر ضروریات دین کے ہین اونمین انکار کرتا ہے پس وہ شخص کافر ہے بالاتفاق جنکے عقیدے سنت اور جماعت کے برخلاف ہین مثل روافض اور خوارج اور معتزلہ اور غیر انکے جو فرقے باطلہ ہین کہ دعوی اسلام کا کرتے ہین اونکے کفر مین اختلاف ہے ملتقی مین ہین ابوحنیفہ رح سے روایت ہی کہ کسی اہل قبلہ کو کافر نہین کہتا ہون مین اور ابواسحاق رح اسفرائنی ذکرہا کہ جو کوئی اہل سنت کو کافر جانتا ہے مین ہی اوسکو کافر جانتا ہون اور جو کوئی کافر نہین جانتا ہے مین ہی اوسکو کافر نہین جانتا ہون علامہ علم الہدی نے بحرالمحیط مین کہا کہ جو ملعون پیغمبر علیہ السلام کو گالی دیوے یا اہانت کرے یا اونکے دین کے امور مین سے کسی امر مین یا اونکے صورت مبارک مین یا اونکے اوصاف مین سے کسی وصف مین عیب کرے اگرچہ دل لگی کی راہ سے ہو خواہ وہ آدمی مسلمان ہو خواہ ذمی خواہ حربی وہ کافر ہے اوسکو قتل کرنا واجب ہے توبہ اوسکی قبول نہین اجماع امت اس بات پر ہے کہ نبیون مین سے جا ہے کوئی نبی ہو اونکی جناب مین بے ادبی کرنا اور اونکو خفیف جاننا کفر ہے بے ادبی کرنیوالا کافر ہوگا خواہ حلال جان کے بے ادبی کی ہے یا حرام جان کے روافض جو کہتے ہین کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے دشمنون کے خوف سے خدا کے بعض احکام کو نہین پونہچایا یہ کفر ہے فقط

نقشہ سایۂ اصلی

اِس جدول مین احوال مقدار ہر ماہ کے سایۂ اصلی کا اور اوقات نماز کا اور مقدار شفق اور صبح صادق کا لکہا گیا ہی اوسکی اصطلاحات معلوم کرنا چاہیے وہ یہ ہین قدم سات دقیقے کا ہوتا ہے اور ایک دقیقہ سات آن کا مقدار یہ ہی کہ اوسمین گیارہ بار لفظ اللہ کا کہہ سکین اور ایک گہڑی سات پل کی ہوتی ہی اور ایک پل سات ریزی کا اور ایک ریزہ سات ذرہ ہی اور ذرہ بقدر دو حرف کے ہوتا ہے جیسے کہین آن اور روزہ اسقدر ہوتا ہی کہ اوسمین ایک حرف بہی کہہ سکین او بعضون نے کہا ہے کہ پل وہ ہی کہ جسمین اٹھارہ بار لفظ اللہ کا کہہ سکین یہ جدول میرزا خیر اللہ منجم حسب افق دار الخلافہ دہلی لکہی ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے پسند کی

ماہ	ایام	بروج	گھری	پل	قدم	دقیقہ	گھری	پل	قدم	دقیقہ	گھری	پل	قدم	دقیقہ	گھری	پل
چیت	۳۱	حمل	۴	۲۶	۳	۴۹	۱۵	+	۱	۴۹	۱۶	۲۳	۱۷	۱۹	۴	۶۴
بیساکھ	۳۱	ثور	۳	۲۶	۲	۱۰	۱۶	۴	۹	۱۰	۷	۹	۱۶	۱۰	۴	۴۶
جیٹھ	۳۲	جوزا	۳	۵۵	۱	۲	۱۶	۵۶	۸	۲	۸	۲	۱۵	۳	۴	۵۷
اساڑھ	۳۱	سرطان	۴	۶۰	+	۳۸	۱۷	۱۷	۸	۳۸	۸	۲۸	۱۴	۲۸	۵	۱۱
ساون	۳۱	اسد	۳	۵۵	۱	۳	۱۶	۵۱	۸	۲	۸	۲	۱۵	۲	۴	۵۷
بھادون	۳۱	سنبلہ	۳	۲۶	۲	۱۰	۱۶	۴	۹	۱۰	۷	۹	۱۶	۱۰	۴	۹
اسوج	۳۰	میزان	۳	۲۶	۲	۴۹	۱۵	+	۱۲	۵۹	۶	۲۴	۱۷	۴۹	۴	۹
کاتک	۳۰	عقرب	۳	۲۷	۸	۴۴	۱۳	۸۶	۱۲	۵۴	۵	۵۴	۱۹	۵۴	۳	۵۴
منگھر	۲۶	قوس	۳	۲۶	۸	۱	۱۳	۴	۱۵	۱	۵	۴۰	۲۲	۱	۳	۵۱
پوہ	۲۹	جدی	۳	۴۰	۹	۱	۱۲	۳	۱۷	۱	۵	۲۶	۱۳	۱	۲	۵۱
ماہ	۳۰	دلو	۳	۳۶	۵	۱	۱۳	۴۰	۱۵	۱	۵	۴	۱۲	۱	۳	۵۱
پھاگن	۳۰	حوت	۳	۲۷	۵	۴۴	۱۳	۵۷	۱۲	۵۴	۵	۵۴	۱۹	۵۴	۳	۵۴

تقسیم افعال نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام و بیان بحث تخصیص وغیرہ

وہ افعال جو آپ نے بطور عبادت کئے - (۱) اگر دوامی ہیں بدون ترک تو سنت موکدہ اور نشان وجوب ہیں۔ جیسے بسم اللہ کہنا - اور نماز فجر و ظہر کی سنتیں (۲) باوجود دوام کبھی کبھی ترک بھی کئے یہ سنت موکدہ ہیں جیسے وضو میں تثلیث یا تسمیہ (۳) وہ ایکبار سے زیادہ نہیں کئے - اس سے کبھی استحباب ثابت ہوتا ہے جیسے نماز ضحے اور کبھی فقط جواز جیسے مسح بلع اس - اور کبھی بطور ترک اولیٰ جواز نکلتا ہے جیسے ایک ایک بار اعضاء وضو دہونا - پانی کے جھوٹے سے وضو کرنا - یا نماز عشا آدہی رات کے قریب پڑھنا (لیکن بقصد اتباع نبوی اگر ایکدو بار کرے تو فضیلت میں کلام نہیں)

دوم وہ افعال جو آپ نے بطور عادت کیے یا معاملات دنیا سے متعلق ہیں پس یہ
(۱) دوامی ہیں تو مستحب یعنی سنت زوائد ہیں جیسے تیامن (۲) خواہ دوام مع ترک ہو تو مستحب
یعنی افضلیت ہے جیسے امامہ باندھنا - لوکی یا دست کا گوشت پسند کرنا - ازواج سے بکمال
ملاطفت پیش آنا (۳) کبھی کبھی ایک دو بار کیا ہے - اس سے کبھی اباحت ثابت ہوتی ہے
جیسے تنگ آستین کا قمیص - اور کبھی بطور ترک اولی مباح ہے جیسے بعد مجامعت بدون
طہارت سو رہنا یا پھر اعادہ کرنا (اور یہ امر بھی بغرض اتباع ایک دو بار کرے تو امید ثواب
و برکت ہے) سوم جو امور سلف صالح نے بعد جواز شرعی اختیار فرمائی - (۱)
خواہ کسی امر شرع کی کامل اور درست کرنیوالے ہیں - جیسے مسح اور تیمم کا طریق مخصوص جسمیں
کمال احتیاط و استیعاب ہے - (۲) کسی مصلحت آیندہ یا موجودہ کی نظر سے ہیں جیسے اعراب قرآن
یا تصویب وغیرہ - تو یہ بھی مستحب و افضل ہیں - **بدعت** یعنے دین میں وہ نئی بات
جو قرآن - حدیث - اجماع - قیاس مجتہد - سے نہ نکل سکے لیکن جو کام دنیاوی معاملات میں بدون
اعتقاد ثواب عذاب کیا جاوے وہ بدعت نہیں جیسے عیدین میں معانقہ وغیرہ یا جو کسی اصل شرعی
سے مستنبط ہوسکے وہ بھی بدعت نہیں جیسے محفل میلاد شریف - مدارس وغیرہ تخصیص
وہ امور جو شرعاً معین و مخصوص نہیں جیسے ایصال ثواب یا ذکر شریعت نبوی علیہ السلام
وغیرہ پس اگر یہ امور واجب سمجھے جاویں اور یہ اعتقاد ہو کہ بدون اس خاص وقت یا طریق کے جائز نہیں یا گناہ ہوگا
تو ایسے تخصیص احادیث سے ثابت اور زمان صحابہ سے آجتک اکابر دین
میں جاری ہے جیسے بعد نماز جمعہ کے وعظ - تعین وقت درس یا تلاوت وغیرہ
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے - بہترین عبادت وہ ہے جو دائمی ہو اور دوام کسی امر کا
بدون تعین و تخصیص متعذر ہے - اور اگر تخصیص ضروری اور واجب سمجھی جاوے تو ممتنع ہے

العبد المذنب فتح محمد تائب عفا عنہ